ماہِ رمضان، روزہ، شبِ قدر و اعتکاف کے
فضائل و مسائل پر مشتمل ایک منفرد کتاب

بہارِ رحمت

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنزِلَ
فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِّلنَّاسِ
وَبَيِّنَاتٍ مِّنَ الْهُدَىٰ وَالْفُرْقَانِ

تصنیفِ لطیف:
محمد اعجاز میاں

Marfat.com

Marfat.com

شَهۡرُ رَمَضَانَ الَّذِیۡۤ اُنۡزِلَ فِیۡهِ الۡقُرۡاٰنُ
هُدًی لِّلنَّاسِ وَبَیِّنٰتٍ مِّنَ الۡهُدٰی وَالۡفُرۡقَانِ ۚ

ماہِ رمضان، روزہ، شبِ قدر و اعتکاف کے
فَضائل و مسائل پر مشتمل ایک منفرد کتاب

مسمّٰی بہ

بہارِ رحمت

تصنیفِ لطیف:

محمد اعجاز میرا

ناشر
آستانہ عالیہ قادریہ لاڈو پنڈی شریف
ہیڈ مرالہ سیالکوٹ

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

نام کتاب ------- بہارِ رحمت

تصنیف وتالیف ---- محمد اعجاز میراںؔ

اشاعت ------- اکتوبر ۲۰۰۳ء

تعداد ------- 1100

مطبع ------- اشتیاق اے مشتاق پرنٹرز لاہور

ناشر ------- نوریہ رضویہ پبلی کیشنز لاہور

قیمت ------- 80 روپے

ملنے کے پتے

نوریہ رضویہ پبلی کیشنز، 11 گنج بخش روڈ، لاہور فون: 7313885

ضیاء القرآن پبلی کیشنز، گنج بخش روڈ لاہور

شبیر برادرز، زبیدہ سنٹر اردو بازار، لاہور

مکتبہ زاویہ، ستا ہوٹل دربار مارکیٹ لاہور

ندیم بک ڈپو، نزد خضری مسجد بسطامی روڈ سمن آباد لاہور فون: 7584491

قاری کتب خانہ، تحصیل بازار سیالکوٹ

حافظ بک ایجنسی، دو دروازہ سیالکوٹ

چشتی کتب خانہ، زیرِ سایہ جامعہ رضویہ جھنگ بازار فیصل آباد

Marfat.com

فہرست

انتساب ۹

دل کی بات (عرض مصنّف) ۱۱

تقاریظ ۱۳

بہارِ رحمت ۱۵

☆ روزہ کی اہمیت وفرضیت ۱۷

روزہ اور اسلام ۱۹

روزہ ارکانِ اسلام میں سے ہے ۲۲

ارکانِ اسلام اور ان کی اہمیت ۲۲

ارکانِ اسلام آپس میں لازم وملزوم ہیں ۲۳

روزہ اور قرآن کا اسلوب بیان ۲۴

روزہ اور احساسِ بندگی ۳۱

عبادتِ روزہ، حصولِ تقوٰی کا ذریعہ ۳۲

خدا اور حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے تعلق میں مضبوطی ۳۴

ماہِ رمضان اور آپس میں اتفاق واتحاد ۳۵

لفظ ''رمضان'' کی وجوہات ۳۸

لفظ لفظ حقیقت ۳۹

حرف حرف خوشبو ۴۰

روزے کی تعریف ۴۱

☆ فضائل رمضان ۴۲

خطاب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور دس خصوصی انعامات ۴۳

ا۔ شعبان کے آخری دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خطاب ۴۳

۲۔شب قدر کی فضیلت ۴۴
۳۔ ماہ رمضان کے دنوں میں روزہ فرض اور راتوں میں قیام (تراویح) سنت ہے ۴۴
۴۔ ماہ رمضان میں نفل فرض کی طرح اور فرض ستر فرضوں کی طرح شمار ہوتا ہے ... ۴۵
۵۔ ماہ صبر ۴۵
۶۔ ماہ مواسات ۴۶
۷۔افطاری کا اہتمام ۴۶
۸۔ ماہِ رمضان کے مختلف عشروں کی خصوصیات ۴۷
۹۔روزہ دار ملازموں پر تخفیف کا انعام ۴۷
۱۰۔رمضان کے خصوصی اعمال ۴۷
جنت میں روزہ داروں کے لئے خصوصی دروازہ ۴۸
رمضان میں عمرہ کا ثواب حج کے برابر ۴۸
قیامت کے دن روزہ دار کا شمار صدیقین اور شہداء کے ساتھ ۴۹
روزہ دار کے منہ کی بو کستوری سے بھی زیادہ معطّر ہے ۵۰
گناہوں کا کفارہ ۵۰
روزے کا حق ادا کرنے والا گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے ۵۰
رمضان کی پہلی رات اور منادی کی پکار ۵۱
روزہ قیامت کے دن روزہ دار کی سفارش کرے گا ۵۲
ماہِ رمضان کی خاطر جنت کا بناؤ سنگھار ۵۳
روزہ اور امت مسلمہ کی پانچ امتیازی خصوصیات ۵۳
مغفرت ڈھونڈ رہی ہے گناہگاروں کو ۵۴
روزہ اور قبولیت دعا ۵۵
دعاء کی قبولیت کے بارے میں وضاحت ۵۵
دعا کی قبولیت میں تاخیر کا ایک سبب ۵۶
حکایت ۵۷

Marfat.com

کرم بالائے کرم ۵۷
روزہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا ۵۸
فَاِنَّہٗ لِیْ وَ اَنَا اَجْزِیْ بِہٖ کا مفہوم ۵۸
روزہ کا اجر، دیدارِ مالکِ شجر وحجر ۵۹
رحمت کی برسات ۵۹
روزہ رکھنے والا جنتی ہے ۶۰
کرم آج بالائے بام آگیا ہے ۶۱
پل پل جودوکرم کی بارشیں ۶۱
مبارک خواب ۶۲
ماہِ رمضان کی تعظیم بخشش کا سبب ۶۲
حکایت ۶۳
روزہ دار کو پانی پلانے والا گناہوں سے بَری ۶۳
آگ سے نجات ۶۴
غیر مسلم اور احترامِ رمضان ۶۴
ایک دلچسپ حکایت ۶۵
☆ **روزہ میں کوتاہی کرنے والوں کا بیان** ۶۷
مسلمانو! ہلاکت سے بچو! ۶۷
روزہ کا انکار کرنے والا دائرہ اسلام سے خارج ہے ۶۸
تارک روزہ پر فرشتوں کا رونا ۶۹
روزوں کی نیت کا بیان ۶۹
روزہ کی نیت کا وقت ۷۰
روزہ کی نیت کی دعا ۷۰
ایک بہت بڑی غلط فہمی کا ازالہ ۷۰

Marfat.com

☆سحری کا بیان ۴۲
اہل اسلام اور اہل کتاب کے روزوں میں فرق ۴۲
سحری کی فضیلت ۴۲
رحمت کا نزول ۴۳
مبارک کھانا ۴۳
برکت ہی برکت ۴۳
تاکید نبوی ﷺ ۴۳
سحری کا وقت ۴۴
☆افطاری کا بیان ۴۵
روزہ کب افطار کیا جائے؟ ۴۵
روزہ جلد افطار کرنے کی اہمیت وفضیلت ۴۵
اسلام کا غلبہ ۴۵
بھلائی کی ضمانت ۴۶
محبت خداوندی کا حصول ۴۶
بوقت افطار دعا کی قبولیت ۴۶
افطار میں جلدی کرنے سے مراد کیا ہے؟ ۴۶
دوسروں کو روزہ افطار کرانے کی عظمت وفضیلت ۴۷
گناہوں کی مغفرت کا ذریعہ ۴۸
فرشتوں کا استغفار کرنا ۴۸
روزہ افطار کرنے اور کرانے والا، یکساں ثواب کا مستحق ۴۸
روزہ افطار کروانے والے کو دی جانے والی مخصوص دعا ۴۹
روزہ کس چیز سے افطار کیا جائے؟ ۴۹
وہ افراد جن کو روزہ مکمل طور پر معاف ہے ۴۹

Marfat.com

☆ مسائل رمضان ۸۰
وہ صورتیں جن سے روزہ ٹوٹتا نہیں لیکن مکروہ ہوجاتا ہے ۸۱
وہ صورتیں جن میں روزہ چھوڑنے کی اجازت ہے ۸۱
حیض و نفاس والی عورت ۸۳
وہ صورتیں جن میں روزہ رکھ کر توڑ لینے کی اجازت ہے ۸۴
وہ امور جن سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے ۸۴
وہ صورتیں جن میں روزہ نہیں ٹوٹتا ۸۶
روزہ توڑنے کا کفارہ ۸۸
روزوں کی قضا کا بیان ۹۰
حالت روزہ میں انجیکشن کا مسئلہ ۹۰
حالت روزہ میں ڈرپ لگوانا ۹۲
☆ شبِ قدر کا بیان ۹۲
سورۃ قدر کا شان نزول ۹۲
شبِ قدر کی وجہ تسمیہ ۹۳
شبِ قدر کی تلاش ۹۳
شبِ قدر کون سی رات ہے ۹۴
شبِ قدر کی علامات ۹۵
شبِ قدر کو مخفی رکھنے کا سبب ۹۵
شبِ قدر کی فضیلت ۹۶
ہزار مہینوں سے بہتر رات ۹۶
شبِ قدر کی اہمیت ۹۶
شبِ قدر میں کی جانی والی مخصوص اور مسنون دعا ۹۷
بابِ رحمت ہے کھلا آج کی رات ۹۸
اپنے اعزاز پہ نازاں ہے زمین آج کی رات ۹۸

Marfat.com

شبِ قدر کے وظائف اور ان کے بیش بہا انعامات ۹۹
شبِ قدر کے نوافل اور ان کے فیوض و برکات ۱۰۰
☆اعتکاف کا بیان ۱۰۱
انسانیت کی معراج ۱۰۲
لیلۃ القدر کے حصول کا ذریعہ ۱۰۳
مقصودِ اعتکاف ۱۰۳
حکمِ اعتکاف ۱۰۴
اہمیتِ اعتکاف ۱۰۵
اقسامِ اعتکاف ۱۰۵
ا۔ واجب اعتکاف ۱۰۵
۲۔ مسنون اعتکاف ۱۰۶
فضائل اعتکاف ۱۰۷
کرم ہی کرم ۱۰۷
جہنم سے نجات ۱۰۷
دو حج اور دو عمروں کا ثواب ۱۰۸
گناہوں سے حفاظت ۱۰۸
مسائل اعتکاف ۱۰۸

Marfat.com

انتساب

سرتاج الاولیاء، فخر الاصفیاء، عالمِ باعمل، ولیٔ کامل،
آفتابِ طریقت، ماہتاب شریعت، واقفِ رموز حقیقت
قبلہ دادا جی حضور
مولانا خواجہ صوفی غلام نبی رحمتہ اللہ علیہ کے نام

جو علم وعمل اور زہد وتقوٰی کے اس درجہ پر فائز تھے۔ جہاں کوئی صاحب نظر و صاحبِ کشف وکرامت صدیوں کی مسافت طے کر کے فنا فی اللہ و فنا فی الرسول کا مقام پاتا ہے۔

جن کی نورِ نظر کے فیضان سے مجھ سمیت ہزاروں بھٹکے ہوؤں کو راہِ ہدایت ملی اور آج بھی جن کے مزارِ پُرانوار سے خروج پانے والے فیوض وبرکات وانوار و تجلیات میری زندگی کے کٹھن اور تاریک مراحل کو ضیاء بخشتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ شرف قبولیت عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

امیدوارِ کرم

صاحبزادہ محمد اعجاز میراں غفرلہ

Marfat.com

مَوْلٰی یَا صَلِّ وَ سَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

شرم سام چونکہ من بندہ غلیظ
یا حفیظ، یا حفیظ، یا حفیظ

Marfat.com

دل کی بات

(عرضِ مصنّف)

''خود نہ تھے جو راہ پر اوروں کے ہادی بن گئے''

مقام حیرت ہے! اک ایسا شخص جو خود اصلاح کا مستحق ہے آج وہ ببانگ دھل دوسروں کو اصلاح کی ترغیب دے رہا ہے...... جو خود علم و عمل سے کوسوں دور ہے آج وہ سرِ بزم اٹھ کر اوروں کو پیغامِ عمل دے رہا ہے۔ جس کے پلے خود کچھ نہیں آج وہ ایک مصلح کا لبادہ اوڑھ کر بلا خوف و خطر دوسروں کو ہدایت کی تلقین کر رہا ہے۔

تعجب ہی تعجب ہے، حیرانگی ہی حیرانگی ہے۔ آپ کے ساتھ ساتھ سراپا تعجب و تصویرِ حیرت میں بھی ہوں۔

لیکن ذرا ٹھہریئے..........

کیسا تعجب، کیسی حرانگی...... یہ تو اس کا کرم ہے اور بات اس کے کرم ہی سے تو بنتی ہے......اور یہ جود و کرم کی بارشیں گنہگاروں پر ہی تو برستی ہے۔

(ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ)

یہ تو اس کا فضلِ بے پایاں ہے جسے چاہے عطا کر دے۔

چاہے تو اک ذرّہ ریگ کو رشکِ آفتاب بنا دے،

اک قطرۂ قلزم کو سمندر کی وسعتیں عطا فرما دے،

اِک گدائے بےنوا کو ہفتِ اقلیم کی سلطانی کا تاج پہنا دے،

ہاں وہ چاہے تو کھوٹے و ناکارہ سکّوں کو رنگِ جمال عطا فرما کر کارہ بنا دے۔

یہ سب اس کا کرم ہے۔ اور اس کے کرم اور توفیق کے بغیر کچھ ہو سکتا ہے؟

نہیں۔ ''تا نہ بخشد خدائے بخشندہ''

علم و عمل، زہد و تقویٰ اور عبادت و ریاضت بھی اس وقت تک رائیگاں ہی رہتی ہیں جب تک اس کا کرم شاملِ حال نہ ہو۔ پس اس کا یہ جود و کرم برسا...... جھوم جھوم کر برسا اور اس نے بندۂ نحیف و ناتواں کی قلم کو کچھ لکھنے کی قوت و استطاعت بخشی۔

Marfat.com

اس سعیٔ اوّل کی تکمیل کے سلسلے میں مشکور وممنون ہوں استاذی المکرّم مولانا مفتی محمد زمان ایازی، مکرمی مولانا محمد شریف القادری ایم اے و محبی مولانا اظہار احمد چشتی ''فاضلینِ جامعہ نظامیہ'' کا جنہوں نے نہ صرف اپنی قیمتی کتب فراہم کیں بلکہ ان میں موضوع سے متعلقہ تفاسیر واحادیث کی تلاشِ بسیار میں بھی مکمل طور پہ میری معاونت فرمائی اور جذبۂ خدمتِ دیں سے سرشار وہ بندگانِ خدا جنہیں اُن کی علیم و خبیر ذات بخوبی جانتی ہے...... کا بھی مشکور ہوں کہ انہوں نے مالی معاونت کے سلسلے میں فراخ دلی کا مظاہرہ کیا۔

الغرض دامے، قدمے، سخنے جن حضرات نے بھی اس کارِ خیر میں حصہ لیا اللہ تعالیٰ رسولِ معظم، نبی محتشم ﷺ کے طفیل ان کا یہ عمل ان کے لیے ذریعہ نجات بنائے۔آمین۔

ماہِ رمضان کی آمد آمد، تنظیم کے پیپرز کی تیاری اور اکیڈمی کے لیکچرز کی ذمہ داری اس راہ میں کچھ حائل رہیں۔لیکن صبح سے شام......شام سے رات......اور رات سے صبح تک کی فرصت کا ہر لمحہ اس کام پہ صرف کیا...... یوں نبیٔ دوجہاں ﷺ صدقے یہ کام پایہ تکمیل کو پہنچا جو کچھ بھی ہے...... پیشِ خدمت ہے۔

معزز قارئین سے التماس ہے کہ کتاب ھٰذا میں جہاں کہیں اصلاح کا پہلو دیکھیں، مطلع کر کے مشکور وممنون فرمائیں...... اور ماہِ رمضان کی ان البیلی، سہانی اور مبارک گھڑیوں میں جب کبھی دستِ طلب دعا کے لئے اٹھیں تو بندۂ گنہگار کو ضرور یاد فرمائیں۔شکریہ۔

فقط والسلام

طالب الدعوات

صاحبزادہ محمد اعجاز میراںؔ

۰۳۰۰ ۴۳۵۱۳۷۳

Marfat.com

تقریظ

مذہبی سکالر علامہ مولانا شبیر حسین رضوی صاحب

خطیب جامع مسجد فیضانِ مدینہ بریڈفورڈ (انگلینڈ)

محترمی محمد اعجاز میراں سے میری دیرینہ وابستگی ہے۔ ۱۹۹۸ء میں جب یہ سرزمین گجرات "جامعہ قمر العلوم" میں حصولِ علومِ اسلامیہ کی خاطر تشریف لائے تو ان کی آمد کے چند ہی ہفتوں بعد میں فیصل آباد "دورہ حدیث شریف" کے لیے چلا گیا۔ لیکن چند دنوں کی یہ حسین رفاقت ہمیشہ ہمیشہ کی سنگت کا روپ دھار گئی۔ ان سے خط وکتابت کا سلسلہ جاری رہا۔ ہمیشہ ان کے خط کا انتظار رہتا جسے پڑھ کر جہاں ان کے حالات سے آگاہی ہوتی وہاں حسن ادب کا بھی کچھ پتہ چلتا۔

پھر جب ۲۰۰۰ء میں انہوں نے "جامعہ رضویہ" فیصل آباد سے فاضل عربی کا کورس کیا تو ان دنوں میں جامع مسجد "میاں صاحب" میں خطابت کے فرائض سرانجام دے رہا تھا۔ وقتاً فوقتاً ان سے ملاقات ہوتی رہتی اور خوبیِ قسمت یہ کہ اس سال رمضان المبارک کا پورا مہینہ نمازِ تراویح ان کی اقتداء میں ادا کی۔ اور پورا قرآن پاک ان کی مسحور کن آواز میں سماعت کرنے کا شرف حاصل کیا۔ گو ہمارا تعلق بھائیوں کی طرح محبت و پیار پر مبنی تھا لیکن چونکہ بلحاظ عمر میں ان سے بڑا تھا اس لیے ادب واحترام کا بڑا ہی خیال رکھتے۔ گفتگو میں انتہائی متانت، سلیقہ مندی اور خلوص و محبت کا مظاہرہ فرماتے۔

کچھ ہی عرصہ بعد میں انگلینڈ شفٹ ہو گیا اور یہ حصولِ علوم اسلامیہ کی جدوجہد میں مصروف رہے لیکن ایک دوسرے سے ہزاروں میل دور ہونے کے باوجود قلبی تعلق ہمیشہ قائم ودائم رہا۔

آج عرصہ تین سال بعد چند دنوں کے لیے پاکستان آیا تو ان کی کتاب "بہارِ رحمت" کا مسوّدہ موصول ہوا۔ جسے پڑھ کر دل خوشی سے جھوم اُٹھا۔

جس محنت ومشقت سے انہوں نے دینِ اسلام کی خدمت کا یہ فریضہ سرانجام دیا، واقعی قابلِ صد تعریف ہے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے علم وعمل میں مزید برکتیں عطا فرمائے۔

آمین!

شبیر حسین رضوی

بریڈفورڈ انگلینڈ

Marfat.com

پیکرِ اخلاص

جسٹس ڈاکٹر نسیم حسن شاہ صاحب

سابق چیف جسٹس سپریم کورٹ آف پاکستان

عزیزم محمد اعجاز میراں کی کتاب ''بہارِ رحمت''
موصول ہوئی۔ وقت کی قلّت کے پیش نظر حرف بحرف نہیں پڑھ سکا۔
تاہم چیدہ چیدہ مقامات سے مطالعہ کا اتفاق ہوا۔
انداز عام فہم اور دلچسپ ہے۔
اہل ایمان کے لیے رمضان المبارک کا یہ ایک نایاب تحفہ ہے۔ اس پرفتن اور پُرآشوب زمانہ میں مسلمانوں کو ایسی کتابوں کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔
دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کتاب سے استفادہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔
اور ملّت اسلامیہ کے اس نوجوان کے علم وعمل میں مزید وسعتیں عطا فرمائے۔
آمین۔

جسٹس نسیم حسن شاہ
لاہور۔ پاکستان

Marfat.com

شاعرِ بے بدل

سندی قبلہ غضنفر علی جاوِر چشتی صاحب گولڈ میڈلسٹ

بہارِ رحمت

میرے اللہ کی عنایت ہے ''بہارِ رحمت''
زندگی کی علامت ہے ''بہارِ رحمت''

میرے آقا نے جو فرمایا رقم ہے اس میں
میرے آقا کی بدولت ہے ''بہارِ رحمت''

رنگ جو آپ ا کی نسبت سے عطا ہوتے ہیں
ایسے رنگوں سے عبارت ہے ''بہارِ رحمت''

ماہِ صیام کی برکات کی باتیں اس میں
کامیابی کی بشارت ہے ''بہارِ رحمت''

کام اعجاز کا اچھا ہے، پسند آیا ہے
ایک پیغامِ محبت ہے ''بہارِ رحمت''

زنگ آلود خیالوں کو چمک دیتی ہے
رنج میں وجہ سکینت ہے ''بہارِ رحمت''

ہو گی دربارِ رسالت میں یہ مقبول ضرور
خوش نصیبی ہے، سعادت ہے ''بہارِ رحمت''

حق کے بندوں کو پسند آئے نہ کیونکر جاور
حق کے بندوں کی ضرورت ہے ''بہارِ رحمت''

Marfat.com

روزہ کی اہمیت وفرضیت

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○ وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ ○
وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ○
وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ○
اَمَّا بَعْدُ
فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ ○ (الآیۃ البقرہ ۱۸۳)

اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کیے گئے جیسے کہ فرض کیے گئے تھے تم سے پہلوں پر تا کہ تم پرہیزگار بن جاؤ۔

مبارک روزہ دار! مرحبا ماہ صیام آیا
لیے دامن میں اپنے رحمت ربِّ انام آیا
یہ روزہ محض ہے خوشنودی حق کے لیے مسلم!
رضائے حق کا روزہ ساتھ لے کے خود پیام آیا

دنیائے کائنات میں جتنے بھی انبیاء کرام علیہم السلام بھٹکی ہوئی انسانیت کے لیے پیغامِ ہدایت لے کر تشریف لائے ان تمام کی امتوں پر روزہ کسی نہ کسی صورت میں فرض رہا...... عباداتِ روزہ جیسی نعمتِ عظمیٰ سے ہر امّت کو سرفراز کیا گیا...... ہر نبی کی شریعت کو اس عظیم عبادت سے مزیّن و آراستہ کیا گیا...... ہر نبی کی امّت کا ہر فرد ربّ کریم کی اس عطاءِ جلیلہ سے اپنے لیے بخشش و مغفرت اور راحت کا سامان پیدا کرتا

Marfat.com

رہا...... کوئی بھی نبی علیہ السلام رب لم یزل کی اس عنایت عظیمہ سے محروم نہ رہا...... کوئی بھی امت عبادتِ روزہ کی اہمیت و فرضیت اور فضیلت کے فیضِ گوہر بار سے خالی نہ رہی...... ہر ایک پہ رحمتِ خداوندی چھم چھم کے برسی۔

حضرت آدم علیہ السلام کی امت ...... پر قمری اعتبار سے ہر ماہ کے تیرہ، چودہ اور پندرہ تاریخ کے روزے فرض تھے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی امت پر ہر سال ماہِ محرم کی دس تاریخ یعنی یوم عاشورہ کا روزہ فرض تھا...... حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی امت کو اسی ماہِ رمضان کے روزوں کی ادائیگی کا حکم تھا......اور ہم جو رسولِ خاتم النبیین ﷺ کی امت ہیں...... وہ امت جسے:

"وَ تُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ" اور "ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ"

(تو جسے چاہتا ہے عزت عطا کرتا ہے، یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے)

کا دلنواز اور دلنشین ارشاد فرمانے والے پروردگار نے "كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ" (تم بہترین امت ہو) کا خوبصورت تاج پہنایا ہے۔

ہم بھلا اس عظیم عبادت کے ثواب سے کس طرح محروم کر دیئے جاتے پس رب تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ کے صدقے یہ نعمت ہمیں بھی عطا فرمائی اور ہم کو پورے ماہِ رمضان کے روزے فرض قرار دیتے ہوئے فرمایا:

فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ

کہ تم میں سے جو کوئی اس مہینے (رمضان) کو پائے تو اس کے روزے رکھے۔

حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى فَرَضَ صِيَامَ رَمَضَانَ عَلَيْكُمْ

بے شک اللہ تعالیٰ نے تم پر ماہِ رمضان المبارک کے روزے فرض کیے ہیں۔

(سنن نسائی)

Marfat.com

ایک اور حدیث مبارکہ میں ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر لوگوں کو یہ پتہ چل جائے کہ ماہِ رمضان کیا ہے (یعنی اس کی فضیلت کیا ہے) تو میری امت کے لوگ یہ تمنا کریں کہ سارا سال رمضان ہی رہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ روزہ اصلی اور قدیمی عبادت ہے کوئی بھی امت اس کی اہمیت و فرضیت سے خالی نہیں رہی۔ (تفسیر عزیزی)

روزہ اور اسلام

تاریخِ اسلام میں روزہ ہجرت کے دوسرے سال پیر کے دن مدینہ منورہ میں فرض ہوا اس سے پہلے عاشورہ محرم کا روزہ فرض تھا بعد ازاں ہر ماہ تین روزے فرض ہوئے اور وہ قمری اعتبار سے ۱۳، ۱۴ اور ۱۵ تاریخ کو رکھے جاتے تھے۔

یہی وہ روزے ہیں جنہیں ''ایامِ بیض'' کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد ماہِ رمضان کے روزے فرض ہوئے اور ہر مسلمان کو اختیار دیا گیا کہ چاہے تو وہ روزہ رکھے اور چاہے تو روزے کے بدلے فدیہ کے طور پر کسی غریب، مسکین کو نصف صاع (صاع عربی میں ایک پیمانہ مقدار کو کہتے ہیں) یعنی سوا دو سیر گندم دیدے۔

ابتدا میں دن اور رات دونوں کا روزہ فرض تھا، ماہ رمضان میں صرف غروبِ آفتاب سے عشاء کی نماز یا سونے کے وقت سے پہلے تک کھانے پینے اور جماع کرنے کی اجازت تھی۔ عشاء کے بعد سونے کے ساتھ ہی روزہ شروع ہو جایا کرتا تھا۔

اگر افطاری کے وقت یعنی غروب آفتاب اور عشاء کے درمیان روزہ دار سو جاتا تو پھر بھی اس کو کھانے پینے اور اپنی ازواج سے مجامعت کی اجازت نہیں ہوتی تھی۔

ایک انصاری صحابی حضرت صرمہ ابن قیس رضی اللہ عنہ سارا دن محنت مزدوری کرتے رہے۔ شام کو کھجوریں گھر لائے تو گھر میں آٹا نہ تھا۔ بیوی کو کھجوروں کے بدلے پڑوسی کے گھر آٹا لینے کے لیے بھیجا اور خود لیٹ گئے۔ بس لیٹے ہی تھے کہ آنکھ لگ گئی۔ بیوی آٹا لے کر آئی، کھانا تیار کیا اور آپ رضی اللہ عنہ کو بیدار کر کے پیش کرنا چاہا۔ آپ

Marfat.com

رضی اللہ عنہ نے فرمایا اب تو روزہ شروع ہو چکا ہے۔ یہ کھانا میں کیسے کھا سکتا ہوں۔ کیونکہ اس قانون کے مطابق نماز کے بعد سو جانے والا شخص کچھ کھانے پینے سے مقید ہو جاتا تھا۔ ایسی حالت میں انہوں نے دوسرا روزہ رکھ لیا، رات گزاری اور پھر صبح محنت مزدوری میں مشغول ہو گئے۔ لیکن بھوک و پیاس کی شدّت کے سبب ہوش و حواس قائم نہ رہے اور بے ہوش ہو کر گر پڑے۔

یہ سارا ماجرا آقا کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ دیر کے لیے توقف فرمایا۔ بس اسی اثناء میں حضرت جبرئیل علیہ السلام حاضر خدمت ہوئے اور پیغامِ ربِّ لم یزل پیش کیا کہ اے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں کے لیے غروبِ آفتاب سے لے کر سحری تک کھانا پینا حلال کر دیا گیا ہے۔ (تفسیر احمدی)

وَ كُلُوْا وَ اشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ (الآیۃ البقرہ ۱۸۷)

اور کھاؤ پیو یہاں تک کہ ظاہر ہو جائے تمہارے لیے سفیدی کا ڈورا سیاہی کے ڈورے سے فجر سے۔

یوں حضرت صرمہ رضی اللہ عنہ کے صدقہ میں امّت مسلمہ پر سے سونے نہ سونے کی پابندی ختم کر دی گئی اور کھانے پینے کا وقت بڑھا کر صبح صادق تک کر دیا گیا۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ماہِ رمضان کی ایک رات سہواً اپنی زوجہ سے جماع (صحبت) کر لیا۔ صبح ہوئی بڑے پریشان ہوئے فوراً غسل کیا اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگے۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے بارگاہِ خداوندی میں معافی کا خواستگار ہوں، مجھے معاف فرما دیجئے۔ رات مجھ سے بڑی غلطی سرزد ہوئی۔ میں اپنی بیوی کے پاس پہنچا تو ایک ایسی خوشبو محسوس ہوئی کہ میں اپنے نفس کے فریب میں مبتلا ہو گیا اور اپنی بیوی سے مجامعت کر بیٹھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عمر رضی اللہ عنہ تمہیں ایسا نہیں کرنا چاہیئے تھا۔

Marfat.com

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا جم غفیر تھا۔

یہ داستان سنی تو چند صحابہ اور کھڑے ہو گئے اور عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے بھی یہ غلطی سرزد ہو چکی ہے۔ (تفسیر روح البیان)

سبحان اللہ چند صحابہ کی لغزش پوری امتِ مسلمہ کے لیے ربِّ لم یزل کے فضل و کرم کا ذریعہ بنی اور ہمیشہ ہمیشہ کے لیے روزے کی دوسری سختی (یعنی بوقتِ شب اپنی بیویوں سے مجامعت) بھی ختم کر دی گئی۔

ارشادِ خداوندی ہوا:

اُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ اِلٰى نِسَآئِكُمْ (الآیۃ البقرہ ۱۸۷)

روزے کی راتوں میں تمہارا اپنی عورتوں کے پاس جانا حلال کر دیا گیا ہے۔

یوں اسلام میں ماہِ رمضان کے روزوں کی باضابطہ ابتدا ہوئی جس کا سلسلہ روزِ ابد تک جاری و ساری رہے گا۔

وضاحت: وسوسۂ شیطانی کا ابتلاء ہو یا کوئی کسی غلطی فہمی میں مبتلا ہو ہرگز ہرگز کوئی کسی بھی صورت میں یہ نہ سوچ سمجھ بیٹھے کہ جن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے یہ مذکورہ خطا سرزد ہوئی وہ ربِّ احکم الحٰکمین کے مجرم ہی رہے بلکہ

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ○ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ○

(اور وہ (رسول) تو اپنی خواہش کے مطابق بات نہیں کرتا مگر جو بات کرتا ہے وہ وحی ہوتی ہے)

جیسی پیاری صفتِ عظمیٰ کی حامل، زبانِ رہبرِ کامل صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق شمعِ مصطفوی صلی اللہ علیہ وسلم کے پروانے، یہ نفوسِ قدسیہ اَصْحَابِیْ كَالنُّجُوْمِ بِاَيِّهِمُ اقْتَدَيْتُمْ اِهْتَدَيْتُمْ

(میرے صحابہ ستاروں کی طرح ہیں تم جس کی پیروی کرو گے، ہدایت پا جاؤ گے) کی عظمت و شان کے حامل اور منصبِ اعلیٰ پر فائز ہیں۔

Marfat.com

سبحان اللہ! رب غفور رحیم نے پیارے محبوب ﷺ کے پیارے غلاموں کے بارے میں مدتوں بعد قلوب و اذھان میں پیدا ہونے والے اس قبیح ابہام کو دور کرتے ہوئے اسی وقت ارشاد فرمادیا:

عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَ عَفَا عَنْكُمْ

(الآیۃ البقرہ ۱۸۷)

اللہ نے جان لیا کہ تم اپنی جانوں کو خیانت میں ڈالتے تھے پس اس نے تمہاری توبہ قبول کر لی اور تمہیں معاف فرما دیا۔

روزہ ارکانِ اسلام میں سے ہے:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

بُنِیَ الْاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ (یعنی اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔)

(۱) گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ (۲) نماز قائم کرنا۔ (۳) زکوٰۃ ادا کرنا (۴) حج ادا کرنا (۵) اور رمضان المبارک کے روزے رکھنا۔

ارکانِ اسلام اور ان کی اہمیت:

حضرت زیاد بن نعیم حضرمی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اَرْبَعٌ فَرَضَهُنَّ اللّٰهُ فِی الْاِسْلَامِ

(توحید و رسالت پہ ایمان لانے کے بعد) چار چیزیں ایسی ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اسلام میں فرض کیا ہے۔ جو شخص ان چار چیزوں میں سے تین پر عمل کرنے والا ہو اور ایک کو ترک کر دے تو وہ تینوں اس کو کچھ فائدہ نہ دیں گی۔ وہ چار چیزیں یہ ہیں:

(۱) نماز (۲) زکوٰۃ (۳) رمضان المبارک کے روزے (۴) اور حج بیت اللہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک اعرابی حاضر ہوا اور عرض کیا:

Marfat.com

یارسول اللہ ﷺ مجھے ایسا عمل بتائیے جس کے کرنے سے میں جنت میں داخل ہوجاؤں۔

آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی عبادت کر اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کر، نماز قائم کر، زکوٰۃ ادا کر۔ وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ اور ماہِ رمضان کے روزے رکھ۔ اس نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ میں ایسا ہی کروں گا۔

فَلَمَّا وَلّٰی قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ مَنْ سَرَّہٗ اَنْ یَّنْظُرَ اِلٰی رَجُلٍ مِّنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ فَلْیَنْظُرْ اِلٰی ھٰذَا

(یہ کہہ کر) جب وہ آدمی واپس ہوا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس نے جنتی آدمی دیکھنا ہو وہ اسے دیکھ لے۔ (رواہ البخاری)

ارکانِ اسلام آپس میں لازم وملزوم ہیں:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے ایسی پانچ چیزیں جو آپس میں لازم وملزوم ہیں ہر ایک آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ اسی طرح وابستہ ہے کہ ایک کو چھوڑ کر بقیہ چاروں کی ادائیگی کرتے رہیں تو وہ بارگاہِ الہیہ میں شرف قبولیت حاصل نہیں کرسکتیں۔ مذکورہ حدیث مبارک میں رسول اللہ ﷺ نے کلمۂ توحید ورسالت، نماز، زکوٰۃ اور حج کی اہمیت بیان کرنے کے بعد فرمایا:

ثُمَّ جَآءَ رَمَضَانُ فَتَرَكَ صِیَامَہٗ مُتَعَمِّدًا

پھر آیا رمضان پس جس شخص نے جان بوجھ کر اس ماہِ مقدس کے روزوں کو ترک کردیا تو بارہ گاہِ ایزدی میں نہ اس کا کلمہ وایمان، نہ نماز، نہ زکوٰۃ اور نہ حج قابل قبول ہے۔ (تفسیر ستاری)

ایک اور روایت میں ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسلام کی بنیاد (زکوٰۃ اور حج کے علاوہ) تین چیزوں پر ہے:

Marfat.com

مَنْ تَرَكَ مِنْهُنَّ وَاحِدَةً فَهُوَ بِاللّٰهِ كَافِرٌ

جس نے ان تینوں میں سے ایک کو بھی ترک کر دیا پس وہ کافر ہو گیا۔ (الترغیب)

یاد رہے کہ مذکورہ روایت میں زکوٰۃ اور حج کا ذکر اس لیے نہیں ہوا کہ یہ دولتمندوں پر فرض ہیں اور بقیہ تینوں کلمۂ توحید و رسالت، نماز اور روزہ تو ہر امیر و غریب پر فرض ہیں نیز یہاں روزہ ترک کرنے سے مراد کلّی طور پر روزہ کا انکار کرنا ہے۔

روزہ اور قرآن کا اسلوب بیان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ○ (الآية البقره ۱۸۳)

اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ط فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ط وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ ط فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ ط (الآية البقره ۱۸٤)

''اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کیے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض تھے، تاکہ تم تقوٰی شعار بن جاؤ، چند گنے چنے دن ہیں، پس تم میں سے کوئی مریض ہو یا سفر پر ہو تو بعد میں ان روزوں کا شمار پورا کر لے اور جو بمشکل روزہ رکھ پاتے ہوں وہ ایک مسکین کو ازرہ فدیہ روزانہ کھانا کھلا دیں، اگر مشقت کے باوجود روزہ رکھ لیں تو ان کے لیے بھلائی کا کام ہے۔

انسان کو کسی عمل پر ابھارنے اور قائل کرنے کے لیے ''ترغیب'' دی جاتی ہے یعنی اس عمل کی طرف رغبت دلائی جاتی ہے۔

قرآن پاک میں بھی اہل ایمان پر روزوں کی فرضیت کے بارے میں یہی دلنشین انداز اپنایا گیا۔

فرمایا: ''يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا'' (اے ایمان والو!)

Marfat.com

سبحان اللہ کتنا دلکش اندازِ محبت ہے، فرمایا جارہا ہے:

اے اہل ایمان، اے ایمان والو!

اے مجھ سے لَو لگانے والو، اے میری یاد کو دل میں بسانے والو حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ تفسیر نعیمی میں اس لفظ محبت کی وضاحت فرماتے ہوئے رقمطراز ہیں کہ:

"یا" کا لفظ پیار کے لیے بھی بولا جاتا ہے پھر معنی یہ ہوگا کہ رب تعالیٰ نے جب مسلمانوں پر روزے کی مشقت فرض کرنا چاہی تو بڑے پیار سے ارشاد فرمایا: "اے میرے ایمان دار بندو"

شہباز لامکانی، حضرت سیّد شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: "یا" حرف ندا ہے۔ "اَیُّھَا" حرف تنبیہ ہے۔ اور "اَلَّذِیْ" اس پرانے تعلق کی علامت ہے جو پکارنے والا مخاطب سے رکھتا ہے۔

یوں سمجھ لو کہ اللہ تعالیٰ ان پرانے واقف راز لوگوں کو مخاطب کر رہا ہے۔ جنہوں نے روزِ اوّل ہی سے اس کے رب ہونے کا اقرار کرلیا تھا۔ مطلب یہ کہ جب وہاں اس کی ربوبیّت کا اقرار تھا تو یہاں اس کی اطاعت سے انکار کیسے ہوگا۔

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب یہ خطاب سنو تو ہمہ تن گوش ہوجایا کرو کہ تمہارا خالق و مالک تم سے خطاب کر رہا ہے۔

"اے ایمان والو!"

اللہ تعالیٰ نے اہلِ ایمان کو خطاب فرمایا۔ ان کو خطاب فرمایا جن کے قلوب واذھان ایمان کی شمع سے فروزاں ہیں، نورِ ایمان سے روشن ہیں، دولتِ ایمان سے مالا مال ہیں۔

اس لیے کہ روزہ صرف ایمان والوں کے لیے فائدہ مند ہے۔

دولتِ ایمان سے ناآشنا کوئی گروہ، کوئی طبقہ، کوئی جماعت یا جماعت کا کوئی فرد روزہ رکھ بھی لے تو اسے کوئی فائدہ نہ ہوگا۔ وہ اس کے انعام واکرام، فضائل و

Marfat.com

خصائل، فیوض و برکات اور انوار و تجلیات سے محروم ہی رہے گا۔

فرمایا: "كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ"

(تم پر روزے فرض کئے گئے ہیں۔)

اہل ایمان کے لیے ربِّ لم یزل کی طرف سے حکم آ رہا ہے کہ روزوں کا رکھنا تم پر فرض کیا گیا ہے، اب تمہیں نے یہ محنت و مشقّت برداشت کرنی ہے، اب تم نے میرے حکم کی بجا آوری کرنی ہے۔

بندہ کا تعلق اپنے مالک و مولا سے جتنا پختہ ہوگا وہ اس کے حکم کو اتنی ہی لگن اور محنت سے پورا کرے گا۔

ماں اپنے بچے سے بڑا پیار کرتی ہے ایک لمحے کا فراق اسے تڑپا کر رکھ دیتا ہے۔

لیکن رب تعالیٰ ستّر (۷۰) ماؤں سے بڑھ کر اپنے بندے سے محبت کرتا ہے۔

بندہ ایک مرتبہ کہے "یا اللہ" تو بارگاہِ خداوندی سے بار بار صدا آتی ہے "يَا عَبْدِي اَيُّ شَيْءٍ حَاجَتِكَ" (اے میرے بندے تجھے کس چیز کی حاجت ہے۔)

گو معلوم ہوا رب تعالیٰ اپنے بندے سے بڑی محبت کرتا ہے۔ اب روزوں کی فرضیت اہل ایمان پر ہوئی۔ تو اہل ایمان کون ہیں؟ نورِ ایمان سے روشن وہ مبارک چہرے کون سے ہیں؟ نعمتِ ایمان سے سرفراز وہ لوگ کون ہیں؟ لذت ایمان سے آشنا وہ پیارے بندے کون ہیں؟ اس کا جواب خالقِ کائنات نے خود ارشاد فرما دیا:

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ

کہ ایمان والے وہ ہیں جو اللہ سے ٹوٹ کر محبت کرتے ہیں۔

پتہ چلا کہ بندگانِ خدا اپنے خالق و مولا سے بڑی محبت کرتے ہیں۔ اور یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ محبوب سے محبت میں جس قدر پختگی ہوگی محبّ کے لئے اس کی بات ماننا اتنا ہی آسان ہوگا۔

محبّ ہمیشہ منتظر ہوتا ہے کہ کب محبوب کوئی بات کہے تو میں اس کے اک حکم پہ اپنا

Marfat.com

تن، من، دھن نثار کر دوں بلکہ حکم تو محبوب اپنی مرضی سے کرتا ہے۔ لیکن اِدھر محبّ، محبوب کی آتشِ محبت واطاعت اور شوقِ محبت واطاعت میں اس قدر مستغرق ومنہمک ہوتا ہے کہ ہر لمحہ اس کے لُوں لُوں سے یہ صداءِ محبت گونج رہی ہوتی ہے:

ے نکل جائے دم تیرے قدموں کے نیچے
یہی دل کی حسرت یہی آرزو ہے

جب محبّ اپنی حیاتِ آفریں کا ایک ایک لمحہ محبوب کے نام پہ قربان کر دیتا ہے، جان جانِ آفرین کے نام کر دیتا ہے تو پھر بھی روحِ محبّ سے صدا محبت آ رہی ہوتی ہے کہ:

ے جان دی، دی ہوئی اسی کی تھی
حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

اس قربانی وایثار اور محبت و پیار کو محبّ اپنے لیے متاعِ حیات سمجھتا ہے اور یہ خیال کرتا ہے کہ سب کچھ لٹا کر بھی اس نے سب کچھ پالیا ہے۔

ے سب کچھ لٹا کر محبت میں اہلِ دل
خوش ہیں کہ جیسے دولت کونین پا گئے

یہ ساری قربانیاں یہ ساری محبتیں محبّ...... کی طرف سے فقط اس لیے ہوتی ہیں کہ اس کا محبوب راضی رہے، خوش وخرم رہے، کہیں روٹھ نہ جائے کیونکہ اگر محبوب روٹھ گیا تو پھر

"روٹھ گئے دن بہار کے"

محبّ اپنے محبوب کا ہر حکم دل وجان سے تسلیم کرتا ہے اور مقصودِ محبت بھی یہی ہے کہ انسان اپنے محبوب سے والہانہ محبت کے ساتھ ساتھ اس کے احکام وفرامین کی بے چون وچرا تعمیل کرے اور ہر لمحہ حکم کی تعمیل میں سرگرم اور مستعد نظر آئے۔

پس بندگانِ خدا تو اپنے محبوب، خالق ومولیٰ سے ٹوٹ کر محبت کرنے والے ہیں،

Marfat.com

کسی بھی صورت میں اس کی ناراضگی کا تصور بھی نہیں کر سکتے اگر اس نے حکم دیا ہے:

"کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ"

کہ تم پر روزے فرض کیے گئے ہیں۔

لہٰذا تم نے روزے رکھنے ہیں۔ تو یہ محبانِ خدا اپنے محبوب کا حکم سنتے ہی اسے دل و جاں سے تسلیم کرتے ہیں اور پھر اس کی بجا آوری میں سر تا بقدم سرگرمِ عمل ہو جاتے ہیں۔

"کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ"

(جیسے کہ تم سے پہلے لوگوں پر فرض تھے)

ارشاد ربِّ لم یزل ہو رہا ہے، بڑی شفقت سے ارشاد فرمایا جا رہا ہے۔ اے ایمان والو! یہ جو روزے تم پر فرض کیے گئے ہیں یہ کوئی انوکھا، انہونا فریضہ نہیں، تم یہ نہ سمجھو کہ تم تنہا ہی اس مشقّت میں ڈالے گئے بلکہ تم سے پہلے کی امتوں کے مسلمانوں پر بھی روزے فرض تھے۔

حضرت آدم علیہ السلام کی امّت پر ہر ماہ چاند کی تیرہ (۱۳)، چودہ (۱۴) اور پندرہ (۱۵) تاریخ کے روزے، حضرت موسیٰ علیہ السلام کی امّت پر ہر سال ماہ محرم کی دس تاریخ یعنی یومِ عاشورہ کا روزہ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی امّت پر اسی ماہ کے روزے فرض تھے۔ اس لیے اگر سابقہ امّتیں روزے جیسی مشقّت برداشت کر سکتی ہیں تو تمہارے لیے اس فرض کا نبھانا مشکل نہیں ہونا چاہیے۔

"لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ ○"

(تا کہ تم تقوٰی شعار (متقی) بن جاؤ)

سبحان اللہ! اہلِ ایمان کو عظیم انعام و اکرام سے نوازا جا رہا ہے۔ سارا دن بھوک و پیاس میں گزارنے کے بعد انہیں مژدۂ جانفزا سنایا جا رہا ہے۔

اے ایمان والو! یہ سارا دن جو تم نے میرے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے فاقہ کشی کا

Marfat.com

مظاہرہ کیا ہے، لغویات سے اجتناب کیا ہے، بُرے کاموں سے احتراز کیا ہے، میری خوشنودگی و رضا کی خاطر روزہ رکھا ہے تو اب یہ روزے کا مجاہدہ بے مقصد نہیں بلکہ اس لیے ہے کہ تم پرہیز گار بن جاؤ، متقی بن جاؤ اور جب تم متقی بن گئے، پرہیز گار بن گئے تو پھر تمہیں اور کیا چاہئے کیونکہ تمہارے لیے عظیم خوشخبری ہے، میری طرف سے ایک بہت بڑا انعام ہے کہ

"اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ"

بے شک اللہ متقین سے محبت کرتا ہے۔

اللہ اکبر: روزہ رکھنے کی صورت میں اللہ تعالیٰ بندۂ مومن کو پہلے متقی بنا رہا ہے، گناہوں سے پاک وصاف کر رہا ہے اور پھر اس سے محبت کا دعوٰی فرما رہا ہے۔ معلوم ہوا روزہ فقط مشقت نہیں بلکہ فلاح وتقوٰی اور محبتِ الٰہیہ کے حصول کی تربیت ہے۔

"اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ط"

(چند گنے چنے دن ہیں)

اہلِ ایمان کو دلاسہ دیا جا رہا ہے کہ گھبرانا نہیں، پریشان نہیں ہونا۔ یہ جو روزے تم پر فرض کیے گئے ہیں۔

پورا سال یا دو چار مہینوں کی بات نہیں بلکہ گنتی کے چند دن ہیں، فقط تیس دنوں کی مشقت ہے جو تم نے برداشت کرنی ہے۔

"فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ"

مسلمانوں کی تشفّی وتسلّی کے لیے فرمایا جا رہا ہے کہ رمضان المبارک کے مہینے میں تم میں سے اگر کوئی بیمار ہے اور بیماری کی شدّت اتنی ہے کہ تم روزہ نہیں رکھ سکتے یا تم میں سے کوئی سفر پر جانا چاہتا ہے۔ سفر شرعی ہے اور اس قدر لمبا ہے کہ تم روزہ رکھ کر سفر کرنے کی تکلیف محسوس کرتے ہو تو کوئی بات نہیں کیونکہ بیماری وتندرستی تو میرے

Marfat.com

قبضۂ قدرت میں ہے۔

(وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ) سفر پر آنے جانے کے بھی کچھ اسباب ہیں۔ لہٰذا اگر ان وجوہات کی بنا پر تم روزہ نہیں رکھ سکتے تو اس میں تمہارا کوئی گناہ نہیں۔

تم نے افسردہ نہیں ہونا۔

"فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ"

(تو بعد میں ان روزوں کا شمار پورا کر لے)

پس بیماری یا سفر کی وجہ سے تم سے جو روزہ چھوٹ گیا ہے اسے دوسرے دنوں میں پور کر لینا۔

اس ماہِ رمضان سے لے کر اگلے ماہِ رمضان تک پورے گیارہ (۱۱) مہینے تمہارے پاس ہیں جب تمہارا جی چاہے دو چار نہیں بلکہ فقط ایک روزہ بطورِ قضاء رکھ لینا۔

"وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ ط"

(اور وہ لوگ جن کے لیے روزہ رکھنا مشکل ہو وہ ایک مسکین کو از رہ فدیہ کھانا کھلا دیں)

سبحان اللہ! رحمت خداوندی کس قدر جھوم جھوم کے برس رہی ہے۔ فرمایا جا رہا ہے اگر تم شیخ کبیر ہو، بوڑھے ہو، نحیف و ناتواں ہو، بڑھاپا اور کمزوری اتنی ہے کہ روزہ رکھنے کی بالکل سکت ہی نہیں یا تم دائم المرض ہو، بیماری ایسی ہے کہ جانے کا نام نہیں لیتی اور روزہ رکھنا تمہارے لیے دشوار ہے تو کوئی بات نہیں صرف ایک مسکین کو صبح و شام بطور فدیہ دو (۲) وقت کا کھانا کھلا دینا تمہیں روزے کا ثواب مل جائے گا۔

(حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ بوڑھے آدمی کو روزہ نہ رکھنے کی اجازت دی گئی ہے:

اَنْ يُّفْطِرَ وَ يُطْعِمَ عَنْ كُلِّ يَوْمٍ مِّسْكِيْنًا وَ لَا قَضَا عَلَيْهِ

لیکن وہ ہر روزے کے بدلے ایک مسکین کو (دو وقت کا) کھانا کھلائے اور اس پر

Marfat.com

کوئی قضاء نہیں)
(الحاکم)

"فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهُ"
(اگر مشقت کے باوجود روزہ رکھ لیں تو ان کے لیے بھلائی کا کام ہے)

روزے کی اہمیت وفضیلت کو اجاگر کیا جارہا ہے۔

پہلے ارشاد فرمایا کہ اگر تم شیخ کبیر (نحیف و ناتواں، بوڑھے) ہو یا دائم المرض (ایسا مرض جو ہمیشہ کے لیے لگ گیا) ہو۔ تو تمہیں اجازت ہے بیشک تم روزہ نہ رکھو، تمہاری اپنی مرضی ہے۔ لیکن اگر اس ضعف اور بیماری کی شدّت میں بھی تم روزہ رکھ لو تو یہ تمہارے لیے بہت بہتر ہے۔

روزہ اور احساسِ بندگی

روزہ انسان کی سیرت وکردار میں جو خصوصیات پیدا کرتا ہے ان میں سے ایک اہم خصوصیت یہ ہے کہ روزہ ہر دم انسان کے شعور میں احساسِ بندگی تازہ رکھتا ہے اور اس کے شعور کو اتنا طاقتور بنادیتا ہے کہ انسان اپنی آزادی وخود مختاری کو اللہ تعالیٰ کے آگے بالفعل تسلیم اور قربان کردے یہ اعتراف وتسلیم ہی اسلام کی جان ہے۔

اسلام کی حقیقت یہی تو ہے کہ انسان اپنے آپ کو اللہ کا بندہ اور اس کے سامنے جواب دہ سمجھے۔ اور اسی احساس ذمہ داری کے ساتھ دنیا میں زندگی بسر کرے، جس طرح یہی بات کفر سے اسلام میں آنے کے لیے ضروری ہے اسی طرح اسلام میں رہنے کے لیے بھی یہ ضروری ہے کہ آدمی کے دل میں بندگی کا احساس وشعور ہر دم تازہ، ہر وقت زندہ اور ہر آن کارفرما رہے۔ اس احساس وشعور کے دور ہوتے ہی انسان اپنے آپ کو خود مختار اور غیر ذمہ دار سمجھنے لگتا ہے اور نتیجتاً وہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کا ارتکاب بلاخوف وشرم کرنے لگتا ہے۔

روزہ طلوعِ فجر سے غروب آفتاب تک روزہ دار کو یہی تربیت فراہم کرتا ہے۔ صبح سے شام تک چاہے کتنی ہی بھوک پیاس لگے کتنی ہی خواہش انسان کو رب کی نافرمانی

پر ابھارے مگر روزہ دار صرف اس بناء پر روزہ کی تمام پابندیاں قبول کرتا ہے کہ اس کا رب اسے دیکھ رہا ہے۔ جس سے نہ وہ چھپ سکتا ہے اور نہ اس کی نافرمانی کر کے اس کی سزا سے بچ سکتا ہے۔ اسی احساس کے پیش نظر اس میں اطاعتِ الٰہی کا وہ جذبہ پیدا ہوتا ہے جس کے تحت دورانِ روزہ وہ اپنے رب کا فرمانبردار و تابعدار بن کر رہتا ہے اسی طرح روزہ مسلسل ایک ماہ تک آدمی کے دل میں احساسِ بندگی تازہ رکھتا ہے اور اسے اللہ کی نافرمانیوں سے بچنے کی عملاً تربیت دیتا ہے۔

عبادتِ روزہ، حصول تقوٰی کا ذریعہ:

تقوٰی بڑی اونچی اور بیش بہا صفت ہے، تقوٰی وہ چیز ہے جس سے ہر مشکل سے نکلنے کا راستہ ملتا ہے۔

یہ لفظ ''وَقیٰ'' سے نکلا ہے اور اس کا معنٰی بچنا یا بچانا ہے انسان گناہوں سے بچ کر اپنے آپ کو جہنم کی آگ سے بچانے کا سامان پیدا کرے تو متقی کہلاتا ہے۔

تقوٰی کیا ہے؟ بات مختصر کی جائے تو تقوٰی قلب و روح، شعور و آگہی، عزم و ارادہ، نظم و ضبط، اور عمل و کردار کی اس قوت و استعداد کا نام ہے کہ جس کے ذریعے ہم اُس چیز سے رک جائیں جس کو ہم غلط جانتے ہوں اور مانتے ہوں اور اپنے لیے اس چیز کو نقصان دہ سمجھتے ہوں۔

رب تعالیٰ کی عبادت مسلمان کی روح کے لیے ایسی ہی غذا ہے جیسے جسم کے لیے کھانا، پینا۔ جسم جب بھوک و پیاس سے بے چین ہوتا ہے تو اسے کچھ کھانے، پینے کی حاجت ہوتی ہے کیونکہ جس مٹی سے انسان کو پیدا کیا گیا اسی مٹی سے انسان کی غذا بھی پیدا کی گئی جو اس کے لیے سکون و راحت کا ذریعہ بنتی ہے۔ لیکن روح کو مٹی سے پیدا ہونے والی ان چیزوں سے راحت ہرگز نہیں ملتی۔ کیونکہ وہ مٹی سے پیدا نہیں ہوئی بلکہ روح ''حکمِ الٰہی'' ہے۔ جس کے سکون کا ذریعہ عبادت و ریاضت، ذکر و اذکار اور اطاعتِ الٰہیہ کے سوا کچھ نہیں۔

Marfat.com

فرمانِ خداوندی ہے:

اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ (پ ۱۳)

خبردار دلوں کا اطمینان اللہ کے ذکر میں ہے۔

روح کا مرکز دل ہے اور دل کا اطمینان حقیقت میں روح ہی کا مطمئن ہونا ہے۔ جس کا ذریعہ عبادتِ خداوندی ہے۔

جس طرح طاقتور غذائیں جسم کو قوت میسر کرتی ہیں اسی طرح خلوصِ نیّت، صدقِ دل اور ریا و دکھاوے کی ملاوٹ سے پاک عبادت روح کی قوت کا سبب بنتی ہے۔ عبادت جتنی خالص ہوگی روح اتنی ہی تقویت پکڑے گی۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ عبادتوں میں سے وہ کون سی ایسی عبادت ہے جو روح کی تقویت کے لیے زیادہ مؤثر ہے۔ پس اگر غور کیا جائے تو تمام عبادتوں نماز، زکوٰۃ، حج، ذکر واذکار اور تسبیح و تہلیل میں سے فقط روزہ ہی ایک ایسی عبادت ہے جو ریا اور دکھاوے سے پاک ہوسکتی ہے کیونکہ بقیہ عبادتیں دوسروں کو نظر آتی ہیں لیکن روزہ ایک ایسی عبادت ہے جس کا تعلق صرف بندے اور خدا کے درمیان ہے۔ اس کی کوئی ظاہری شکل وصورت نہیں، نفس اور پیٹ کی گہرائی میں اٹھنے والی بھوک، پیاس اور خواہش نفس کو کوئی دوسرا نہ دیکھ سکتا ہے اور نہ محسوس کرسکتا ہے اور نہ کوئی اس کے احساس میں شریک ہوسکتا ہے۔ گو معلوم ہوا کہ روزہ دار فقط حصولِ رضائے الٰہیہ کی خاطر ہی روزہ رکھتا ہے۔

روزہ حقیقتاً ایک خالص عبادت ہے اور عبادت جتنے خلوص وصدق اور خشوع وخضوع کے ساتھ کی جائے گی روح اتنی ہی طاقتور ہوگی اور جب روح طاقتور ہو جاتی ہے تو انسان گناہوں اور برائیوں سے بچ کر صراط مستقیم پر چل پڑتا ہے اس طرح روزہ انسان کو فضائل سے آراستہ کر کے اور رزائل سے بچا کر متقی بنا دیتا ہے۔

صبح سے لے کر شام تک انسان جو حالتِ روزہ میں بھوک اور پیاس کی اذیت برداشت کرتا ہے، روزہ رکھ کر نہ صرف فرض نمازوں کی ادائیگی کرتا ہے بلکہ زیادہ سے

Marfat.com

زیادہ نوافل کا اہتمام کرتا ہے۔ صدقہ وخیرات کرتا ہے، مسجدوں کو آراستہ کرتا ہے۔ غریبوں کی امداد کرتا ہے، قرآن حکیم کی تلاوت کرتا ہے۔ رب تعالیٰ کے حضور سر بسجود ہوتا ہے، گڑگڑا کر دعائیں مانگتا ہے، ذکر واذکار اور تسبیح وتہلیل میں مصروف رہتا ہے، آپس میں اتفاق واتحاد، اخلاص واخلاق اور بھائی چارے کی فضا قائم کرتا ہے، دل کو صبر واستقامت کی تلقین اور زبان کو شکر کی بجا آوری کے سرمدی نغموں میں مصروف رکھتا ہے۔ کوئی ایسا کام نہیں کرتا جو اس کے پالنہار کے حکم کے خلاف ہو سبحان اللہ کس قدر مضبوط اعتقاد ہے۔ اللہ رب العزت بندۂ مومن کے اس خلوص، محنتِ شاقہ اور عبادت میں اس قدر محویت کو دیکھ کر اسے تقویٰ جیسی نعمت بلکہ نعمتِ عظمیٰ سے سرفراز فرماتا ہے۔

خدا اور حبیبِ خدا ﷺ سے تعلق میں مضبوطی:

حالتِ روزہ میں انسان صبح سے لے کر شام تک دیوانہ وار دوعالم سے بیگانہ اور لذتِ دنیا سے ناآشنا ہو کر احکاماتِ خداوندی کی تکمیل میں مست رہتا ہے۔

دوعالم سے بیگانہ کرتی ہے دل کو
عجب چیز ہے لذت آشنائی

صبح سے شام تک انسان اس فاقہ کشی کے بدلے جو پہلی قیمتی متاع حاصل کرتا ہے وہ اپنے خالق ومولا اور رسول مکرم، نبی محتشم ﷺ سے قلبی تعلق میں پختگی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہر وقت ہمارے ساتھ ہے، جہاں بھی ہوں وہ موجود ہے، دو ہوں تو تیسرا وہ ہے اور اکیلے ہوں تو دوسرا وہ ہے، وہ شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے۔ لیکن حالتِ روزہ کے علاوہ اس بات پر ہمارا ایمان کوسوں دُور ہوتا ہے یعنی یہ جانتے ہوئے بھی کہ رب تعالیٰ ہمارے قریب ہے ہم اکثر نافرمانئ خدا میں رہتے ہیں اور حالتِ روزہ میں یہ ایمان (نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ) اس قدر پختہ ہو جاتا ہے کہ لحہ بہ لمحہ قدم بقدم یہ تصور سائے کی طرح ہمارے ساتھ رہتا ہے کہ ربّ لم یزل

Marfat.com

ہمارے قریب ہے، بہت قریب ہے۔ یہی وجہ ہے کہ روزہ دار کا ہر عمل، اٹھنے والا ہر قدم اس کی سوچ و بچار اور گفتار و کردار احکام خدا کے تابع ہوتے ہیں۔ کڑی سے کڑی دھوپ اور پوشیدہ سے پوشیدہ مقام پر پانی کی کتنی ہی تشنگی محسوس ہو روزہ دار پانی کو اپنے لبوں کے قریب کرنے کا تصور بھی نہیں کرسکتا۔ محض اس لیے کہ اپنے خالق و مولیٰ کو ہر جگہ، ہر لمحہ، ہر آن اپنے قریب پاتا ہے۔ اور جب کبھی شدّت بھوک اسے تڑپاتی ہے تو وہ اپنے کریم آقا ﷺ کی سیرتِ طیبہ کی اُس حسین اور مبارک داستان (جب آپ ﷺ نے بھوک کی وجہ سے پیٹ پہ دو پتھر باندھے تھے) سے اپنی حیات کی روش روش کو بقعہ نور بنالیتا ہے یوں جمالِ فاقہ کشی کا حُسن اور زیادہ بڑھ جاتا ہے اور ہر لمحہ، ہر گھڑی اور ہر ساعت خدا اور حبیبِ خدا ﷺ کی یاد اس کے قلب و جگر اور سوچ و بچار میں موجزن رہتی ہے۔

سائے کی طرح ساتھ رہا تصور تیرا
تنہائی بھی نہ ہم نے تنہا گزاری

ماہِ رمضان اور آپس میں اِتّفاق و اِتّحاد:

اصحابِ رسول ﷺ کی صفات میں قرآن حکیم نے "رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ" فرمایا ہے یعنی وہ آپس میں بہت رحم دل اور شفیق ہیں۔ رسول اکرم ﷺ کا فرمانِ عالیشان ہے کہ آپس کی محبت اور اتفاق و اتحاد میں مسلمانوں کی مثال ایک جسم کی طرح ہے کہ اس کے کسی بھی عضو میں درد ہو تو فوراً اس کا اثر آنکھیں قبول کرتی ہیں۔

مبتلائے درد کوئی عضو ہو تو روتی ہے آنکھ
کس قدر ہمدرد جسم سے ہوتی ہے آنکھ

معاشرے میں اس طرح رہیں کہ کسی بھی وقت کہیں بھی کسی بندۂ مومن کو کوئی تکلیف یا پریشانی آجائے تو اس کی مدد اور عزت و آبرو کے لیے اپنا تن، من، دھن پیش کرنے سے گریز نہ کریں۔ یعنی اس وقت ہماری حالت اس شعر کے مصداق ہونی چاہئے:

Marfat.com

خنجر چلے کسی پہ تڑپتے ہیں ہم میر
سارے جہاں کا درد ہمارے جگر میں ہے

اتفاق واتحاد اور باہمی انس ومحبت کی یہ مثالی کیفیت اس وقت پیدا ہوتی ہے جب اخلاقِ ذمیمہ اور خصائل رذیلہ سے انسان کے ظاہر و باطن کو پاکیزگی نصیب ہوکر اخلاق حسنہ سے اس کا وجود مزیّن ہو جائے یوں تو ہر نیکی اور ہر خوبی امّت کو اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے ہی سے میسر ہوتی ہے۔ لیکن چونکہ اخلاق حسنہ تمام نیکیوں اور خوبیوں کا سرچشمہ ہے۔ اس لیے مسندِ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کی ایک روایت کے مطابق اخلاق حسنہ، حسن سلوک، باہمی انس ومحبت اور میانہ روی کو نبوّت کے پچیسویں حصہ میں سے ایک حصہ بتایا گیا ہے۔ چنانچہ اگر آدمی غیر پسندیدہ عاداتِ واطوار، بداخلاقی اور بدخوئی کا شکار رہے تو لاکھوں تدبیروں، نصیحتوں اور کوششوں کے باوجود بھی اس میں باہمی اتفاق واتحاد کا جذبہ بیدار نہیں ہوتا۔

روزہ چونکہ خواہشِ نفس اور شیطانی سرگرمیوں کے خلاف مسلسل جہاد ہے جس کا لمحہ لمحہ اور پل پل حصولِ رضائے الٰہیہ کی سعیٔ پیہم سے وابستہ ہے اس لیے اس عملِ صالح کے تسلسل کے ساتھ ساتھ اتفاق واتحاد، اصلاحِ فکر وشعور اور تزکیہ نفس کا عمل بھی شعوری اور غیر شعوری ہر دو طور جاری رہتا ہے۔ سال کے باقی گیارہ ماہ میں مختلف احوال واعمال کے زیراثر آدمی کی اصلاح پذیری کا اگر تجزیہ کیا جائے تو اس ایک ماہ کی اصلاحی تاثیرات کے مقابلے میں گیارہ ماہ کا نتیجہ تقریباً نفی میں ہوتا ہے۔ جس طرح موسم بہار میں خشک درخت اور پودے میں بھی ہری ہری کونپلیں اور شاخیں نکلنے لگتی ہیں اسی طرح سوزِ معصیت اور تمازتِ عصیاں سے سوکھے ہوئے وجود کو بھی بہار ماہِ رمضان نیکی اور پرہیزگاری کے برگ وبار سے سرسبز وشاداب کر دیتی ہے۔ اس طرح امّت کا تقریباً ۹۰ فیصد حصہ حصولِ خیرات اور ترکِ منکرات کے مقاصد میں پورے اخلاق اور نیک نیّتی کے ساتھ مصروف نظر آتا ہے۔ قومِ مسلم کا یہ اجتماعی کردار ایک حسین اتحادِ ملی کا آئینہ دار ہوتا ہے۔ اہل اسلام جب جب اور جہاں

Marfat.com

جہاں اس خوبی کے ساتھ مل بیٹھتے ہیں وہیں ان کے سراپا میں راستی و پاکبازی کی کشش نیکی و پرہیزگاری کی چمک اور اطاعت وعبادت کی نورانیت ہر اٹھتی نگاہ کو بے اختیارانہ اپنی طرف راغب کرتی ہے۔ مسلمانوں میں ایک ایمانی پیکر کے اعضاء کی طرح ایک دوسرے کے ساتھ باہمی اُنس ومحبت ہمدردی ویگانگت پیدا ہوجاتی ہے اور ان کے تشخص ملی کو قوت وتوانائی نصیب ہوتی ہے۔ اپنے آقا وپیشوا فرماں روائے جسم وجاں ﷺ کی حیات آفرین تعلیمات روزہ داروں کے اعضاء وجوارح سے پھوٹ کر فضائے عالم میں نور ہدایت پھیلاتی ہیں ان کی زبانیں اگر ایک طرف ذکرِ خدا وذکر حبیبِ خدا ﷺ سے تر رہتی ہیں تو دوسری طرف فحش وفضول گوئی اور ہتک واذیت مسلم سے کف لسان کا وصف انہیں حاصل ہوتا ہے فرمان نبوی ﷺ اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ کا خصوصی فیض ان کی دستگیری فرماتا ہے وہ نہ صرف یہ کہ کسی سے فتنہ وفساد اور جھگڑا نہیں کرتے بلکہ اپنے سے برسرپیکار ہونے والے کے لئے بھی زبانِ رحمت کا سکھایا ہوا پیارا سا جواب صرف "اِنِّیْ صَائِمٌ" کافی سمجھتے ہیں (یعنی میں روزہ دار ہوں) ان کی نگاہیں محارم ومعائب اور جذبات حرص وحسد سے بیگانہ ہوکر غضِ بصر اور باہمی انس ومحبت کا آئینہ دار ہوتی ہیں۔ ان کے شکم خواہشِ خورد ونوش پر قابو پانے کے ساتھ ساتھ اپنے مفلس ونادار بھائیوں کی بھوک وپیاس کا درد بھی رکھتے ہیں اور ایک طرف اگر اپنے رب کی نعمتوں سے (بحالتِ افطار) لذت گیر ہوتے ہیں تو دوسری طرف اپنے تنگ دست وخستہ حال بھائیوں کی حالتِ زار سے متاثر ہوکر اپنے مال میں ان کا حق بھی سمجھتے ہیں ان کے سروں پر فرمان ارحم الراحمین "وَفِیْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ" کا عظیم سایہ ہوتا ہے غرض روزہ داروں کے دلوں میں غریبوں اور حاجت مندوں کے لئے احساساتِ ہمدردی بیدار ہوکر ان کے قوائے عمل میں اپنے محتاج اور ضرورت مند بھائیوں کی امداد اور حاجت برآری کے لئے ایک شوق وہیجان پیدا کردیتے ہیں۔

لفظ ''رمضان'' کی وجوہات

''رمضان'' اللہ رب العزت کے مبارک اسماء میں سے ایک اسم ہے اور شہر رمضان سے مراد اللہ کا مہینہ ہے۔

رمضان۔ رمض سے مشتق ہے جس کے معنٰی جلنے اور جلانے کے ہیں۔ ''رمضان'' کی وجہ تسمیہ کے بارے بزرگانِ دین نے بہت ساری وجوہات بیان کی ہیں چند ایک درج ذیل ہیں:

وجہ اوّل:

مشہور نحوی عالم اصمعی لکھتے ہیں کہ ابو عمرو نے کہا کہ اس ماہ میں تمازتِ آفتاب کی وجہ سے پتھر گرم ہو جایا کرتے تھے۔ مزید کہا کہ اس ماہ کو ''رمضان'' کے نام سے اس لیے موسوم کیا گیا کہ اس ماہ میں حرارتِ آفتاب کی وجہ سے اونٹوں کے پاؤں گرم ہو جایا کرتے تھے۔ (غنیۃ الطالبین)

وجہ دوم:

بعض علماء فرماتے ہیں کہ رمضان ''رمض'' سے ماخوذ ہے یہ ایک بارش ہے جو موسمِ خریف میں برستی ہے۔

محبوب سبحانی، شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

مَاْخَذُہٗ مِنَ الرَّمْضِ وَ ھُوَ مَطَرٌ یَاْتِیْ فِی الْخَرِیْفِ فَسُمِّیَ ھٰذَا الشَّھْرُ رَمَضَانَ لِاَنَّہٗ یَغْسِلُ الْاَبْدَانَ مِنَ الْاٰثَامِ غَسْلًا وَ یُطَھِّرُ الْقُلُوْبَ تَطْھِیْرًا

(غنیۃ الطالبین)

کہ ''رمضان'' رمض سے ماخوذ ہے اور یہ ایک بارش ہے جو موسمِ خریف میں برستی ہے اس وجہ سے اس مہینے کا نام رمضان رکھا گیا کہ یہ ماہ مقدس ایمان والوں کے جسموں کو گناہوں سے دھوڈالتا ہے اور ان کے دلوں کو پاکیزہ کر دیتا ہے۔

Marfat.com

معلوم ہوا کہ رمضان المبارک روحانی بارشوں کا مہینہ ہے اب آپ جانتے ہیں کہ بارش بادشاہ کے محل اور فقیر کی جھونپڑی کو یکساں نوازتی ہے۔ زرخیز و بنجر ہر طرح کی زمین کو سیراب کرتی ہے مگر اس سے مستفید ہر زمین اپنی استعداد اور صلاحیت کے مطابق ہی ہوا کرتی ہے کہیں تو سرسبز و شاداب پھول کھلتے ہیں اور کہیں کانٹے دار جھاڑیاں جنم لیتی ہیں۔

کچھ ایسی ہی کیفیت ماہِ رمضان کی روحانی بارش کی ہے جس نے اپنے دل کی کھیتی کو ندامت کے آنسوؤں سے سیراب کیا اور حبِّ مصطفیٰ ﷺ اور خوفِ خدا سے زرخیز بنالیا اس میں نیکی اور اطاعت کے پھول مہکیں گے اور جس دل کی کھیتی تکبر کے کھولتے ہوئے پانی سے سینچی گئی اور نافرمانیٔ خدا اور عداوتِ مصطفیٰ ﷺ سے بنجر بنا دی گئی اس میں گناہ اور بدکاری کے کانٹے اگیں گے۔

وجہ سوم:

''رمضان'' کی وجہ تسمیہ کے بارے میں ایک نفیس قول یہ بھی ہے کہ ''رمضان'' چونکہ گناہوں کو جلا کر ختم کر دیتا ہے یہی وجہ ہے کہ اس ماہِ مقدس کو ''رمضان'' کے نام سے موسوم کیا گیا۔

اس بات کی تصدیق حدیث پاک سے بھی ہوتی ہے:

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا سُمِّيَ رَمَضَانَ لِاَنَّهٗ يَرْمَضُ الذُّنُوْبَ (غنیۃ الطالبین)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ماہِ رمضان کا نام ''رمضان'' محض اس وجہ سے رکھا گیا ہے کہ اس میں گناہ جل جاتے ہیں۔

لفظ لفظ حقیقت:

علامہ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جس طرح یعقوب علیہ السلام کے بارہ بیٹوں میں سے حضرت یوسف علیہ السلام اپنے والد گرامی کو زیادہ محبوب تھے۔ اسی

Marfat.com

طرح سال کے بارہ مہینوں میں سے رمضان المبارک خدائے لم یزل کو زیادہ محبوب ہے۔ جس طرح اللہ ربُّ العزت نے حضرت یعقوب علیہ السلام کے بارہ بیٹوں میں سے حضرت یوسف علیہ السلام کے صدقے باقی گیارہ بھائیوں کی مغفرت فرمائی اسی طرح اللہ تعالیٰ رمضان المبارک کی برکت سے باقی گیارہ مہینوں کی خطائیں معاف فرمائے گا۔ (بستان الواعظین)

حرف حرف خوشبو:

لفظ ''رمضان'' کے لفظی خول اتار کر دیکھیں تو اس کے اندر حقائق و معارف کا خزینہ نظر آتا ہے۔

شہبازِ لامکانی حضرت سیّد شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ''رمضان'' پانچ حروف سے بنا ہے۔

۱۔ پہلا حرف ''ر'' رضوانِ خدا سے

۲۔ دوسرا حرف ''م'' محاباۃِ خدا سے

۳۔ تیسرا حرف ''ض'' ضمانِ خدا سے

۴۔ چوتھا حرف ''ا'' الفتِ خدا سے

۵۔ اور پانچواں حرف ''ن'' نورِ خدا سے عبارت ہے۔

اگر لفظ رمضان کے ہر حرف کے کینوس کو ذرا اور وسیع کر لیں تو مسلمان کی جیتی جاگتی کامیاب و کامران زندگی کا نقشہ اور بھی نکھر جاتا ہے۔ لفظ رمضان کے ''ر'' سے مراد وہ ریاضت ہے جو روزہ دار صبح سے شام تک بھوک اور پیاس کی صورت میں برداشت کرتا ہے۔

''م'' انسان کو خدا اور حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت سے آشنا کرتا ہے۔

جب لفظ رمضان کی ''ر'' سے ریاضتِ شاقہ میں ''م'' محبت الٰہیہ اور محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی چاشنی پیدا کرتا ہے تو پھر حرفِ ''ض'' عباداتِ خداوندی میں استقامت کی

Marfat.com

ضمانت دیتا ہے اور جب بندہ مومن کو ضمانتِ استقامت نصیب ہو جاتی ہے تو ''ا'' اس کے ایمان و اعتقاد کو پختہ کر دیتا ہے۔ پھر جب ''ا'' سے ایمان و اعتقاد میں پختگی پیدا ہو جاتی ہے تو لفظ رمضان کا حرفِ آخر ''ن'' اعلان کرتا ہے کہ اس کے لیے نجات ہی نجات ہے۔

روزے کی تعریف

روزہ عربی زبان کا لفظ ہے جسے لغت عربی میں صوم کہا جاتا ہے۔ صوم کا لغوی معنیٰ ہے رُک جانا، اور فقہ کی مشہور کتاب الھدایۃ میں اس کے شرعی معنیٰ ہیں:

اَلصَّوْمُ هُوَالْاِمْسَاكُ عَنِ الْاَكْلِ وَالشُّرْبِ وَالْجِمَاعِ نَهَارًا مَّعَ النِّيَّةِ فِى الشَّرْعِ

یعنی صوم کا شرعی معنیٰ ہے صدق و دل سے نیّت کے ساتھ سارا دن کھانے پینے اور جماع سے رُکے رہنا۔ (ھدایہ)

روزے کے لغوی اور شرعی معنی کی روشنی میں پتہ یہ چلا کہ روزہ طلوعِ فجر سے لے کر غروبِ آفتاب تک کھانے پینے، جماع سے رُکے رہنے (اور ہر اس عمل سے دور رہنے جس سے شریعتِ مطہرہ نے منع کیا ہو) کا نام ہے۔

فضائل رمضان

عَنْ سَلْمَانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ اٰخِرِ يَوْمٍ مِنْ شَعْبَانَ فَقَالَ يٰاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ اَظَلَّكُمْ شَهْرٌ عَظِيْمٌ مُبَارَكٌ شَهْرٌ فِيْهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِنْ اَلْفِ شَهْرٍ۔ شَهْرٌ جَعَلَ اللّٰهُ صِيَامَهٗ فَرِيْضَةً وَ قِيَامَ لَيْلِهٖ تَطَوُّعًا مَنْ تَقَرَّبَ فِيْهِ بِخَصْلَةٍ كَانَ كَمَنْ اَدّٰى فَرِيْضَةً فِیْ مَا سِوَاهُ وَ مَنْ اَدّٰى فَرِيْضَةً فِيْهِ كَانَ كَمَنْ اَدّٰى سَبْعِيْنَ فَرِيْضَةً فِيْمَا سِوَاهُ وَهُوَ شَهْرُ الصَّبْرِ وَالصَّبْرُ ثَوَابُهُ الْجَنَّةُ وَشَهْرُ

Marfat.com

الْمُوَاسَاةِ وَشَهْرٌ يُزَادُ فِيْهِ رِزْقُ الْمُؤْمِنِ مَنْ فَطَّرَ فِيْهِ صَائِمًا كَانَ مَغْفِرَةً لِذُنُوْبِهٖ وَ عِتْقَ رَقَبَتِهٖ مِنَ النَّارِ وَ كَانَ لَهٗ مِثْلَ اَجْرِهٖ مِنْ غَيْرِ اَنْ يُّنْقَصَ مِنْ اَجْرِهٖ شَيْءٌ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَيْسَ كُلُّنَا يَجِدُ مَا يُفَطِّرُ الصَّائِمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يُعْطِي اللّٰهُ هٰذَا الثَّوَابَ مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا عَلٰى تَمْرَةٍ اَوْ شَرْبَةِ مَاءٍ اَوْ مَذْقَةِ لَبَنٍ وَهُوَ شَهْرٌ اَوَّلُهٗ رَحْمَةٌ وَ اَوْسَطُهٗ مَغْفِرَةٌ وَاٰخِرُهٗ عِتْقٌ مِّنَ النَّارِ مَنْ خَفَّفَ عَنْ مَمْلُوْكِهٖ فِيْهِ غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ وَاَعْتَقَهٗ مِنَ النَّارِ وَاسْتَكْثِرُوْا فِيْهِ مِنْ اَرْبَعِ خِصَالٍ خَصْلَتَيْنِ تُرْضُوْنَ بِهِمَا رَبَّكُمْ وَ خَصْلَتَيْنِ لَا غِنَاءَ بِكُمْ عَنْهُمَا فَاَمَّا الْخَصْلَتَانِ اللَّتَانِ تُرْضُوْنَ بِهِمَا رَبَّكُمْ فَشَهَادَةُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ تَسْتَغْفِرُوْنَهٗ وَ اَمَّا الْخَصْلَتَانِ اللَّتَانِ لَا غِنَاءَ بِكُمْ عَنْهُمَا فَتَسْئَلُوْنَ اللّٰهَ الْجَنَّةَ وَ تَعَوَّذُوْنَ بِهٖ مِنَ النَّارِ وَ مَنْ سَقٰى صَائِمًا سَقَاهُ اللّٰهُ مِنْ حَوْضِيْ شَرْبَةً لَا يَظْمَأُ حَتّٰى يَدْخُلَ الْجَنَّةَ۔ (مشکوۃ شریف)

''حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شعبان کی آخر تاریخ میں ہم لوگوں کو وعظ فرمایا کہ تمہارے اوپر ایک مہینہ آ رہا ہے جو بہت بڑا مہینہ ہے بہت مبارک مہینہ ہے اس میں ایک رات ہے (شبِ قدر) جو ہزاروں مہینوں سے بڑھ کر ہے اللہ تعالیٰ نے اس کے روزہ کو فرض فرمایا اور اس کے رات کے قیام (یعنی تراویح) کوثواب کی چیز بنایا ہے جو شخص اس مہینہ میں کسی نیکی کے ساتھ اللہ کا قرب حاصل کرے ایسا ہے جیسا کہ غیر رمضان میں فرض کو ادا کیا اور جو شخص اس مہینہ میں کسی فرض کو ادا کرے وہ ایسا ہے جیسا کہ غیر رمضان میں ستّر (۷۰) فرض ادا کرے یہ مہینہ صبر کا ہے اور صبر کا بدلہ جنت ہے اور یہ مہینہ لوگوں کے ساتھ غمخواری کرنے کا ہے اس مہینہ میں مومن کا رزق بڑھا دیا جاتا ہے جو شخص کسی روزہ دار کا روزہ افطار کرائے اس کے لیے گناہوں کے معاف ہونے اور آگ سے خلاصی کا سبب ہوگا اور روزہ دار کے

Marfat.com

ثواب کی مانند اس کو ثواب ہوگا مگر اس روزہ دار کے ثواب سے کچھ کم نہیں کیا جائے گا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں سے ہر شخص تو اتنی وسعت نہیں رکھتا کہ روزہ دار کو روزہ افطار کرائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (پیٹ بھر کر کھلانے پر موقوف نہیں) یہ ثواب تو اللہ جل شانہٗ ایک کھجور سے کوئی افطار کرادے یا ایک گھونٹ پانی پلادے یا ایک گھونٹ لسی پلادے اس پر بھی مرحمت فرمادیتے ہیں۔ یہ ایسا مہینہ ہے کہ اس کا اوّل حصہ اللہ کی رحمت ہے اور درمیانی حصہ مغفرت ہے اور آخری حصہ آگ سے آزادی ہے جو شخص اس مہینہ میں ہلکا کردے اپنے غلام (وخادم) کے بوجھ کو حق تعالیٰ شانہٗ اس کی مغفرت فرمادیتے ہیں اور آگ سے آزادی فرماتے ہیں اور چار چیزوں کی اس میں کثرت رکھا کرو جن میں سے دو چیزیں اللہ کی رضا کے واسطے اور دو چیزیں ایسی ہیں جن سے تم اپنے رب کو راضی کرو وہ کلمہ طیبہ اور استغفار کی کثرت ہے اور دوسری دو چیزیں یہ ہیں کہ جنت کی طلب کرو اور آگ سے پناہ مانگو جو شخص کسی روزہ دار کو پانی پلائے حق تعالیٰ (قیامت کے دن) میرے حوض سے اس کو ایسا پانی پلائیں گے جس کے بعد جنت میں داخل ہونے تک پیاس نہیں لگے گی۔

خطاب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور دس خصوصی انعامات

ا۔ شعبان کے آخری دن حضور ا کا خطاب:

روایت سے پتہ چلتا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے شعبان کے آخری دن صحابہ رضی اللہ عنہم سے خطاب فرما کر ماہ رمضان کے اہم اہم فضائل بیان فرمائے۔ اس ماہ مبارک میں پوری قوت سے نیکی کے حصول کی دوڑ میں شامل ہونے کی تحریص دلائی تا کہ لوگ ماہ مقدس کی فضیلت واہمیت سے خوب آگاہ ہو جائیں اور اس کا ایک لمحہ بھی غفلت میں نہ گزاریں۔ حق بھی یہی ہے کہ اس مبارک مہینے کی ہر ہر گھڑی سے فائدہ اٹھایا جائے اور کوئی ساعت ضائع نہ کی جائے کیونکہ یہ فی الحقیقت نیکیوں کی

Marfat.com

بہار بلکہ برسات کا مہینہ ہے اس کی برکت اور عظمت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: اگر لوگوں کو یہ معلوم ہو جائے کہ رمضان کیا چیز ہے تو میری امّت یہ تمنا کرے کہ سارا سال رمضان ہی ہو جائے۔

۲۔شب قدر کی فضیلت:

شب قدر امّت محمدیہ کو عطا کی جانے والی اہم ترین اور افضل ترین راتوں میں سے ایک ہے۔قرآن میں اس کا درجہ ہزار مہینوں سے زیادہ بتایا گیا ہے یعنی اس کی ایک رات کی عبادت ہزار مہینوں کی عبادت پر بھاری ہے۔اس میں عزت و عظمت والے فرشتے کثرت سے زمین پر اترتے ہیں۔حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ شب قدر اللہ تعالیٰ نے صرف میری امّت کو عطا فرمائی پہلی امّتوں کو نہیں ملی۔

۳۔ماہ رمضان کے دنوں میں روزہ فرض اور راتوں میں قیام (تراویح) سنّت ہے:

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرمان سے پتہ چلتا ہے کہ جس طرح دن کا روزہ رب تعالیٰ کی طرف سے فرض کیا گیا ہے اسی طرح رات کے قیام کو تطوع یعنی سنت بھی اللہ تعالیٰ نے خود بنایا ہے جس کو عمل میں لا کر اور اپنے بہت سے فرامین میں تلقین فرما کر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مؤکد فرمایا ہے۔آج بعض لوگ جو تراویح کی بیس (۲۰) رکعتوں سے مختلف حیلوں بہانوں اور غلط تاویلوں کے ذریعے مکمل جان چھڑانا چاہتے ہیں یا بیس رکعتوں کو بوجھ بنا کر چند رکعتوں پر اکتفا کرنا چاہتے ہیں انہیں خبردار ہو جانا چاہیے کہ تراویح اللہ تعالیٰ کا فرمان اور حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی سنت ہے۔حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کی بہت زیادہ تاکید فرمائی ہے۔خلفاء راشدین اور جمیع صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کا اس پر عمل رہا ہے اور کسی سے انکار مروی نہیں۔تمام ائمہ کا اس کے سنت ہونے پر اتفاق ہے اور سوائے روافض (شیعہ) کے مسلمانوں میں سے کسی نے اس کا انکار نہیں کیا.....امام المحدثین فی الہند حضرت شاہ

عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے ''ماثبت بالسنہ'' میں تصریح فرمائی ہے کہ اگر کسی شہر کے لوگ تراویح چھوڑ دیں تو امام (خلیفہ وقت) تراویح ترک کرنے پر ان سے مقاتلہ کرے۔

۴۔ ماہ رمضان میں نفل فرض کی طرح اور فرض ستّر فرضوں کی طرح شمار ہوتا ہے:

ماہ رمضان المبارک میں نیکی پر اجر وثواب کا یہ عالم ہے کہ جس نے اس میں نفل ادا کیا وہ اجر وثواب میں فرض کی طرح ہے اور فرض کی ادائیگی سے ستّر فرضوں کے برابر اجر وثواب ملتا ہے۔ یہ عطاء وعنایت کی ایسی بارش ہے جو ہماری گنتی اور شمار کی حدوں سے باہر ہے۔ اللہ رب العزت نے رمضان المبارک کے پاک مہینے کی صورت میں ہمیں عطا وسخاء کا بحر بے کنار عنایت فرما دیا ہے۔ اب یہ ہمارے اوپر ہے کہ ہم کتنا حاصل کرتے ہیں اور کتنا کھوتے ہیں۔

۵۔ ماہ صبر:

رمضان المبارک کو صبر کا مہینہ قرار دیا گیا ہے۔ صبر کی جزا جنت ہے۔ صبر مصیبت، پریشانی اور آزمائش میں راہ حق پر ثابت قدم رہنے کو کہتے ہیں راہ حق میں آنے والی ہر قسم کی تکلیفوں کو خندہ پیشانی سے برداشت کرنا اور زبان پر شکوہ شکایت نہ لانا صبر کہلاتا ہے۔ صبر کرنے والوں کو قرآن پاک میں بشارت دی گئی ہے اور فرمایا گیا ہے کہ ان پر ان کے رب کی طرف سے صلوات (خصوصی رحمتیں) نازل ہوتی ہیں اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔ رمضان میں بندہ دن کے روزوں اور راتوں کے قیام کے ذریعے مقام صبر تک پہنچ جاتا ہے۔ جس کا صلہ اس کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے جنت کی صورت میں ملتا ہے۔

Marfat.com

۶۔ ماہ مواسات:

یہ مہینہ مواسات یعنی غمخواری کا مہینہ ہے۔ غرباء ومساکین کے ساتھ مدارات کا مہینہ ہے۔ غریبوں اور مسکینوں پر خرچ کرنے کا مہینہ ہے رمضان المبارک کی مقدس ساعتوں میں ہمیں خاص طور پر ان لوگوں کو ضرور یاد رکھنا چاہیے جو اسلام کی سربلندی کے لئے اپنے سروں کے نذرانے پیش کررہے ہیں مجاہدین خصوصاً کشمیر، فلسطین اور افغانستان کے محاذوں پر خون بہانے والے سرفروش سب سے زیادہ مستحق ہیں کہ ہم انہیں اپنی رمضان کی خوشیوں میں یاد رکھیں اور دل کھول کر ان کی امداد کریں۔ اللہ رب العزت کے ہاں ہمدردی، غمخواری اور مواسات کی فضیلت کتنی زیادہ ہے اس کا اندازہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس فرمان سے لگائیے کہ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: میری امّت میں ہر وقت پانچ سو برگزیدہ بندے اور چالیس ابدال رہتے ہیں۔ جب کوئی شخص ان میں سے مر جاتا ہے فوراً دوسرا اس کی جگہ لے لیتا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی کہ ان لوگوں کے خصوصی اعمال کیا ہیں؟ (جن کی وجہ سے یہ مقام نصیب ہوا) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ ظلم کرنے والوں سے درگزر کرتے ہیں اور بُرائی کا معاملہ کرنے والوں سے بھی احسان کا برتاؤ کرتے ہیں اور اللہ کے عطاء کئے ہوئے رزق سے لوگوں کے ساتھ ہمدردی اور غمخواری کا برتاؤ کرتے ہیں۔

۷۔ افطاری کا اہتمام:

اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے افطاری کروانے کی فضیلت بیان فرمائی ہے جو افطاری کروانے کا اہتمام کرتا ہے اس کے لئے گناہوں کی معافی، آگ سے رہائی اور روزہ دار کے ثواب کے برابر ثواب ملنے کی بشارت ہے اور کرم بالائے کرم یہ کہ فرمایا کہ یہ سب اس کے لئے بھی ہے جو ایک کھجور یا ایک گھونٹ پانی یا ایک گھونٹ لسی پر افطاری کرواتا ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ جو شخص رمضان میں حلال کمائی سے

Marfat.com

روزہ افطار کرائے، فرشتے رمضان کی راتوں میں اس پر رحمت بھیجتے ہیں اور شب قدر میں جبرائیل علیہ السلام اس سے مصافحہ کرتے ہیں اور (نشانی یہ ہے کہ) جس نے جبرائیل علیہ السلام مصافحہ کریں اس کے دل میں رقّت پیدا ہوتی ہے اور آنکھوں سے آنسو بہتے ہیں۔

۸۔ ماہِ رمضان کے مختلف عشروں کی خصوصیات:

ارشاد فرمایا کہ اس کا پہلا عشرہ رحمت ہے، دوسرا مغفرت اور تیسرا جہنم کی آگ سے رہائی کا عشرہ ہے گویا جس شخص نے رمضان کا مہینہ اللہ سے ڈرتے ہوئے اس کی رضا کی خاطر روزے رکھتے ہوئے گزارا، اس کی راتوں میں قیام بھی کیا ہر قسم کے گناہوں سے بچتا رہا اور کسی فرض کی ادائیگی میں کوتاہی بھی نہ کی تو وہ یقینی طور پر جہنم کی آگ سے رہا کر دیا جائے گا اور جنت کا مستحق بن جائے گا اب یہ اس پر ہے کہ آئندہ زندگی پرہیزگاری سے گزار کر اپنے اس استحقاق کو قائم رکھے گا یا گناہ کر کے خود کو پھر جہنم کا ایندھن بنا لے۔

۹۔ روزہ دار ملازموں پر تخفیف کا انعام:

ارشاد فرمایا کہ جو کوئی اپنے روزہ دار غلام کے لئے اس ماہ میں کام کا بوجھ ہلکا کر دے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف فرما دے گا اور اسے جہنم کی آگ سے آزاد کر دے گا۔ آج کل غلام تو نہیں ہوتے البتہ ہم اپنے ملازمین پر سے کام کا بوجھ ہلکا کر کے اس انعام اور سعادت کے مستحق بن سکتے ہیں۔

۱۰۔ رمضان کے خصوصی اعمال:

ماہِ رمضان میں درج ذیل چار چیزوں کی کثرت کے لئے ارشاد فرمایا گیا ہے:

۱۔ کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ　　۲۔ استغفار

۳۔ جنت کی طلب کی دعا　　۴۔ جہنم سے بچاؤ کی دعا

کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ کو افضل الذکر قرار دیا گیا ہے۔ احادیث مبارکہ میں یہ بار

Marfat.com

بار مذکور ہے فرمایا گیا ہے کہ زمین و آسمان اوران میں پائی جانے والی تمام مخلوقات اگر ایک پلڑے میں ہوں اور دوسرے میں کلمہ طیبہ ہو تو کلمہ شریف والا پلڑہ بھاری ہو گا استغفار کی کثرت بھی ایک بہت ہی افضل عمل ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: جو کثرت سے استغفار کرتا ہے اللہ تعالیٰ ہر تنگی میں اس کے لئے راستہ بنا دیتا ہے اور ہر غم سے خلاصی عطا فرماتا ہے اور ایسی جگہ سے روزی عطا فرماتا ہے کہ اس کو گمان بھی نہیں ہوتا۔ ایک حدیث پاک میں آتا ہے کہ انسان گناہ گار تو ہوتا ہے مگر بہترین گناہگار وہ ہے جو توبہ کرتا رہے...... اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ وہ ہم سب کو عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

جنت میں روزہ داروں کے لئے خصوصی دروازہ:

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَابًا يُّقَالُ لَهُ الرَّيَانُ يَدْخُلُ مِنْهُ الصَّآئِمُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَايَدْخُلُ مِنْهُ اَحَدٌ غَيْرُهُمْ يُقَالُ اَيْنَ الصَّآئِمُوْنَ فَيَقُوْمُوْنَ لَايَدْخُلُ مِنْهُ اَحَدٌ غَيْرُهُمْ فَاذَا خَلُوْا اُغْلِقَ فَلَمْ يَدْخُلْ مِنْهُ اَحَدٌ (مسلم و بخاری)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے جسے ''باب الریان'' کہا جاتا ہے قیامت کے دن اس دروازہ سے روزہ داروں کے علاوہ کوئی اور داخل نہیں ہو سکے گا۔ اس دن پکارا جائے گا کہاں ہیں روزہ دار؟ روزہ دار اس بلاوے پہ چل پڑیں گے (اور پھر اس دروازے ''باب الریان'' سے جنت میں داخل ہوں گے) ان کے علاوہ کوئی اور اس دروازہ سے داخل نہیں ہو سکے گا۔ جب وہ اس دروازہ سے جنت میں پہنچ جائیں گے تو دروازہ بند کر دیا جائے گا اور اس میں کوئی اور داخل نہ ہو سکے گا۔

رمضان میں عمرہ کا ثواب حج کے برابر:

حضرت عطا رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا

کہ رسول اللہ ﷺ نے انصار کی ایک عورت (ام سنان) سے فرمایا کہ تم ہمارے ساتھ حج پر کیوں نہیں چلتی؟

عورت نے عرض کیا:

لَمْ يَكُنْ لَنَا اِلَّا نَاضِحَانِ فَحَجَّ اَبُوْ وَلَدِهَا وَابْنُهَا عَلٰى نَاضِحٍ وَ تَرَكَ لَنَانَا ضِحًا نَنْضَحُ عَلَيْهِ

ہمارے پاس صرف دو اونٹ تھے ایک پر میرا شوہر اور بیٹا دونوں حج کے لیے گئے ہیں اب ایک اونٹ گھر میں ہے جس پر ہم پانی وغیرہ لاتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

فَاِذَا جَاءَ رَمَضَانُ فَاعْتَمِرِیْ فَاِنَّ عُمْرَةً فِيْهِ تَعْدِلُ حَجَّةً

اچھا جب رمضان آئے تو عمرہ کر لینا اس کا ثواب بھی حج کے برابر ہے۔ (رواہ مسلم)

قیامت کے دن روزہ دار کا شمار صدیقین اور شہداء کے ساتھ:

حضرت عمر بن مرّہ جہنی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ اگر میں اس بات کی گواہی دوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور آپ اللہ کے رسول ہیں، پانچوں نمازیں پڑھوں، زکوٰۃ ادا کروں۔

وَ صُمْتُ رَمَضَانَ وَ قُمْتُهٗ

اور رمضان المبارک کے روزے رکھوں اور قیامِ رمضان کروں

فَمِمَّنْ اَنَا ؟

تو میرا شمار کن لوگوں میں سے ہوگا؟

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مِنَ الصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ

صدیقین اور شہداء میں سے۔ (الترغیب والترہیب)

Marfat.com

روزہ دار کے منہ کی بو کستوری سے بھی زیادہ معطّر ہے:

وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ لَخَلُوْفُ فَمِ الصَّآئِمِ اَطْیَبُ عِنْدَ اللّٰہِ مِنْ رِیْحِ الْمِسْكِ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے کہ روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک کستوری کی خوشبو سے پاکیزہ ہے۔ (رواہ مسلم و بخاری)

روزے داروں کے دہن کی بو ہے خالق کو پسند
مشک و عنبر کیا ہے پیشِ نگہتِ ماہِ صیام

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لِلصَّآئِمِ فَرْحَتَانِ فَرْحَةٌ عِنْدَ فِطْرِہٖ وَ فَرْحَةٌ عِنْدَ لِقَآءِ رَبِّہٖ (مشکوۃ المصابیح)

روزہ دار کے لئے دو خوشیاں ہیں ایک خوشی افطار کے وقت اور دوسری خوشی اپنے رب سے ملاقات کے وقت۔

گناہوں کا کفارہ:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ جس شخص نے ماہِ رمضان کا روزہ رکھا، اس کی حدّوں کو پہچانا اور حفاظت کی اس چیز کی کہ لائق ہے اس کے لیے حفاظت کرنی (یعنی حالتِ روزہ میں جن باتوں سے بچنا چاہیے ان سے بچا تو یہ ماہِ رمضان کا روزہ) اس کے پہلے گناہوں کا کفارہ ہو جائے گا۔ (مسند احمد)

روزے کا حق ادا کرنے والا گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے:

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے رمضان کے روزے تم پر فرض کیے ہیں اور میں نے

Marfat.com

تمہارے لیے اس (کی راتوں کا) قیام سنت قرار دیا ہے۔ پس جو کوئی ایمان کی حالت میں ثواب کی نیّت سے ماہِ رمضان کا روزہ رکھتا ہے اور اس کی راتوں میں قیام کرتا ہے تو

خَرَجَ مِنْ ذُنُوْبِهٖ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ

وہ گناہوں سے نکل جاتا ہے اس دن کی طرح جس دن اس کی ماں نے اسے جنا۔

(مسند احمد)

یعنی جس طرح پیدائش کے دن ہر شخص گناہوں سے پاک پیدا کیا جاتا ہے ایسے ہی ماہِ رمضان کا روزہ ایمان و احتساب کے ساتھ رکھنے والا اور راتوں کو قیام کرنے والا گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے۔

رمضان کی پہلی رات اور منادی کی پکار:

رسول مکرم نبی محتشم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ جب رمضان کی پہلی رات آتی ہے:

صُفِّدَتِ الشَّيٰطِيْنُ وَمَرَدَةُ الْجِنِّ وَ غُلِّقَتْ اَبْوَابُ النَّارِ

تو شیاطین اور سرکش جنّات قید کر دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں۔

فَلَمْ يُفْتَحْ مِنْهَا بَابٌ

اور ان میں سے کوئی دروازہ کھولا نہیں جاتا

وَفُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ فَلَمْ يُغْلَقْ مِنْهَا بَابٌ

اور جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور ان میں سے کوئی دروازہ بند نہیں کیا جاتا۔

وَيُنَادِيْ مُنَادٍ يَا بَاغِيَ الْخَيْرِ اَقْبِلْ

اے بھلائی کے چاہنے والے نیکی کی طرف آ

بارگاہِ خداوندی میں سر بسجود ہو جا، یادِ الٰہی میں آنسو بہا، رو رو کر اپنے گناہوں کی

Marfat.com

معافی مانگ، دل میں خوفِ خدا اور محبتِ مصطفیٰ ﷺ کی شمع فروزاں کر۔

وَ یَا بَاغِیَ الشَّرِّ اَقْصِرْ (مشکوٰۃ، ترمذی و ابن ماجہ)

اور اے بُرائی کے چاہنے والے بُرائی سے رُک جا، اے نافرمانیٔ خدا میں زندگی بسر کرنے والے رک جا، اے جھوٹ بولنے والے، اے غیبت کرنے والے، اے مسکینوں پر ظلم و ستم کرنے والے، اے مکاری اور عیّاری کا لبادہ اوڑھ کر دوسروں کو پریشان کرنے والے، اے امانت میں خیانت کرنے والے، اے ملاوٹ کرنے والے، اے والدین کی نافرمانی کرنے والے رک جا۔ ساری رات یوں ہی منادی ہوتی رہتی ہے۔

روزہ قیامت کے دن روزہ دار کی سفارش کرے گا:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: روزہ اور قرآن قیامت کے دن بندے کے لیے سفارش کریں گے۔

روزہ کہے گا:

اَیْ رَبِّ مَنَعْتُہُ الطَّعَامَ وَالشَّھْوَۃَ فَشَفِّعْنِیْ فِیْہِ

اے میرے رب میں نے اس بندے کو کھانے پینے اور اپنی خواہشات (پوری کرنے) سے روکے رکھا۔ لہٰذا اس کے بارے میں میری سفارش قبول فرما۔

اور قرآن کہے گا:

مَنَعْتُہُ النَّوْمَ بِاللَّیْلِ فَشَفِّعْنِیْ فِیْہِ

اے میرے رب میں نے اس بندے کو رات (قیام کے لیے) سونے سے روکے رکھا۔ لہٰذا اس کے بارے میں میری سفارش قبول فرما۔ (مشکوٰۃ شریف)

شفاعت حق سے روزہ خود کرے گا روزہ داروں کی
واہ! کیا صائم پہ رب کا انعام آیا

Marfat.com

ماہِ رمضان کی خاطر جنت کا بناؤ سنگھار:

حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ماہِ رمضان کے استقبال کی خاطر پورا سال جنت کو سجایا جاتا ہے اور جب رمضان کا پہلا دن آتا ہے تو عرش کے نیچے جنت کے درختوں کے پتوں سے ہوا چلتی ہوئی جب حورعین پر پہنچتی ہے تو وہ کہتی ہیں کہ:

یَا رَبِّ اجْعَلْ لَنَا مِنْ عِبَادِكَ اَزْوَاجًا تَقِرُّ بِهِمْ اَعْيُنُنَا وَ تَقِرُّ اَعْيُنُهُمْ بِنَا

اے رب! اپنے خاص (عبادت گزار) بندوں میں سے ہمارے خاوندوں کو مقرر فرما۔ جن سے ہم آرام وسکون حاصل کریں اور وہ ہمارے ساتھ کیف وسرور میں رہیں۔

روزہ اور امت مسلمہ کی پانچ امتیازی خصوصیات:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کو رمضان شریف کے بارے میں پانچ ایسی خصوصیات دی گئی ہیں جو ان سے پہلے کسی امت کو نہیں دی گئیں۔

۱۔ روزے دار کے منہ کی خوشبو مشک وغیرہ سے زیادہ خوشبودار:

خَلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِّيْحِ الْمِسْكِ

روزہ دار کے منہ کی بو (جو حالتِ روزہ میں خالی پیٹ رہنے کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے) اللہ تعالیٰ کے نزدیک کستوری سے زیادہ پاکیزہ ہے۔

۲۔ مچھلیوں کا دعائے مغفرت کرنا:

وَتَسْتَغْفِرُ لَهُمُ الْحِيْتَانُ حَتّٰى يُفْطِرُوْا

روزہ داروں کے لیے دریا کی مچھلیاں (خشکی کی مخلوقات بدرجہ اولیٰ شامل ہیں) مغفرت کی دعا کرتی ہیں۔ یہاں تک کہ وہ روزہ افطار کرلیں۔

۳۔ ہر روز جنت کا سجایا جانا:

Marfat.com

وَ يُزَيِّنُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ كُلَّ يَوْمٍ جَنَّتَهٗ ثُمَّ يَقُوْلُ يُوْشِكُ عِبَادِيَ الصَّالِحُوْنَ اَنْ يُّلْقُوْا عَنْهُمُ الْمَؤُنَةَ وَ يَصِيْرُوْا اِلَيْكَ

اور اللہ تعالیٰ ہر روز ان کے لیے جنت کو آراستہ فرماتا ہے پھر ارشاد فرماتا ہے کہ قریب ہے کہ میرے بندے (دنیا کی) مشقّتیں اپنے اوپر سے پھینک کر تیری طرف آئیں۔

۴۔ سرکش شیاطین کا قید کیا جانا:

وَتُصَفَّدُ فِيْهِ مَرَدَةُ الشَّيَاطِيْنِ فَلَا يَخْلُصُوْا فِيْهِ اِلٰى مَا كَانُوْا يَخْلُصُوْنَ اِلَيْهِ فِيْ غَيْرِهٖ

اس ماہِ مقدس میں سرکش سیاطین قید کر دیئے جاتے ہیں۔ وہ جن بُرائیوں کی طرف اس مبارک ماہ کے علاوہ پہنچ سکتے ہیں اس میں نہیں پہنچ پاتے۔

۵۔ گناہوں کی بخشش:

وَيُغْفَرُلَهُمْ فِيْ اٰخِرِ لَيْلَةٍ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَهِيَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ قَالَ لَا وَلٰكِنَّ الْعَامِلَ اِنَّمَا يُوَفّٰى اَجْرَهٗ اِذَا قَضٰى عَمَلَهٗ

(اور رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ) رمضان کی آخری رات میں روزے داروں کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی۔ یا رسول اللہ ﷺ کیا وہ رات شبِ قدر ہے۔ فرمایا نہیں (بلکہ دستور یہ ہے) کہ مزدور جب کام ختم کرتا ہے تو اسے مزدوری دی جاتی ہے۔ (الترغیب)

مغفرت ڈھونڈ رہی ہے گناہگاروں کو

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص رمضان کا روزہ ایمان کے ساتھ ثواب کی نیّت سے رکھے گا تو

غُفِرَلَهٗ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ

Marfat.com

اللہ تعالیٰ اس کے پہلے گناہوں کو معاف فرما دے گا۔

روزہ اور قبولیت دعا:

رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ رمضان المبارک کے ہر دن اور ہر رات اللہ تعالیٰ کے ہاں سے جہنم کے قیدی آزاد کیے جاتے ہیں۔

وَاِنَّ لِکُلِّ مُسْلِمٍ فِیْ کُلِّ یَوْمٍ وَلَیْلَۃٍ دَعْوَۃً مُسْتَجَابَۃً

اور مسلمان کی ہر دن اور ہر رات میں ایک دعا ضرور قبول کی جاتی ہے۔

ایک اور حدیث پاک جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ثَلٰثَۃٌ لَا تُرَدُّ دَعْوَتُھُمْ

تین آدمیوں کی دعا رد نہیں ہوتی۔

۱۔ اَلصَّائِمُ حَتّٰی یُفْطِرَ — ایک روزہ دار کی افطار کے وقت

۲۔ وَالْاِمَامُ الْعَادِلُ — دوسرے عادل بادشاہ کی

۳۔ وَدَعْوَۃُ الْمَظْلُوْمِ یَرْفَعُھَا اللّٰہُ فَوْقَ الْغَمَامِ وَ یُفْتَحُ لَھَا اَبْوَابُ السَّمَاءِ وَ یَقُوْلُ الرَّبُّ وَعِزَّتِیْ لَاَنْصُرَنَّکَ وَلَوْ بَعْدَ حِیْنٍ

اور تیسرے مظلوم کی جس کو اللہ تعالیٰ بادلوں سے اوپر اٹھا لیتے ہیں اور آسمان کے دروازے اس کے لیے کھول دیئے جاتے ہیں اور ارشاد ہوتا ہے کہ میں تیری مدد ضرور کروں گا گو (کسی مصلحت سے) کچھ دیر ہو جائے۔ (الترغیب)

دعاء کی قبولیت کے بارے میں وضاحت:

بہت ساری روایات سے ماہِ رمضان میں کی ہوئی دعا کا خصوصیت سے قبول ہونا معلوم ہوتا ہے۔ لیکن بعض لوگ کسی غرض سے دعا کرتے ہیں۔ مگر وہ کام نہیں ہوتا تو اس سے یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ ہماری دعا قبول نہیں ہوئی بلکہ دعا کے قبول ہونے کے معنی سمجھنے چاہئیں۔

Marfat.com

رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب مسلمان دعا کرتا ہے۔ بشرطیکہ کسی بُرے کام کی دعا نہ کرے تو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے تین چیزوں میں سے ایک چیز ضرور ملتی ہے۔ یا خود وہی چیز ملتی ہے جس کی دعا کی ہو یا اس کے بدلے میں کوئی بُرائی یا مصیبت اس سے ہٹا دی جاتی ہے یا آخرت میں اسی قدر ثواب اس کے حصہ میں رکھ دیا جاتا ہے۔

ایک اور حدیث مبارکہ ہے رسول اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ بندہ کو بلا کر ارشاد فرمائیں گے کہ اے میرے بندے میں نے تجھے دعا کرنے کا حکم دیا تھا اور اس کے قبول کرنے کا وعدہ کیا تھا۔ کیا تو نے مجھ سے دعا مانگی تھی وہ عرض کرے گا۔ جی باری تعالیٰ دعا مانگی تھی تو باری تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے کہ تو نے کوئی دعا ایسی نہیں مانگی جس کو میں نے قبول نہ کیا ہو۔ تو نے فلاں دعا مانگی تھی کہ فلاں تکلیف ہٹا دی جائے میں ۔نے اس کو دنیا میں پورا کر دیا تھا اور تو نے فلاں پریشانی کے دور ہونے کے لئے دعا مانگی تھی مگر اس کا اثر تجھے کچھ معلوم نہیں ہوا۔ میں نے اس کے بدلے فلاں اجر وثواب تیرے لیے مقرر کیا۔

حضور اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ دنیا میں کی ہوئی ہر دعا بندے کو یاد کرائی جائے گی اور اس دعا کے دنیا میں پورا ہونے یا آخرت میں اس کے اجر وثواب کے ملنے کے بارے میں بتایا جائے گا۔ اس اجر وثواب کی کثرت کو دیکھ کر وہ بندہ تمنا کرے گا کہ کاش دنیا میں میری کوئی بھی دعا پوری نہ ہوئی ہوتی اور آج مجھے یہ عظیم اجر وثواب ملتا۔

دعا کی قبولیت میں تاخیر کا ایک سبب:

رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جب کوئی بندہ مومن دعا کرتا ہے تو جبرائیل علیہ السلام عرض کرتے ہیں اے اللہ! تیرا بندہ تجھ سے کچھ مانگتا ہے حکم ہوتا ہے۔ ٹھہرو ابھی نہ دو تا کہ پھر مانگے کہ مجھے اس

Marfat.com

کی آواز پسند ہے اور جب کوئی کافر یا فاسق دعا کرتا ہے تو اللہ رب العزت ارشاد فرماتا ہے۔اس کا کام جلدی کر دو تاکہ پھر نہ مانگے کہ مجھے اس کی آواز مکروہ (یعنی ناپسند) ہے۔ (بیہقی)

حکایت:

اعلیٰحضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے والد گرامی حضرت مولانا نقی علی خان رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب احسن الوعاء میں حقایت نقل فرماتے ہیں کہ حضرت سیّدنا یحییٰ بن سعید رضی اللہ عنہ کو خواب میں اللہ تعالیٰ کا دیدار نصیب ہوا۔آپ نے عرض کیا یا الٰہی میں اکثر دعا کرتا ہوں لیکن تو قبول نہیں فرماتا۔

حکم ہوا اے یحییٰ مجھے تیری آواز بڑی پسند ہے اس لیے تیری دعا کی قبولیت میں تاخیر کرتا ہوں۔ (احسن الوعاء)

کرم بالائے کرم:

ایک مرتبہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کی اے اللہ تو نے جو عظمت وشان مجھے عطا فرمائی ہے میرے علاوہ تو کسی کو نہیں دی کیونکہ مجھے تیرے ساتھ ہمکلامی کا شرف حاصل ہے۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے موسیٰ بے شک یہ درست ہے لیکن سب سے آخر میں میرا محبوب آئے گا اور اس کی امّت کی شان یہ ہوگی کہ:

وَ اَنَا اَكُوْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِمْ مِّنْكَ

میں تجھ سے بھی زیادہ ان کے قریب ہوں گا۔

موسیٰ علیہ السلام عرض کرتے ہیں یا اللہ وہ کیسے فرمایا اے پیارے کلیم میں تجھ سے کلام کرتا ہوں تو میرے اور تیرے درمیان ستّر ہزار پردے حائل ہوتے ہیں پس جب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت روزہ رکھے گی، سارا دن وہ بھوک اور پیاس سے کاٹیں گے اور ان کے رنگ پیلے پڑ جائیں گے۔مگر جب افطار کا وقت ہوگا۔

اَرْفَعُ تِلْكَ الْحُجُبَ وَقْتَ الْاِفْطَارِ

Marfat.com

تو میں افطاری کے وقت ان تمام پردوں کو اٹھا لوں گا۔ (دُرۃ الناصحین)

روزہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابن آدم کے ہر عمل کا صلہ (دس گنا سے سات سو گنا تک) ہے۔ مگر روزہ خاص میرے لیے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا۔ (بخاری و مشکوٰۃ شریف)

فَاِنَّہٗ لِیْ وَ اَنَا اَجْزِیْ بِہٖ کا مفہوم:

علامہ ابن عینیہ رحمۃ اللہ علیہ فَاِنَّہٗ لِیْ وَ اَنَا اَجْزِیْ بِہٖ (روزہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا) کا مفہوم بیان فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن ایک روزہ دار بارگاہ احکم الحاکمین میں حاضر ہوگا اس نے لوگوں کے حقوق ادا کرنے ہوں گے۔ لوگ آئیں گے اپنا حق طلب کریں گے تو لوگوں کو اس کی عبادت سے حق دیا جائے گا۔ کوئی نماز لے جائے گا کوئی حج، کوئی عمرہ، کوئی صدقہ وخیرات۔ یہاں تک کہ اس کے پاس فقط روزہ رہ جائے گا مگر وہ لوگ جن کے حقوق اس کے ذمے ابھی باقی ہوں گے ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا کہ اس روزے دار کی تمام عبادات اس کے کھاتے سے حق داروں کے حقوق پورے کرنے کے لیے دے دی گئی ہیں مگر روزہ کسی کو نہ دیا جائے کیونکہ یہ صرف میرے لیے ہے اور وہ لوگ جن کے حقوق ادا کرنے ابھی اس روزے دار کے ذمے باقی ہوں گے اللہ تعالیٰ ان کے حقوق اپنی عنایت اور کرم سے پورے فرما دے گا اور اس روزہ دار کو روزہ کے بدلے جنت عطا کرے گا۔

محنت کم اجرت زیادہ سبحان اللہ
کیا یہ فضل خدا ہوا ہے یہ سب احسان محمد صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

روزہ کا اجر، دیدارِ مالک شجر وحجر:

رسول اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ:
روزے کی جزا میری ملاقات ہے۔
اَنْظُرُ اِلَیْہِ وَ یَنْظُرُ اِلَیَّ
کہ میں روزے دار کو دیکھتا ہوں اور وہ مجھے دیکھے گا
وَ یُکَلِّمُنِیْ وَ اُکَلِّمُہٗ بلَا رَسُوْل
اور روزے دار مجھ سے کلام کرے گا اور میں اس سے کلام کروں گا بغیر کسی قاصد کے۔

(درۃ الناصحین)

جس کو خود اللہ مل جائے اسے اور کیا چاہیے
جانتے ہیں صائم کیا ہے قیمتِ ماہِ صیام

رحمت کی برسات:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب رمضان کی پہلی رات ہو تو آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور رمضان کی آخری رات تک کوئی دروازہ بند نہیں کیا جاتا اور جو کوئی بندہ ماہِ رمضان کی رات خشوع وخضوع کے ساتھ نماز پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ ہر سجدے کے بدلے اس کے لیے پندرہ سو نیکیاں لکھ دیتا ہے اور اس کے لیے جنت میں سرخ یاقوت سے گھر بنایا جاتا ہے۔

اُس کے ساٹھ دروازے ہیں اور ہر دروازے کے ساتھ ایک سونے کا محل ہے جسے سرخ یاقوت سے آراستہ کیا گیا ہے۔

فَاِذَا صِیَامَ اَوَّلَ یَوْمٍ مِنْ رَمَضَانَ غُفِرَلَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ اِلٰی مِثْلِ ذٰلِکَ الْیَوْمِ مِنْ شَھْرِ رَمَضَانَ

پس جب بندہ مومن ماہِ رمضان کا پہلا روزہ رکھتا ہے تو اس کے سابقہ گناہ معاف

Marfat.com

کردیئے جاتے ہیں اوراس کی مثل رمضان کے ہر دن کا ثواب دیا جاتا ہے۔

وَ اَسْتَغْفَرَلَهٗ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ مِنْ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ اِلٰى اَنْ تَوَارٰى بِالْحِجَابِ

اوراس کے لیے ہر دن ستّر (۷۰) ہزار فرشتے صبح کی نماز سے سورج غروب ہونے تک استغفار کرتے ہیں۔

وَكَانَ لَهٗ بِكُلِّ سَجْدَةٍ يَسْجُدُهَا فِىْ شَهْرِ رَمَضَانَ بِلَيْلٍ اَوْنَهَارٍ شَجَرَةٌ يَسِيْرُ الرَّاكِبُ فِىْ ظِلِّهَا خَمْسَ مِائَةِ عَامٍ

اوراس آدمی کے لیے ہر اس سجدے کے بدلے جو وہ ماہ رمضان کے دنوں میں یا راتوں میں کرتا ہے ایک درخت لگا دیا جاتا ہے جس کے سائے میں چلنے والے سوار کی مسافت پانچ سو سال کی راہ ہے۔ (الترغیب والترہیب)

روزہ رکھنے والا جنتی ہے:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے راویت ہے کہ ایک اعرابی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا۔ مجھے ایسا عمل بتائیے جس کے کرنے سے میں جنت میں داخل ہو جاؤں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی عبادت کر، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کر، فرض نماز قائم کر، زکوۃ ادا کر۔

وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ اور رمضان المبارک کے روزے رکھ

اس نے کہا اللہ کی قسم میں اس سے زیادہ کچھ نہیں کروں گا۔ (یعنی ایسا ہی کروں گا۔) جب وہ آدمی واپس ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى رَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى هٰذَا

جس کسی نے جنتی آدمی دیکھنا ہو وہ اسے دیکھ لے۔ (بخاری شریف)

Marfat.com

کرم آج بالائے بام آ گیا ہے:

حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان المبارک کی آمد پر ارشاد فرمایا کہ رمضان کا مہینہ آ گیا ہے جو بڑی برکت والا ہے۔ اللہ رب العزت اس میں تمہاری طرف متوجہ ہوتے ہیں اور اپنی رحمت خاصہ نازل فرماتے ہیں، خطاؤں کو معاف فرماتے ہیں، دعا کو قبول کرتے ہیں۔

يَنْظُرُ اللّٰهُ تَعَالٰى اِلٰى تَنَافُسِكُمْ فِيْهِ وَ يُبَاهِيْ بِكُمْ مَلَائِكَتَهٗ فَارُوا اللّٰهَ مِنْ اَنْفُسِكُمْ خَيْرًا فَاِنَّ الشَّقِيَّ مَنْ حُرِمَ فِيْهِ رَحْمَةَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ

تمہارے تنافس[1] کو دیکھتے ہیں اور ملائکہ سے فخر کرتے ہیں پس اللہ کو اپنی نیکی دکھلاؤ۔ بدنصیب ہے وہ شخص جو اس مہینہ میں بھی اللہ کی رحمت سے محروم رہ جائے۔

(الترغیب والترہیب)

پل پل جُود وکرم کی بارشیں:

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ جب بندہ مومن ماہِ رمضان میں سحری کے لیے بیدار ہوتا ہے تو ایک فرشتہ اس سے کہتا ہے کہ اٹھ خدا تجھ پر رحم کرے۔ پس جب وہ اٹھ کھڑا ہوتا ہے تو اس کا بستر اسکے لیے دعا کرتا ہے اے اللہ اس کو جنت کے مبارک بستر عطا فرما، جب وہ کپڑے پہنتا ہے تو وہ اس کے لیے دعا کرتے ہیں اے اللہ اس کو جنت کے جوڑے عطا فرما، جب وہ جوتا پہنتا ہے تو وہ جوتے اس کے لیے دعا کرتے ہیں اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْ قَدَمَاهُ عَلَى الصِّرَاطِ اے اللہ پل صراط پر اسے ثابت قدم رکھنا۔

جب وہ کھانے پینے کے لیے برتن لیتا ہے تو وہ برتن اس کے لیے دعا کرتا ہے اے اللہ اسے جنت کے آبخورے عطا فرما، جب وضو کرتا ہے تو پانی اس کے لیے دعا کرتا ہے:

---

[1] تنافس جذبہ مسابقت کو کہتے ہیں یعنی کسی دوسرے کی حرص میں بڑھ چڑھ کر کام کرنا۔

Marfat.com

اے اللہ اس بندے کو گناہوں سے پاک کر دے اور جس وقت وہ کعبہ شریف کی طرف منہ کر کے نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو بیت اللہ اس کے لیے دعا کرتا ہے:

اَللّٰھُمَّ وَسِّعْ قَبْرَہٗ وَنَوِّرْ حَضْرَتَہٗ وَزِدْ رَحْمَتَہٗ

اے اللہ اس کی قبر کو وسیع کر دے اور اس کی قبر کو منور کر دے اور اپنی رحمت اس پر زیادہ کر دے۔

ربِّ لم یزل ارشاد فرماتا ہے:

بندۂ مومن کے لیے کی ہوئی ان تمام دعاؤں کو ہم نے قبول کر لیا ہے۔ (درۃ الناصحین)

مبارک خواب:

حضرت داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ رمضان شریف کی پہلی رات نیند نے مجھ پر غلبہ کیا۔ پس میں نے جنت کو دیکھا کہ گویا...... ایک ایسی نہر ہے جو کہ موتی اور یاقوت سے بنی ہے۔ میں اس کے قریب بیٹھا ہوا ہوں، میں نے جنت کی حوروں کو دیکھا کہ سورج کی طرح ان کے چہرے چمک رہے تھے۔

میں نے پڑھا:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰه

تو انہوں نے بھی یہ ذکر کیا اور کہنے لگیں:

ہم رمضان شریف میں حمد کرنے والوں، اور رکوع کرنے والوں کے لیے ہیں۔

(درۃ الناصحین)

ماہِ رمضان کی تعظیم بخشش کا سبب:

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب رمضان المبارک کا چاند نکلتا ہے تو اللہ رب العزت حضرت جبرئیل علیہ السلام کو فرماتا ہے کہ حورانِ بہشت کو زینت کا حکم دو اور اعلان کر دو کہ

اے آسمان والو اور اے زمین والو خبردار ہو جاؤ یہ رمضان المبارک کا مہینہ ہے جو

Marfat.com

شخص بھی اس کی تعظیم کرے گا، بخشا جائے گا۔ (انیس الواعظین)

حکایت:

ایک شخص جس کا نام محمد تھا، پورا سال وہ نماز نہ پڑھتا لیکن جب ماہ رمضان آتا تو وہ پاک صاف کپڑے پہنتا، تسبیح وتہلیل اور ذکرواذکار میں مشغول ہو جاتا اور خشوع وخضوع کے ساتھ پانچوں وقت کی نماز ادا کرتا نیز گزری ہوئی قضاء نمازیں بھی پڑھتا۔

لوگوں نے اس سے پوچھا تو ایسا کیوں کرتا ہے؟

اس نے کہا یہ مہینہ رحمت و برکت اور مغفرت کا ہے شاید اللہ تعالیٰ مجھے میرے اسی عمل کے صدقے بخش دے۔

جب اس کا انتقال ہو گیا تو کسی نے اسے خواب میں دیکھا تو پوچھا:

مَافَعَلَ اللّٰهُ بِكَ کہ اللہ نے تیرے ساتھ کیا معاملہ کیا ہے؟

اس نے کہا کہ اللہ رب العزت نے مجھے رمضان شریف کی تعظیم کی وجہ سے بخش دیا ہے۔ (درۃ الناصحین)

روزہ دار کو پانی پلانے والا گناہوں سے بَری:

علامہ عبدالرحمٰن صفوری رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب انیس الواعظین میں لکھتے ہیں کہ:

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو کوئی ماہِ رمضان میں روزے دار کو پانی پلائے گا (حالتِ روزہ کے علاوہ) تو وہ گناہوں سے اس طرح پاک وصاف ہو جائے گا کہ جیسے ابھی ماہ کے پیٹ سے پیدا ہوا ہو۔

صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ حکم گھر پر ہے یا سفر میں یا اس جگہ جہاں پانی نہ ملتا ہو تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ حکم عام ہے اگرچہ کوئی فرات کے کنارے پر بھی پانی پلا دے۔ (انیس الواعظین)

مسلمانوں پہ ہے تکریم لازم روزہ داروں کی
پسند اللہ کو صائم کا اپنے احترام آیا

آگ سے نجات:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
مَنْ صَامَ يَوْمًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بَعَّدَ اللّٰهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا
جو شخص اللہ کی راہ میں ایک دن کا روزہ رکھے گا اللہ ربّ العزت اسے آگ سے ستّر (۷۰) سال تک دور رکھے گا۔ (مرات، شرح مشکوٰۃ)

غیر مسلم اور احترام رمضان:

شہر بصرہ میں ایک مجوسی (آتش پرست) رہتا تھا ایک مرتبہ رمضان شریف میں اس نے اپنے بیٹے کو دیکھا کہ وہ مسلمانوں کے بازار میں سرِ عام کھانا کھا رہا ہے۔ یہ دیکھ کر باپ نے اس لڑکے کے منہ پر طمانچہ مارا اور سخت ناراض ہوا اور کہا کہ تجھے رمضان المبارک کے مہینہ میں مسلمانوں کے بازار میں کھاتے ہوئے شرم نہیں آتی لڑکا کہنے لگا ابا جی آپ بھی تو اس مہینے میں روزانہ کھانا کھاتے ہیں۔

باپ کہنے لگا یقیناً میں کھاتا ہوں مگر گھر میں بیٹھ کر کھاتا ہوں۔ لوگوں کے سامنے نہیں کھاتا تاکہ مسلمانوں کے روزے کی بے حرمتی نہ ہو۔ کچھ عرصہ کے بعد اس شخص کا انتقال ہو گیا کسی نیک آدمی نے اسے خواب میں دیکھا کہ وہ جنت میں ٹہل رہا ہے پوچھا۔ تُو تو مجوسی تھا جنت میں کیسے آ گیا؟ تو وہ کہنے لگا واقعی میں مجوسی تھا مگر جب موت کا وقت قریب آیا تو اللہ رب العزت احترامِ رمضان کی برکت سے ایمان کی دولت سے سرفراز فرمایا اور میں مسلمان ہو کر مرا اور ماہِ رمضان کے احترام کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے مجھے جنت عطا کی۔ (نزہۃ المجالس)

Marfat.com

ایک دلچسپ حکایت:

مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ روزہ کی مناسبت سے ایک دلچسپ حکایت نقل فرماتے ہیں: ذوق طبع کے لیے پیشِ خدمت ہے۔

ایک مرتبہ یہودی، عیسائی اور ایک مسلمان اکٹھے سفر کر رہے تھے، راستے میں ایک گاؤں میں انہوں نے قیام کیا رمضان المبارک کا مہینہ تھا۔ ایک شخص افطاری کے وقت ان کے لیے ایک بڑے تھال میں حلوہ لے کر آیا اور انہیں پیش کیا۔ مسلمان نماز میں مصروف تھا۔ یہودی اور عیسائی دونوں نے مشورہ کیا کہ یہ ہمارا ساتھی مسلمان روزے سے تھا اگر حلوہ اس وقت کھایا گیا تو یہ زیادہ کھا جائے گا۔ ہمارے حصہ میں کم آئے گا۔ لہٰذا کسی طریقے سے حلوہ کھانے کا پروگرام صبح رکھیں تا کہ یہ روزے سے ہو اور سارا حلوہ ہم کھالیں۔

چنانچہ وہ یہودی اور عیسائی اپنے مسلمان ساتھی سے کہنے لگے بھئی ہم بدہضمی میں مبتلا ہیں اس وقت ہم حلوہ نہیں کھا سکتے ہمارا خیال ہے حلوہ محفوظ رکھیں اور صبح مل کر کھائیں۔ مسلمان نے کہا نہیں بھئی حلوہ تازہ تازہ ہی کھانا بہتر ہے۔ انہوں نے کہا ہم سمجھ گئے تیری نیّت یہ ہے کہ تُو روزے سے تھا اور تجھے بھوک بھی زیادہ ہے۔ اس لیے چاہتا ہے کہ میں اکیلا ہی سارا حلوہ کھا جاؤں۔

ہم تو ایسا کبھی نہیں ہونے دیں گے یہودی اور عیسائی کہنے لگے اچھا حلوہ کو اس وقت محفوظ رکھتے ہیں۔ صبح اٹھیں گے تو اس رات ہم تینوں نے جو خواب دیکھا ہوگا وہ ایک دوسرے کو سنائیں گے جس کا خواب سب سے اچھا ہوگا سارا حلوہ اسے دے دیا جائے گا۔

مسلمان نے تجویز منظور کر لی اور حلوہ ایک جگہ رکھ کر تینوں سو گئے۔

سحری کا وقت ہوا حسب معمول مسلمان سحری کے لیے اٹھا اور اطمینان سے سارا حلوہ کھایا اور پھر سو گیا۔

Marfat.com

صبح تینوں بیدار ہوئے اور اپنا اپنا خواب سنانے لگے پہلے یہودی بولا کہنے لگا میرا خواب سنو۔

رات کو خواب میں میرے پیغمبر حضرت موسیٰ علیہ السلام تشریف لائے انہوں نے مجھے جگایا اور فرمایا اٹھ میرے ساتھ کوہِ طور پر چل چنانچہ میں اپنے پیغمبر کے ساتھ کوہِ طور پر چلا گیا اور وہاں عجیب وغریب نظارے دیکھے۔

عیسائی کہنے لگا اب میری باری ہے میرا خواب سنو:

رات کو خواب میں میرے پیغمبر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تشریف لائے اور فرمایا اٹھ میرے ساتھ آسمان پر چل۔ چنانچہ رات میں اپنے پیغمبر کے ساتھ آسمانوں کی سیر کرتا رہا۔ یہ عیسائی، یہودی سے کہنے لگا تم تو کوہِ طور پر ہی تھے جو زمین پر ہے اور میں آسمان پر تھا لہٰذا میرا خواب تجھ سے اعلیٰ ہے۔

اب مسلمان کی باری آئی وہ کہنے لگا۔ غور سے سنیئے:

سحری کا وقت ہوا تو میرے پیغمبر رسول اکرم ﷺ تشریف لائے۔ مجھے جگا کر فرمانے لگے اٹھ دیکھ ایک تیرا ساتھی کوہِ طور پر اور دوسرا آسمان پر چلا گیا ہے تو اب اکیلا رہ گیا ہے۔ سحری کا وقت جا رہا ہے۔ اٹھو اور جلدی سے حلوہ کھا لو۔ لہٰذا میں اپنے پیغمبر کا حکم مانتے ہوئے سارا حلوہ کھا گیا۔

یہ سن کر عیسائی اور یہودی بڑے پریشان ہوئے اور کہنے لگے تُو نے ہمیں کیوں نہیں بلایا؟

مسلمان نے کہا آوازیں تو میں نے بڑی دیں مگر ایک کوہِ طور کے نظارے دیکھ رہا تھا اور دوسرا آسمانوں کی سیر کر رہا تھا بھلا اتنی دور آواز کیسے جاتی۔

آخر ان دونوں نے کہا بھائی خواب تو تمہارا ہی اچھا ہے۔ (حکایت مثنوی)

Marfat.com

روزہ میں کوتاہی کرنے والوں کا بیان

روزہ رکھنے کی صورت میں اہل ایمان جہاں بے شمار انعام واکرام کے مستحق قرار پائے ہیں۔ وہاں جان بوجھ کر روزہ چھوڑنے یا روزے میں سُستی کرنے کی صورت میں انہیں دردناک عذاب کی وعید بھی سنائی گئی ہے۔

مسلمانو! ہلاکت سے بچو!

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا منبر لاؤ ہم منبر لے آئے۔

جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر کے پہلے درجہ پر قدم مبارک رکھا تو فرمایا آمین۔ جب دوسرے درجہ پر قدم مبارک رکھا تو فرمایا آمین۔ پھر جب تیسرے درجہ پر قدم مبارک رکھا تو پھر فرمایا آمین۔

جب آپ خطبہ سے فارغ ہوکر نیچے اترے تو ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آج ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے (منبر پر چڑھتے ہوئے) ایسی بات سنی جو پہلے کبھی نہیں سنی تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اِنَّ جِبْرِیْلَ عَلَیْهِ السَّلَامُ عَرَضَ لِیْ فَقَالَ بَعُدَ مَنْ اَدْرَكَ رَمَضَانَ فَلَمْ یُغْفَرْ لَهٗ قُلْتُ اٰمِیْنَ

بے شک اس وقت جبریل علیہ السلام میرے پاس آئے تھے (جب میں نے منبر کے پہلے درجہ پر قدم رکھا تو) انہوں نے کہا ہلاک ہو وہ شخص جس نے ماہ رمضان کو پایا اور پھر بھی اس کی مغفرت نہ ہوئی میں نے کہا امین۔

فَلَمَّا رَقِیْتُ الثَّانِیَةَ قَالَ بَعُدَ مَنْ ذُکِرْتَ عِنْدَهٗ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیْكَ قُلْتُ اٰمِیْنَ

پھر میں دوسرے درجہ پر چڑھا تو جبریل امین علیہ السلام نے کہا ہلاک ہو وہ شخص جس

Marfat.com

کے سامنے آپ ﷺ کا ذکر ہو اور وہ آپ ﷺ پر درود نہ بھیجے۔ میں نے کہا آمین

فَلَمَّا رَقِيْتُ الثَّالِثَةَ قَالَ بَعُدَ مَنْ اَدْرَكَ اَبَوَيْهِ الْكِبَرَ اَوْ اِحْدُهُمَا فَلَمْ يُدْخِلَاهُ الْجَنَّةَ فَقُلْتُ اٰمِيْنَ۔

جب میں تیسرے درجہ پر چڑھا تو انہوں نے کہا ہلاک ہو وہ شخص جس کے سامنے اس کے والدین یا ان میں سے کوئی ایک بڑھاپے کو پہنچے (اور وہ ان کی خدمت کر کے) جنت حاصل نہ کر سکے۔ میں نے کہا آمین (الترغیب والترھیب)

مذکورہ حدیث پاک میں حضرت جبرئیل علیہ السلام نے تین بد دعائیں دیں اور رسول اکرم ﷺ نے تینوں پر آمین فرمائی۔

اوّل تو جبرئیل علیہ السلام جیسے مقرب فرشتے کی بد دعا ہی کیا کم تھی اور پھر نبی اکرم ﷺ نے ہر دعا پر امین فرما کر اس کی اہمیت کو ظاہر کر دیا۔

اللہ ہی اپنے فضل و کرم سے ہمیں ان تینوں چیزوں سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

روزہ کا انکار کرنے والا دائرہ اسلام سے خارج ہے:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اسلام کی رسی اور دین کے ستون (زکوۃ اور حج کے علاوہ) تین چیزیں ہیں انہیں پر اسلام کی بنیاد ہے۔

مَنْ تَرَكَ مِنْهُنَّ وَاحِدَةً فَهُوَ بِهَا كَافِرٌ وَ حَلَالُ الدَّمِ

جس شخص نے ان تینوں میں کسی ایک چیز کو بھی چھوڑ دیا وہ کافر ہو گیا۔ اور اس کی جان کی حفاظت مسلمانوں پر نہیں رہی (وہ تین چیزیں یہ ہیں)

۱۔ گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔

۲۔ فرض نمازیں (۳) اور رمضان المبارک کے روزے (الترغیب والترھیب)

تارکِ روزہ عدوِ مصطفیٰ ﷺ ہے۔

Marfat.com

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جو شخص تین چیزوں کی حفاظت کرتا ہے۔

فَهُوَ وَلِيٌّ حَقًّا پس وہ میرا پکا دوست ہے۔

اور جو شخص ان تین چیزوں کو ضائع کرے

فَهُوَ عَدُوِّیْ حَقًّا پس وہ میرا پکا دشمن ہے۔

(وہ تین چیزیں یہ ہیں)

(۱) نماز، (۲) روزہ (۳) جنابت (طبرانی)

تارِک روزہ پر فرشتوں کا رونا:

اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ پیدا کیا جس کا آدھا جسم ظلمت اور آدھا نور سے بنا ہے ایک فرشتہ پیدا کیا جس کا آدھا جسم برق اور آدھا آگ سے بنا ہے اور ایک فرشتہ پیدا کیا جس کا آدھا جسم ہوا اور آدھا مٹی سے بنا ہے۔ یہ سب فرشتے امّت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے گناہ گاروں (روزہ چھوڑنے والوں) پر روتے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ ان کو منع فرماتا ہے کہ تم تو روتے ہو اور وہ فلاں فلاں گناہ کرتے ہیں۔

وہ عرض کرتے ہیں مولیٰ کریم تو نے ان کے لیے رمضان المبارک فرض نہیں کیا؟ (یعنی ماہ رمضان کے روزے رکھ کر وہ مغفرت اور تیرا قرب حاصل کر سکتے ہیں)

تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے تم نے سچ کہا ہے بے شک ماہ رمضان میں ہر روز پانچ مرتبہ ان پر میری رحمت نازل ہوتی ہے۔ (نزھت المجالس)

روزوں کی نیت کا بیان:

نیت دل کے ارادے کا نام ہے۔ جب کوئی شخص کسی کام کا ارادہ کر لیتا ہے تو گویا اس نے اس کی نیت کر لی پھر اس کی عربی یا اردو عبارت بنا کر زبان سے اس کا ادا کرنا ضروری نہیں۔

بخاری شریف کی پہلی حدیث مبارک ہے:

Marfat.com

عَنْ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّاب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ وَاِنَّمَا لِکُلِّ امْرِیٍٔ مَانَوٰی

(رواہ البخاری)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے ہر شخص کو اس کی نیت کے مطابق بدلہ ملے گا۔

روزہ کی نیت کا وقت:

روزہ کی نیت سورج ڈھلنے یعنی غروب آفتاب سے لے کر دوسرے دن صبح نصف النہار تک ہے۔ نصف النہار سے مراد زوال کا وقت شروع ہونے سے ٹھیک ایک گھنٹہ پہلے تک ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی شخص لیٹ اٹھا یا سحری کے وقت روزے کی نیت نہیں کر سکا تو اب اگر اس نے زوال سے ایک گھنٹہ پہلے تک اس روزے کے منافی کوئی کام نہ کیا ہو تو وہ روزے کی نیت کر سکتا ہے۔

روزہ کی نیت کی دعا:

اوپر ہم ذکر کر چکے ہیں کہ نیت فقط دل کے ارادے کا نام ہے زباں سے کہنا شرط نہیں۔

ہاں اگر زبان سے بھی کہہ دیں تو بہتر ہے تا کہ زبان و دل میں موافقت رہے۔

ہمارے ہاں جو دعا بہت زیادہ مشہور ہے وہ یہ ہے۔

وَبِصَوْمِ غَدٍ نَّوَیْتُ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانْ۔

ترجمہ: مَیں نے رمضان المبارک کے کل کے روزے کی نیت کی۔

ایک بہت بڑی غلط فہمی کا ازالہ:

ہمارے ہاں اکثر لوگ اس وقت روزے کی نیت کے الفاظ کہتے ہیں جب صبح سحری کا وقت ختم ہو جاتا ہے اور سائرن وغیرہ بج جاتے ہیں۔ اس وقت ہاتھ اٹھا کر ان الفاظ کے ساتھ نیت کر رہے ہوتے ہیں۔

Marfat.com

وَبِصَوْمِ غَدٍ نَّوَیْتُ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانْ۔

حالانکہ اس دعا کا ترجمہ آپ دیکھ چکے ہیں کہ یہ آج کے روزے کی نیت کے الفاظ نہیں ہیں بلکہ کل کے روزے کی نیت ہے اور روزہ آپ آج رکھ رہے ہیں۔

یہ بات آپ یاد رکھیں کہ ان الفاظ کے ساتھ آپ کا نیت کرنا اس وقت درست ہے جب آپ نے رات کے وقت نیت کی ہو اور مسائلِ رمضان میں رات سے مراد غروب آفتاب یعنی نمازِ مغرب سے لے کر صبح سحری کا وقت ختم ہونے تک ہے۔ اس کے بعد دن شروع ہو جاتا ہے۔

ہم نے کئی لوگوں کو دیکھا ہے جو کسی وجہ سے سحری کا وقت ختم ہونے سے پہلے نیت نہیں کر سکتے وہ آٹھ نو بجے نیت کر رہے ہوتے ہیں وَبِصَوْمِ غَدٍ نَّوَیْتُ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانْ۔ (میں نے رمضان المبارک کے کل کے روزے کی نیت کی)

اس مسئلے میں بہت زیادہ احتیاط کی ضرورت ہے۔

سفیر اسلام مولانا الشاہ احمد نورانیؒ کے والد محترم مبلغ اسلام مولانا شاہ عبد العلیم صدیقیؒ نے اپنی کتاب ''احکام رمضان المبارک'' میں (روزہ رکھنے کی) دن اور رات کی علیحدہ علیحدہ دعاؤں کا ذکر کیا ہے۔

رات میں نیّت کرے تو یوں کہے:

نَوَیْتُ اَنْ اَصُوْمَ غَدًا لِلّٰهِ تَعَالٰی مِنْ فَرْضِ رَمَضَانَ هٰذَا۔

یعنی میں نے نیت کی اللہ تعالیٰ کے لئے کہ اس رمضان کا فرض روزہ کل کو رکھوں گا۔

دن میں نیت کرے تو یوں کہے:

نَوَیْتُ اَنْ اَصُوْمَ هٰذَا الْیَوْمَ لِلّٰهِ تَعَالٰی فَرْضَ رَمَضَانَ

میں نے نیت کی اللہ تعالیٰ کے لیے کہ آج رمضان کا فرض رکھوں گا۔

مسئلہ: اگر رات میں روزے کی نیت کی۔ پھر پکا ارادہ کرلیا۔ کہ روزہ نہیں رکھوں گا وہ نیت جاتی رہی پھر اگر دوبارہ نئی نیت نہ کی اور دن بھر بھوکا، پیاسا اور روزے دار کی طرح رہا تو روزہ نہیں ہوگا۔

Marfat.com

مسئلہ: جب روزہ کی نیت کر لی تو اب سحری کا وقت ختم ہونے کے بعد اس کو توڑ نہیں سکتے۔ اگر بلا عذر شرعی کچھ کھایا پیا تو قضا و کفارہ دونوں لازم ہوں گے۔

مسئلہ: روزہ رکھنے کے بعد صرف اتنی نیت کر لینے سے کہ ''میں روزہ توڑتا ہوں'' روزہ فاسد نہیں ہوتا۔ اسی طرح کھانے پینے کی نیت کر لینے سے یا جماع و مباشرت کی نیت کر لینے سے بھی روزہ نہیں ٹوٹتا جب تک کہ یہ کام کر نہ لیے جائیں۔

سحری کا بیان:

رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:

تَسَحَّرُوْا فَاِنَّ فِی السُّحُوْرِ بَرَکَۃٌ (متفق علیہ)

سحری کھاؤ کیونکہ سحری کھانے میں برکت ہے۔

اہل اسلام اور اہل کتاب کے روزوں میں فرق:

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

فَصْلُ مَا بَیْنَ صِیَامِنَا وَ صِیَامِ اَھْلِ الْکِتٰبِ اَکْلَۃُ السَّحَرِ۔

ہمارے اور اہل کتاب کے روزوں میں فرق سحری کے چند لقمے ہیں۔

(مسلم و مشکوٰۃ شریف)

اہلِ کتاب (یہود و نصاریٰ) غروبِ آفتاب کے بعد روزہ افطار کرتے تھے اور اس کے بعد پوری رات کچھ نہ کھاتے تھے۔ پھر غروبِ آفتاب کے بعد دوسرے دن روزہ افطار کرتے تھے۔

لیکن ہماری شریعت مطہرہ میں سحری مقرر کی گئی۔ اہل کتاب اور مسلمانوں کے روزوں میں یہی فرق ہے۔

سحری کی فضیلت:

ماہ رمضان کا چاند نظر آتے ہی بندہ مومن کے کھانے پینے اور سونے جاگنے کے

Marfat.com

اوقات بدل جاتے ہیں۔ وقتِ سحر جو گہری نیند کا وقت ہوتا ہے بندہ خدا اس وقت اٹھ کر، آرام وراحت کی تمام لذتوں کو چھوڑ کر اپنے رب کو راضی کر رہا ہوتا ہے۔

جہاں ربِّ لم یزل بندہ مومن کی اس محبت اور مشقّت کو دیکھ کر اس پر نزول رحمت فرماتے ہیں۔ وہاں رسول اکرم ﷺ نے بھی سحری جیسے مبارک کھانے کی فضیلت بیان فرمائی ہے۔

رحمت کا نزول:

رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى الْمُسَحِّرِيْنَ (الترغیب والترھیب)

کہ بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے سحَری کھانے والوں پر رحمت نازل فرماتے ہیں۔

مبارک کھانا:

رسول اکرم ﷺ جب کسی صحابی رضی اللہ عنہ کو اپنے ساتھ سحری کے کھانے کے لیے بلاتے تو ارشاد فرماتے آ ؤ برکت کا کھانا کھالو۔ (کتب عامہ)

برکت ہی برکت:

حضرت سیّدنا عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ رمضان المبارک میں رسول اکرم ﷺ نے مجھے اپنے ساتھ سحری کے لیے بلایا اور فرمایا آ ؤ مبارک ناشتہ کے لیے۔ (نسائی شریف)

تاکید نبوی ﷺ:

حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ میں حضور ﷺ کی خدمت میں ایسے وقت حاضر ہوا کہ آپ ﷺ سحری خورد ونوش فرما رہے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ سحری برکت کی چیز ہے جو اللہ تعالیٰ نے تم کو عطا فرمائی

Marfat.com

ہے۔اس کو مت چھوڑ نا۔ (نسائی شریف)

سحری کا وقت:

ارشاد خداوندی ہے:

ترجمہ: کھاؤ اور پیئو یہاں تک کہ ظاہر ہو جائے تمہارے لیے۔

سفیدی کا ڈورا سیاہی کے ڈورے سے پو پھٹ کر، (الآیۃ البقرۃ ۱۸۷)

رسول اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے مذکورہ آیت کے حوالے سے ارشاد فرمایا کہ سفیدی اور سیاہی کے ڈوروں سے مراد

سَوَادُ لَّیْل وَبَیَاضُ النَّھَار

رات کی تاریکی اور دن کی روشنی ہے۔

صبح کے وقت ایک روشنی بلندی سے پستی کی طرف ظاہر ہوتی ہے پھر کچھ دیر بعد غائب ہو جاتی ہے۔

اسے صبح کاذب کہا جاتا ہے اور یہ رات کے وقت میں شامل ہے۔ پھر تھوڑی دیر بعد ایک روشنی چاروں طرف سے رونما ہوتی ہے اسے صبح صادق کہا جاتا ہے۔

بس یہی روزے کے آغاز کا وقت ہے۔اس سے پہلے پہلے ہر صورت میں سحری کر لینی چاہیے۔

سحری میں تاخیر اخلاقِ نبوت میں سے ہے

حضرت ابودرداء رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ روایت کرتے ہیں کہ

رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا کہ:

مِنْ اَخْلَاقِ النَّبُوَّۃِ تَاخِیْرُ اسُّحُوْر

سحری میں دیر کرنا اخلاقِ نبوت میں سے ہے۔

(یعنی یہ انبیاء کرام علیہم السلام کا طریقہ ہے)

Marfat.com

افطاری کا بیان:

بندہ مومن صبح سے لے کر شام تک سارا دن بھوک و پیاس میں کاٹتا ہے، گزرنے والا ہر لمحہ ربِّ لم یزل کی یاد میں گزارتا ہے، اٹھنے والا ہر قدم شریعت مطھرہ کے مطابق رکھتا ہے، پورا دن نفس کو قابو میں رکھے ہوئے محنت و مشقّت کرتا ہے۔

تو افطاری کے وقت اسے مژدۂ جانفزا سنایا جاتا ہے، خوشخبری دی جاتی ہے، انعام و اکرام سے نوازا جاتا ہے۔ سبحان اللہ رسول اکرم، نبی محتشم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ

لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ فَرْحَةٌ عِنْدَ فِطْرِهٖ (بخاری، مسلم، و مشکوۃ شریف)

روزہ دار کے لیے دو خوشیاں ہیں۔

ایک خوشی افطاری کے وقت اور ایک خوشی اللہ کے دیدار کے وقت۔

روزہ کب افطار کیا جائے:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کہ رسول معظم، نبی محتشم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:

اِذَا اَقْبَلَ الَّيْلُ مِنْ هٰهُنَا وَاَدْبَرَا النَّهَارُ مِنْ هٰهُنَا وَغَرَبَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ اَفْطَرَ الصَّائِمُ (متفق علیہ)

جب رات آجائے، دن چلا جائے اور سورج غروب ہو جائے تو روزہ دار روزہ افطار کر لے۔

روزہ جلد افطار کرنے کی اہمیت و فضیلت:

اسلام کا غلبہ:

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ہمیشہ دین اسلام غالب رہے گا۔

مَا عَجَّلَ النَّاسُ ایفطرَ لِاَنَّ لیھُوْدَ وَالنَّصَارٰی یُؤخِرُوْنَ۔

یہاں تک کہ لوگ افطاری میں جلدی کرتے رہیں گے۔ کیونکہ یہودی اور نصرانی

Marfat.com

افطاری میں دیر کرتے ہیں۔ (ابوداؤد شریف)

بھلائی کی ضمانت:

حضرت سیّدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ہمیشہ لوگ بھلائی کے ساتھ رہیں گے جب تک افطار میں جلدی کریں گے۔

(بخاری شریف)

محبت خداوندی کا حصول:

سیّد المرسلین خاتم النبین احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ اللہ رب العزت اپنے بندوں میں سے اس بندہ سے سب سے زیادہ محبت رکھتا ہے۔ جو افطار میں جلدی کرتا ہے۔

بوقت افطار دعا کی قبولیت:

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

اِنَّ لِلصَّائِمِ عِنْدَ فِطْرِہٖ دَعْوَۃً مَا تُرَدُّ (سنن ابن ماجہ شریف)

بے شک افطار کے وقت روزہ دار کی دعا کو رد نہیں کیا جاتا۔ یعنی جو کچھ وہ مانگتا ہے اسے عطا کیا جاتا ہے۔

افطار میں جلدی کرنے سے مردا کیا ہے؟

پیچھے آپ نے احادیث پڑھیں جن میں نبی غیب داں آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے افطاری میں جلدی کرنے کی اہمیت وفضیلت بیان فرمائی ہے۔

یاد رہے کہ افطار میں اس جلدی سے مراد یہ نہیں کہ وقت سے پہلے ہی روزہ افطار کرلیا جائے بلکہ اس کا مفہوم یہ ہے کہ شریعتِ مطہرہ نے افطاری کا جو وقت مقرر کیا

Marfat.com

ہے اس مقررہ اور مجوزہ وقت کے پورا ہوتے ہی روزہ افطار کرلیا جائے، تاخیر نہ کی جائے اور اگر کسی نے قبل از وقت روزہ افطار کرلیا تو دن بھر کی محنت و مشقّت اور عبادت وریاضیت ضائع ہوجائے گی۔

وقت سے پہلے روزہ افطار کرنے والوں کا انجام آقائے نامراد، مدنی تاجدار ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ

ایک مرتبہ میں سویا ہوا تھا۔ خواب میں میرے پاس دو آدمی آئے اور مجھے بازوؤں سے پکڑ کر ایک پہاڑ کے پاس لے گئے۔ اور کہنے لگے۔ آپ اس پر چڑھیں۔ میں نے کہا کہ میں اس پہاڑ پر نہیں چڑھ سکتا۔ انہوں نے کہا ہم آپ کے لیے سہولت پیدا کر دیتے ہیں۔ چنانچہ میں نے پہاڑ پر چڑھنا شروع کیا۔ یہاں تک کہ میں پہاڑ کی چوٹی پر پہنچ گیا۔ جہاں میں نے شدید چیخ و پکار کی آوازیں سنیں رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں۔ میں نے پوچھا یہ آوازیں کیسی ہیں؟

انہوں نے بتایا کہ یہ جہنمیوں کی چیخ و پکار ہے۔

ثُمَّ انْطَلَقَ بِیْ فَاِذَا اَنَا بِقَوْمٍ مُعَلَّقِیْنَ بِعَرَا قِیْهِمْ مُشَقَّقَةٍ اَشْدَاقُهُمْ تَسِیْلُ اَشْدَاقُهُمْ دَمًا قَالَ قُلْتُ (مَنْ هٰؤُلَاءِ ؟) قَالَ الَّذِیْنَ یُفْطِرُوْنَ قَبْلَ تَحِلَّةِ صَوْمِهِمْ۔

پھر وہ میرے ساتھ آگے بڑھے جہاں میں نے کچھ لوگ الٹے لٹکے ہوئے دیکھے، جن کے منہ کو چیرا دیا گیا ہے، جس سے خون بہہ رہا ہے میں نے پوچھا "یہ کون لوگ ہیں" انہوں نے جواب دیا یہ وہ لوگ ہیں جو روزہ وقت سے پہلے افطار کرلیا کرتے تھے۔

(الترغیب والترھیب)

دوسروں کو روزہ افطار کرانے کی عظمت وفضیلت:

دوزخ سے نجات کا سببِ رسول مکرم، شفیع معظم ﷺ نے ارشاد فرمایا جس شخص نے روزہ دار کا روزہ افطار کرایا

Marfat.com

كَانَ لَهُ مَغْفِرَةً لِّذُنُوْبِهٖ وَ عِتْقَ رَقَبَتِهٖ مِنَ النَّار

تو اس کا یہ عمل اس کے گناہوں کی مغفرت اور دوزخ سے نجات کا ذریعہ بن جائے گا۔ (مشکوٰۃ شریف)

گناہوں کی مغفرت کا ذریعہ:

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جو کوئی روزہ دار کو (بوقت افطار) پانی پلائے گا تو اللہ تعالیٰ اسے گناہوں سے اس طرح پاک وصاف کر دے گا جسے ابھی اسے اس کی ماں نے جنم دیا ہو۔ (انیس الواعظین)

فرشتوں کا استغفار کرنا:

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ خاتم الانبیاء حبیب خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس نے اپنی حلال کمائی میں سے روزہ دار کی افطاری کے لیے خورد ونوش کا سامان مہیا کیا تو ربّ لم یزل کے مقربین فرشتے اس بندہ مومن کے لیے رمضان المبارک کا پورا مہینہ استغفار کرتے ہیں۔ (طبرانی)

روزہ افطار کرنے اور کرانے والا، یکساں ثواب کا مستحق:

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا كَانَ لَهُ مِثْلُ اَجْرِهٖ غَيْرَ اَنَّهُ لَا يَنْقُصُ مِنْ اَجْرِ الصَّائِمِ شَيْئًا۔

جس نے روزہ دار کا روزہ افطار کرایا اسے بھی اتنا ہی اجر ملے گا۔ جتنا اجر روزہ دار (جس کا روزہ افطار کرایا جائے) کے لیے ہوگا اور روزہ دار کے اجر میں سے کسی چیز (ثواب وغیرہ) کی کمی نہیں ہوگی۔ (ترمذی شریف)

Marfat.com

روزہ افطار کروانے والے کو دی جانے والی مخصوص دعا:

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کے ہاں روزہ افطار فرماتے تو روزہ افطار کرانے والے کو یہ دعا دیتے۔

اَفْطَرَ عِنْدَکُمُ الصَّائِمُوْنَ وَ اَکَلَ طَعَامُکُمُ الْاَبْرَارُ وَ تَنَزَّلَتْ عَلَیْکُمُ الْمَلَائِکَۃُ

روزہ دار تمہارے ہاں (ہمیشہ) روزہ افطار کرتے رہیں، نیک تمہارا کھانا کھاتے رہیں اور فرشتے تمہارے ہاں (رحمت لے کر) نازل ہوتے رہیں۔ (الترغیب والترھیب)

روزہ کس چیز سے افطار کیا جائے؟:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تازہ کھجوروں سے روزہ افطار فرماتے۔

فَاِنْ لَمْ تَکُنْ رُطَبَاتٌ فَتَلٰی تَمَرَاتٍ

اگر تازہ کھجوریں نہ ہوتیں تو خشک کھجوروں (چھوہاروں) سے روزہ افطار فرماتے

فَاِنْ لَمْ تَکُنْ حَسَا حَسَوَاتٍ مِنْ مَّاءٍ

اگر خشک کھجوریں بھی نہ ہوتیں تو چند گھونٹ پانی سے ہی روزہ افطار فرما لیتے۔

(الترمذی شریف)

نوٹ: سحری وافطاری کی دعائیں نیت کے بیان میں مذکور ہیں۔

وہ افراد جن کو روزہ مکمل طور پر معاف ہے:

اسلامی معاشرہ میں صرف چند ایک ایسے افراد ہیں۔ شریعت مطہرہ نے جن کو روزہ مکمل طور پر معاف کیا ہے۔

۱۔ ایسا شخص جو مخبوس العقل ہو دوسرے لفظوں میں جسے دیوانہ، مست ملنگ، مجنوں وغیرہ کہا جاتا ہے اور اس کے ہوش وحواس صحیح کام نہیں کر رہے ہوتے، اس پر روزہ فرض نہیں ہے۔ نہ اس کے ذمے ادا ہے اور نہ قضا۔

Marfat.com

مسائل رمضان

یاد رہے کہ روزہ سے متعلقہ مذکورہ تمام مسائل فقہ کی مشہور کتب فتاویٰ عالمگیری مترجم ،درمختار مترجم اور بہارشریعت سے اخذ کئے گئے ہیں۔

مسئلہ: اگر ایسا شخص ماہ رمضان المبارک کے کچھ دن ٹھیک رہا اور کچھ دنوں میں پاگل، تو جن دنوں میں تندرست رہا ان دنوں کے روزوں کی قضا بحالیٔ صحت کے بعد ضروری ہے۔اور جن دنوں میں پاگل رہا ان دنوں کے روزے معاف ہیں۔

مسئلہ: پاگل اگر دن کے وقت زوال سے قبل ٹھیک ہو گیا اور اس نے روزہ کی نیت کر لی تو اس کی طرف سے روزہ ہو جائے گا بشرطیکہ اس نے پہلے کچھ کھایا پیا نہ ہو۔ تندرست ہونے کے بعد یہی روزہ اس نے رکھ کر توڑ دیا تو اس پر صرف قضا لازم ہوگی کفارہ وغیرہ نہیں۔ جو شخص رمضان المبارک کا پورا مہینہ پاگل رہا تو اس پر نہ قضا لازم ہوگی نہ کفارہ اور نہ فدیہ۔

۲۔ ایسا بوڑھا انسان جس کے لیے روزہ رکھنا ناممکن ہو شریعت مطہرہ نے اس پر روزہ معاف قرار دیا ہے۔اور اس روزے کے بدلے میں اس پر فدیہ لازم کیا ہے۔

مسئلہ: روزے کا فدیہ یہ ہے کہ صبح و شام ایک مسکین کو ہر روزے کے بدلے کھانا کھلایا جائے یا ہر روزے کے بدلے صدقہ فطر کی مقدار گندم یا نقدی مسکین کو دی جائے۔ایک روزے کا فدیہ نصف صاع یعنی سوا دو سیر گندم کے برابر ہے۔

مسئلہ: اگر بوڑھا شخص فدیہ دیتا رہا اور دوبارہ تندرست ہو کر اس قابل ہو گیا کہ وہ روزہ رکھ سکے تو یہ فدیہ نفل اور صدقہ ہو جائے گا اور ان روزوں کی قضا لازم ہو جائے گی۔

۳۔ بچے پر روزہ فرض نہیں ہے۔ جب تک کہ وہ بالغ نہ ہو جائے البتہ بچے کو تعلیم و تربیت کے لیے جب وہ اس قابل ہو جائے کہ روزہ رکھ سکے تو اسے روزہ رکھوایا جائے گا۔

مسئلہ: بچہ جب دس سال کا ہو جائے تو اسے مار کر روزہ رکھوایا جائے گا لیکن اس میں اتنا ضرور ہے کہ اس عمر میں بچے کے اندر روزہ رکھنے کی ہمت، طاقت اور صلاحیت ہو۔

مسئلہ: بچہ اگر روزہ رکھ کر توڑ دے تو اس پر قضا اور کفارہ کچھ بھی لازم نہیں ہے۔

۴۔ ایسا شخص جو کسی مستقل مرض میں مبتلا ہو اور اس مرض کی وجہ سے اس کے لیے روزہ رکھنا ناممکن ہو تو اس پر روزہ کی قضا نہیں بلکہ فدیہ لازم ہے۔

وہ صورتیں جن سے روزہ ٹوٹتا نہیں لیکن مکروہ ہو جاتا ہے:

کسی چیز کو اس طرح چکھنا یا چبانا کہ وہ حلق سے نیچے نہ اترے۔ جھوٹ بولنا، چغلی کرنا، غیبت کرنا، ناحق کسی کو ستانا، بے ہودہ گفتگو کرنا، لڑائی جھگڑا کرنا، کسی خلاف شرع کام میں مصروف ہونا، فضول باتیں کرنا، بہت سا تھوک منہ میں جمع کرنا، کلی اور ناک میں پانی ڈالنے میں مبالغہ کرنا (یعنی اس طرح کلی کرنا یا ناک میں پانی ڈالنا کہ پانی بہت آگے چلا جائے) ٹوتھ پیسٹ یا منجن استعمال کرنا مذکورہ ان تمام صورتوں میں روزہ ٹوٹتا نہیں لیکن مکروہ ہو جاتا ہے۔

وہ صورتیں جن میں روزہ چھوڑنے کی اجازت ہے:

شریعت مطہرہ نے ہر عاقل و بالغ مسلمان پر روزہ فرض قرار دیا ہے۔ لیکن چند ایک وجوہات ایسی ہیں جن کی بنا پر شریعت نے روزہ نہ رکھنے کی اجازت دی ہے۔ اور بعد میں قضا کا حکم ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ط

(الآية البقرة ١٨٥)

پس جو لوگ تم میں سے بیمار ہوں یا سفر میں ہوں پس دوسرے دنوں میں (روزے رکھ کر ان کی) گنتی پوری کر لیں۔

وہ چند وجوہات جن میں روزہ قضا کرنے کی اجازت دی گئی ہے ان کی تفصیل

حسب ذیل ہے۔

۱۔ مسافر کے لیے شریعت مطہرہ کا یہ حکم ہے کہ چاہے تو وہ روزہ رکھ لے اور چاہے تو چھوڑ دے لیکن رکھنے والا دوسرے روزہ داروں سے زیادہ ثواب کا مستحق ہوگا۔

کیونکہ اللہ تعالیٰ نے سفر کی حالت میں روزہ نہ رکھنے کی اجازت تو دی ہے مگر روزہ نہ رکھنے کو لازمی قرار نہیں دیا۔

بلکہ ارشاد فرمایا: "وَاَنْ تَصُوْمُوْ خَيْرٌ لَّكُمْ"

کہ اگر تم روزہ رکھو تو یہ تمہارے لیے بہتر ہے۔

مسئلہ: تقریباً ساڑھے ستاون میل کے قریب سفر کرنے والا۔ شرعی طور پر مسافر ہوتا ہے۔

مسئلہ: سفر کی حالت میں روزہ مکمل طور پر معاف نہیں ہے بلکہ صرف تاخیر کی اجازت ہے اور یہ رمضان المبارک کے بعد رکھنا ضروری ہے نہ رکھنے والا گناہ گار رہوگا۔

مسئلہ: اگر کسی شخص نے روزہ رکھ کر سفر کیا اور پھر دوران سفر اس نے کسی تکلیف کے سبب روزہ توڑ دیا تو اس پر کفارہ لازم نہیں ہوگا بلکہ اسے صرف قضا دینا ہوگی۔

۲۔ جب کوئی شخص اس قدر بیمار ہو کہ روزہ رکھنے سے اسے اپنی جان جانے کا خوف ہو یا ڈر ہو کہ روزہ رکھنے سے اس کی بیماری بڑھ جائے گی یا مرض طول پکڑ لے گا تو اسے روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے۔ لیکن جتنے روزے حالتِ مرض میں چھوڑنے تھے۔ تندرست ہونے پر رکھنے ہوں گے۔

۳۔ جب کوئی شخص اس قدر ضعیف ہو کہ روزہ رکھنے سے اندیشہ ہو کہ وہ مزید کمزور ہو جائے گا۔ یا اس میں روزہ برداشت کرنے کی ہمت ہی نہیں تو وہ روزہ رکھنے کی بجائے ہر روزے کا فدیہ دے۔ (یعنی ہر روز ایک مسکین کو دو وقت کا کھانا کھلائے) پھر اگر ایسا شخص کسی بھی وقت صحت یاب ہو جائے، کمزوری جاتی رہے اور روزہ رکھنے کے قابل ہو جائے تو چھوٹے ہوئے روزے رکھنے کا پابند ہوگا۔

۴۔ ایسا بوڑھا انسان جو کسی عذر کی بناء پر گرمیوں میں روزہ نہ رکھ سکتا ہو لیکن سردیوں

Marfat.com

میں رکھ سکتا ہو تو اسے اس بات کی اجازت ہے کہ وہ گرمیوں میں روزے نہ رکھے اور سردیوں میں ان کی قضاء کر لے۔

۵۔ حاملہ عورت کو جب یہ خطرہ ہو کہ روزہ رکھنے سے اس کی یا اس کے (پیٹ میں موجود) بچے کی حالت بگڑ جائے گی۔ (یعنی جان یا بیماری کا خطرہ ہو) تو وہ روزہ نہ رکھے۔ لیکن رمضان کے بعد سال بھر میں جب بھی ممکن ہو چھوڑے ہوئے روزے قضا کے طور پر رکھنے ہوں گے۔

۶۔ ایسی عورت جو بچے کی ماں ہو اور بچے کو اپنا دودھ پلاتی ہو اور اسے ڈر ہو کہ روزہ رکھنے سے وہ بچے کو دودھ نہ پلا سکے گی۔ جس سے بچے کی زندگی خطرے میں پڑ سکتی ہے تو اسے روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے۔ لیکن رمضان المبارک کے بعد چھوڑے ہوئے روزے قضا کے طور پہ رکھنے ہوں گے۔

حیض و نفاس والی عورت:

حالتِ حیض میں عورتیں نہ تو روزہ رکھیں اور نہ نمازیں ادا کریں۔ نمازیں تو اللہ کی طرف سے بالکل ہی معاف ہیں البتہ جتنے روزے رہ جائیں گے پاکیزگی کی حالت میں ان کی قضا دینا پڑے گی۔ اور یہی حکم ہے نفاس والی عورت کا کہ وہ بھی ایام نفاس میں نہ روزہ رکھے گی اور نہ نمازیں ادا کرے گی۔ پاک ہونے پر روزوں کی قضا کرے اور نمازوں کی نہ کرے نفاس کی مدت اکثر چالیس روز کی ہے اگر چالیس روز سے زیادہ عرصہ خون جاری رہے تو پھر وہ نفاس نہیں بلکہ استحاضہ ہے۔ استحاضہ میں نماز اور روزہ دونوں فرض ہیں۔

حضرت ابو الزناد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ مسنون اور شرعی احکام بسا اوقات رائے کے برعکس ہوتے ہیں لیکن مسلمانوں پر ان احکام کی پیروی کرنا لازم ہے۔ انہی احکام میں سے ایک یہ بھی ہے کہ حائضہ عورت روزوں کی قضا تو دے لیکن نماز کی قضا نہ دے۔ (بخاری شریف)

Marfat.com

وہ صورتیں جن میں روزہ رکھ کر توڑ لینے کی اجازت ہے:

۱۔ اگر روزے کے دوران کوئی ایسی بیماری لاحق ہو جائے کہ جس کی وجہ سے روزہ پورا کرنا مشکل ہو تو روزہ توڑنا جائز ہے اور بعد میں صرف قضا دینا پڑے گی۔

مسئلہ: روزہ توڑنے کے لئے کسی مستند مسلمان ڈاکٹر یا حکیم کا مشورہ لینا ضروری ہے۔

مسئلہ: اگر کسی معمولی مرض میں غیر مستند ڈاکٹر اور حکیم کے مشورے سے روزہ توڑ دیا تو قضا اور کفارہ لازم ہو جائے گا۔

۲۔ اگر روزے کی حالت میں بھوک اور پیاس اس قدر شدید ہو جائے کہ جان کو خطرہ لاحق ہو یا ہوش و ہواس گم ہو جانے کا اندیشہ ہو تو روزہ توڑ لینے کی اجازت ہے۔

۳۔ اگر کسی نے روزہ دار کو قتل کرنے یا جسم کا کوئی حصہ کاٹ دینے کی دھمکی دی اور روزہ دار بھی جانتا ہے کہ اگر اس کے کہنے پر روزہ نہ توڑا تو یہ اپنی بات پر عمل کر دے گا۔ تو ایسی صورت میں روزہ توڑ لینے کی اجازت ہے۔

یہ اس وجہ سے ہے کہ شریعت تو آسانی کا نام ہے اور روزہ کا نعم البدل تو قضا کی شکل میں موجود ہے اس لیے جان بچانے کی اجازت دی گئی ہے۔

وہ امور جن سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے:

یہاں ہم صرف وہ افعال ذکر کریں گے جن کے واقع ہونے سے روزہ فاسد ہو جاتا ہے اور اس روزہ کے بدلے میں صرف ایک روزہ رکھنا پڑتا ہے جسے قضا کہا جاتا ہے۔

۱۔ حالت روزہ میں کسی نے بھول کر کچھ کھایا یا پیا اور اس کے بعد یہ سمجھتے ہوئے کہ اب روزہ تو ٹوٹ ہی گیا ہے جان بوجھ کر کچھ کھا پی لیا تو اس صورت میں فقط قضا لازم ہوگی۔

۲۔ نیند کی حالت میں منہ کھلا ہوا تھا۔ بارش کا پانی حلق میں چلا گیا تو اس سے بھی روزہ ٹوٹ جائے گا اور صرف قضا لازم آئے گی۔

۳۔ پسینہ حلق میں چلا جائے تو روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ اسی طرح اگر آنسوؤں کے

Marfat.com

قطرے اتنے زیادہ ہوں کہ ان سے منہ کا ذائقہ بدل جائے تو ان کو نگلنے سے بھی روزہ ٹوٹ جائے گا اور قضا لازم ہوگی۔

۴۔ پیٹ کا ایسا زخم کہ اس میں دوا لگانے سے دوا معدہ تک پہنچ جائے تو اس سے روزہ ٹوٹ جائے گا اسی طرح سر کا ایسا زخم کہ اس میں دوا لگانے سے دماغ تک پہنچ جائے تو اس سے بھی روزہ ٹوٹ جائے گا۔

۵۔ اگر استنجاء کرتے ہوئے پانی حقنہ کے مقام تک پہنچ گیا تو روزہ فاسد ہو جائے گا اور قضا لازم آئے گی۔

۶۔ کان میں دوا اور تیل ڈالنے سے بھی روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

۷۔ جان بوجھ کر قے کرنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

جان بوجھ کر قے کرنے سے مراد یہ ہے کہ انگلی یا تنکہ وغیرہ مار کر گلے میں خراش کرنا یا کوئی اور ایسا طریقہ اختیار کرنا جس سے قے آجائے۔

خود بخود آنے والی قے چاہے کتنی ہی زیادہ کیوں نہ ہو اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

منہ بھر قے سے مراد یہ ہے کہ ایسی قے جس کو روکنا بہت مشکل ہو تھوڑی بہت قے قصداً آتی ہو یا بلا قصد اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

۸۔ کسی خوشبودار چیز کا دھواں جیسے اگربتی، عود لوبان، صندل وغیرہ کا دھواں جان بوجھ کر سونگھنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور قضا لازم آتی ہے۔

۹۔ عورت کو چھونے، بوسہ لینے، یا غیر سبیلین میں جماع کرنے سے اگر انزال ہو جائے تو اس سے روزہ ٹوٹ جائے گا اور قضا لازم ہوگی۔

۱۰۔ ایسا رنگین دھاگا یا کپڑا وغیرہ منہ میں ڈالا کہ اس کا رنگ تھوک لگنے سے اترتا ہے تو اب اگر یہ رنگ تھوک پر غالب ہو گیا تو اس تھوک کو نگلنے کی صورت میں روزہ ٹوٹ جائے گا اور قضا دینا لازم ہوگی۔

۱۱۔ کلی کرتے وقت بے احتیاطی سے پانی حلق میں چلا جائے تو اس سے روزہ فاسد

Marfat.com

ہو جاتا ہے۔ (اور صرف قضا لازم ہوتی ہے)

۱۲۔ اس گمان سے کھاتے پیتے رہنا کہ ابھی سحری کا وقت ہے لیکن حقیقت میں سحری کا وقت ختم ہو چکا تو روزہ نہیں ہوگا اور اس کے بدلے میں قضا لازم ہوگی۔

۱۳۔ وقت سے پہلے یہ سمجھ کر روزہ افطار کر لینا کہ سورج غروب ہو چکا ہے تو یہ روزہ نہیں ہوگا اور قضا دینا ہوگی۔

۱۴۔ مٹی، کنکر، پتھر، سرمہ، کوئلہ، کاغذ وغیرہ یا کوئی ایسی چیز کھالی جو عرف عام میں کھائی نہیں جاتی تو اس سے روزہ ٹوٹ جائے گا اور صرف قضا لازم آئے گی۔

مٹی کی کچھ اقسام ہیں جن کو بعض لوگ شوق سے کھاتے ہیں اگر ایسی مٹی کھائی تو قضا اور کفارہ دونوں لازم ہوں گے۔

۱۵۔ سوتے میں بے احتیاطی سے کوئی چیز منہ میں چلی گئی یا کسی نے ڈال دی تو اس سے بھی روزہ ٹوٹ جائے گا۔

وہ صورتیں جن میں روزہ نہیں ٹوٹتا:

۱۔ روزے کی حالت میں مسواک کرنے سے کوئی فرق نہیں پڑتا چاہے کوئی ایک مرتبہ کرے یا دس مرتبہ، روزہ باقی رہتا ہے۔

۲۔ حالت روزہ میں منجن کے استعمال سے روزہ نہیں ٹوٹتا لیکن اتنا ضرور ہے کہ اگر اس کے ذرات بے احتیاطی سے حلق سے نیچے چلے جائیں تو روزہ ٹوٹ جائے گا اس لیے بغیر کسی سخت مجبوری کے منجن استعمال کرنا سخت منع ہے۔

۳۔ روزہ میں ٹوتھ پیسٹ استعمال کرنا اس احتیاط کے ساتھ کہ اس کا ذائقہ اور جھاگ وغیرہ حلق سے نیچے نہ جائے تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ لیکن احتیاط اسی میں ہے کہ ٹوتھ پیسٹ استعمال کرنے سے پرہیز کیا جائے۔

۴۔ سالن وغیرہ بنانے والی عورت کے لیے سالن میں نمک مرچ کا ذائقہ چکھنا جائز ہے اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ لیکن اتنا یاد رکھنا چاہے کہ چکھنے سے مراد صرف زبان پر

اس کا ذائقہ محسوس کرنا ہے بصورت دیگر روزہ ٹوٹ جائے گا۔ یہ اجازت بھی ان عورتوں اور خان ساموں (نوکروں) کو ہے جن کے شوہر اور مالک حد سے زیادہ بد زبان ہوں یا زیادہ باز پرس (پوچھ گچھ) کا اندیشہ ہو۔ بصورت دیگر روزے کی حالت میں اس فعل سے بچنا چاہیے۔

۵۔ اگر سوتے ہوئے احتلام ہو جائے تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا کیونکہ اس میں انسان کا اپنا کوئی عمل دخل نہیں ہوتا۔

احتلام سے غسل فرض ہو جاتا ہے غسل کی وقت کلی کرتے ہوئے اور ناک میں پانی ڈالتے ہوئے اس بات کا خیال رکھیں کہ پانی بہت زیادہ آگے نہ چلا جائے۔ وگرنہ روزہ ٹوٹ جائے گا۔

٦۔ روزہ کی حالت میں نکسیر جاری ہونے سے روزہ پر کوئی فرق نہیں پڑتا۔

۷۔ کلی کرنے کے بعد منہ میں جو تری رہ جاتی ہے اس کے حلق سے نیچے اترنے کی وجہ سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

۸۔ حالت روزہ میں بھول کر کھانے پینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا چاہے کوئی ایک لقمہ کھائے یا پیٹ بھر کر۔ البتہ اتنا ضرور یاد رکھیں کہ روزہ یاد آتے ہی فوراً کھانے پینے سے علیحدہ ہو جانا ضروری ہے وگرنہ روزہ ٹوٹ جائے گا۔

۹۔ جسم سے جسم ملانے، بوسہ لینے، بغلگیر ہونے اور چھونے سے اگر انزال (منی) ہو جائے تو اس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ اور اگر صرف شہوانی خیالات یا سوچنے یا دیکھنے کی وجہ سے انزال ہو جائے تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ تاہم روزے میں یہ سارے کام مکروہ ہیں۔

۱۰۔ دانتوں میں پھنسی ہوئی چیز مثلاً روٹی، گوشت یا کوئی بھی ایسی چیز جو چنے کے دانے کے برابر ہے اس کے نگلنے سے روزہ ٹوٹ جائے گا اور اگر اس سے کم ہو تو اس کو نگلنے سے روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

Marfat.com

۱۱۔ روزہ کی حالت میں مسوڑوں سے خون نکل پڑے تو اس کی تھوڑی سی تفصیل ہے وہ یہ کہ اگر خون نکل کر حلق سے نیچے چلا جاتا ہے تو روزہ ٹوٹ جائے گا اور اس کی قضا دینا پڑے گی۔ لیکن اگر خون حلق سے نیچے نہیں جاتا اور اس کو باہر تھوک دیا جاتا ہے تو اس صورت میں روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

۱۲۔ حالتِ روزہ میں زہریلی چیز مثلاً سانپ، بچھو وغیرہ کے ڈنگ مارنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا چاہے ان کا زہر پورے جسم میں سرایت کر جائے۔

۱۳۔ آنکھوں میں سرمہ اور دوا ڈالنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا لیکن ایسا کرنے سے پرہیز کرنا چاہیے۔

۱۴۔ اپنا تھوک نگلنے سے بھی روزہ نہیں ٹوٹتا۔

۱۵۔ روزے کی حالت میں پچھنے لگوانے اور فصد کھلوانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

۱۶۔ حالت روزہ میں ماں بچے کو دودھ پلائے اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

۱۷۔ سر اور جسم پر کسی بھی قسم کا تیل لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

۱۸۔ بلغم اور زرد پانی کی قے چاہے کتنی ہی زیادہ کیوں نہ ہو اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

۱۹۔ حالت روزہ میں عورتوں کے لبوں پر سرخی لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ لیکن بہتر ہے کہ اس عمل سے پرہیز کیا جائے۔

۲۰۔ مٹی یا آٹے وغیرہ کے ذرات کا منہ میں چلا جانا اس سے بھی روزہ نہیں ٹوٹتا۔

روزہ توڑنے کا کفارہ:

بلا عذر یعنی جان بوجھ کر روزہ کھا پی کر یا جماع کر کے توڑ ڈالنے سے قضا کے ساتھ کفارہ ادا کرنا بھی واجب ہوتا ہے روزہ توڑنے کا کفارہ یہ ہے۔

۱۔ ایک غلام یا لونڈی آزاد کی جائے۔

۲۔ ساٹھ روزے کفارہ کے مسلسل رکھے جائیں ان کے درمیان وقفہ نہ کیا جائے۔

۳۔ ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلایا جائے۔

Marfat.com

وضاحت: دور حاضر میں پہلی چیز غلام آزاد کرنا تقریباً ناممکن ہے اس لیے ساٹھ روزے مسلسل رکھنا ہوں گے اگر بیماری، کمزوری یا کسی اور وجہ سے ساٹھ روزے رکھنا مشکل ہوں تو پھر ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا ہوگا۔ حدیث نبوی ﷺ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر تھے کہ ایک صحابی آئے اور عرض کرنے لگے:

''یارسول اللہ ﷺ میں ہلاک ہوگیا'' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''کیا بات ہے؟''

اس نے کہا ''میں روزے کی حالت میں بیوی سے صحبت کر بیٹھا ہوں'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''کیا تو ایک غلام آزاد کرسکتا ہے؟'' اس نے کہا ''نہیں!''

نبی اکرم ﷺ نے پھر دریافت فرمایا ''کیا دو ماہ کے مسلسل روزے رکھ سکتے ہو؟'' اس نے عرض کیا ''نہیں'' نبی اکرم ﷺ نے پھر فرمایا ''کیا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتے ہو؟'' اس نے عرض کیا ''نہیں'' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''اچھا بیٹھ جاؤ'' نبی اکرم ﷺ تھوڑی دیر رکے۔ ہم ابھی اس حالت میں بیٹھے تھے کہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں کھجور کا ایک ٹوکرا لایا گیا نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''مسئلہ پوچھنے والا کہاں ہے؟'' اس نے عرض کیا ''میں حاضر ہوں'' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا یہ کھجوریں لے جا اور صدقہ کردے۔'' اس نے عرض کیا' یارسول اللہ ﷺ کیا صدقہ اپنے سے زیادہ محتاج لوگوں کو دوں؟

واللہ! مدینہ کی ساری آبادی میں کوئی گھر میرے گھر سے زیادہ محتاج نہیں'' یہ سن کر حضور اکرم ﷺ بہت مسکرائے اور فرمایا ''اچھا جاؤ اپنے گھر والوں کو ہی کھلا دو''

(بخاری و مسلم)

وضاحت: آج بھی اگر کوئی شخص ایسی صورت حال سے دوچار ہو اور تینوں کاموں میں سے کسی ایک کی بھی قدرت نہ رکھتا ہو تو اسے حسب استطاعت صدقہ کر دینا چاہیے۔ لیکن جب تینوں کاموں میں سے کسی ایک کام کی بھی استطاعت حاصل ہو

جائے تو کفارہ ادا کرنا لازم ہوگا۔ (وَاللہ اعلم بالصواب)

مسئلہ: اگر کفارہ کے ساٹھ روزوں کے درمیان کسی بھی وجہ سے ایک روزہ توڑ دیا یا چھوڑ دیا تو پھر دوبارہ نئے سرے سے سارے روزے رکھنا ہوں گے چاہے وہ آخری روزہ ہی کیوں نہ ہو۔

مسئلہ: عورت کو اگر حیض و نفاس کی وجہ سے درمیان میں روزے چھوڑنا پڑتے ہیں تو اس کو اجازت ہے۔ سابقہ روزوں پر کوئی فرق نہیں پڑے گا۔

مسئلہ: جن ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلایا جائے ان سب کا بالغ ہونا ضروری ہے۔

مسئلہ: جن مساکین کو صبح کے وقت کھانا کھلایا جائے انہی کو شام کو بھی کھلانا ہوگا۔ دوسروں کو کھلانے سے کفارہ ادا نہیں ہوگا۔ بلکہ کھانا دوبارہ کھلانا پڑے گا۔

روزوں کی قضا کا بیان:

روزے رکھنا ہر مسلمان پر فرض ہے اگر کسی وجہ سے کوئی روزہ رہ جاتا ہے تو اس کی قضا لازم ہو جاتی ہے۔ قضا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ ماہِ رمضان کے بعد آئندہ رمضان تک کسی بھی دن قضا روزے کی ادائیگی کی نیت کر لیں اور روزہ رکھ لیں۔

مسئلہ: فرض روزوں کی قضا متفرق طور پر یا لگاتار دونوں طرح جائز ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ (قضا روزے رکھنے میں) الگ الگ روزے رکھے جائیں تو کوئی حرج نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

''دوسرے دنوں میں تعداد پوری کی جائے'' (بخاری)

حالت روزہ میں انجکشن کا مسئلہ:

حالت روزہ میں انجکشن کا مسئلہ دور جدید کے مسائل سے تعلق رکھتا ہے۔ سابقہ فقہائے کرام کی اس بارے میں کوئی تصریح نہیں ملتی اس کی وجہ یہ نہیں کہ ان کے پاس کوئی علم کی کمی تھی بلکہ وجہ یہ ہے کہ اس دور میں انجکشن کا کوئی تصور نہیں تھا۔ اب ہم نے دیکھا یہ ہے کہ آیا روزہ کی حالت میں انجکشن لگوانے سے صحت روزہ پر کوئی اثر

Marfat.com

پڑتا ہے یا نہیں۔

اس سلسلے میں سب سے پہلے یہ بات سمجھے کہ شریعت کا روزے کے متعلق جو بنیادی اصول ہے کہ روزہ نام ہے کھانے، پینے اور جماع سے رکنے کا۔ کھانے پینے سے روکنے کا مقصد انسان کو ایک مخصوص وقت میں بھوکا اور پیاسا رکھ کے اس کی قوت مدافعت اور صبر کا امتحان لینا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب ہم سابقہ فقہائے کرام کی تصریحات کو دیکھتے ہیں تو پتہ چلتا ہے کہ انہوں نے ہر اس ممکنہ چیز اور ممکنہ طریقے سے روکا ہے جس سے بھوک اور پیاس میں کمی یا خاتمہ یقینی ہو۔

دور جدید کے جملہ طبیب، حکیم اور ڈاکٹر اس بات پر متفق ہیں کہ غذا جو منہ کے راستے سے معدہ تک پہنچتی ہے وہ براہ راست ہمارے لیے طاقت اور قوت کا سامان نہیں بنتی بلکہ اسے چند مراحل سے گزرنا پڑتا ہے جس کی تفصیل کچھ اس طرح ہے کہ سب سے پہلے غذا معدہ میں جاتی ہے اور جب یہ غذا ہضم ہو جاتی ہے تو اس کے گلوکوز بن جاتے ہیں اور یہ گلوگوز مختلف مراحل سے گزر کر ہمارے خون میں شامل ہو جاتے ہیں۔ جس سے ہمارے جسم میں قوت اور توانائی آتی ہے۔

میڈیکل سے تعلق رکھنے مختلف تجزیہ نگاروں نے جب ہماری خوراک کا تجزیاتی مشاہدہ کیا تو وہ اس نتیجے پر پہنچے کہ مختلف شکلوں میں ہماری خوراک معدنیات جس میں فولاد، فاسفورس، کیلشیم، وغیرہ اور حیاتین پر مشتمل ہوتی ہے اور یہی وہ اشیاء ہیں جن پر ہماری قوت اور طاقت کا دارومدار ہے اور گردش خون میں ان کی شمولیت کی وجہ سے ہم چلنے پھرنے اور اٹھنے بیٹھنے کے قابل ہوتے ہیں۔

یہی وہ چیزیں ہیں جو مختلف مراحل سے گزر کر ہمارے خون میں شامل ہوتی ہیں اور دورِ جدید میں براہ راست انجیکشن کے ذریعے ان کو خون میں شامل کر دیا جاتا ہے۔ جو کہ فوری اثر رکھتی ہیں۔

اس لیے محتاط نظریہ یہ ہے کہ انجیکشن سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے چاہے طاقت کے لیے لگوایا جائے یا دوا کے طور پر لگوایا جائے۔ اگر حالتِ روزہ میں انجیکشن لگوا لیا تو

Marfat.com

اس روزے کے بعد میں قضا دینا ہوگی۔

اس پر کفارہ لازم نہیں ہوگا۔

حالت روزہ میں ڈرپ لگوانا:

جس طرح انجیکشن لگوانے سے جسم کو طاقت پہنچتی ہے اسی طرح ڈرپ لگوانے سے بھی جسم قوّت پکڑتا ہے اس لیے اس کے لگوانے سے بھی روزہ ٹوٹ جائے گا اور بعد میں قضا دینا ہوگی۔

شبِ قدر کا بیان

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ ۝ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا لَیْلَةُ الْقَدْرِ ۝ لَیْلَةُ الْقَدْرِ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ۝ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓىٕكَةُ وَالرُّوْحُ فِیْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ ۝ سَلٰمٌ هِیَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ۝ (سورہ القدر)

ترجمہ: بے شک ہم نے اس (قرآن) کو شب قدر میں اتارا اور تم کیا جانو کہ شب قدر کیا ہے؟ شبِ قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ فرشتے اور جبریل (علیہ السلام) اپنے رب کے حکم سے اس رات میں ہر کام کے لیے اترتے ہیں شب قدر سلامتی ہے طلوع فجر تک۔

سورة قدر کا شان نزول:

رسول اللہ ﷺ نے بنی اسرائیل کے ایک شخص کا ذکر کیا جو ہزار ماہ تک اللہ رب العزت کی راہ میں جہاد کرتا رہا، مسلمانوں کو یہ سن کر بڑا تعجب ہوا تو اللہ تعالیٰ نے یہ سورت نازل فرمائی۔ کہ لیلۃ القدر کی عبادت اس شخص کی ایک ہزار مہینے کی عبادت سے بہتر ہے۔ (تفسیر کبیر و تفسیر عزیزی)

Marfat.com

شبِ قدر کی وجہ تسمیہ:

شبِ قدر کی وجہ تسمیہ کے بارے میں مفسرینِ کرام اور علمائے حق نے جہاں اور بہت ساری وجوہات بیان فرمائی ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ:

لفظ ''قدر'' تقدیر کے معنی میں بھی آتا ہے۔

یعنی یہ وہ رات ہے جس میں اللہ تعالیٰ تقدیر کے فیصلے نافذ کرنے کے لیے فرشتوں کو مقرر فرماتا ہے اس بات کی تائید قرآن پاک سے بھی ہوتی ہے۔

ارشاد خداوندی ہے:

فِيهَا يُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ (الآیۃ الدخان ٥)

اس رات میں ہر معاملہ کا حکیمانہ فیصلہ صادر فرمایا جاتا ہے۔

یعنی اس رات تمام مخلوق کے لیے جو کچھ تقدیر ازلی میں لکھا ہے، ماہِ رمضان سے اگلے رمضان تک مخلوق کے ساتھ جو کچھ پیش آنے والا ہے وہ ان فرشتوں کے حوالے کر دیا جاتا ہے۔ جو رب احکم الحاکمین کی طرف سے نظام کائنات کے لیے مامور ہیں۔

ہر انسان کی عمر، موت و رزق اور بارش وغیرہ کی مقداریں مقررہ فرشتوں کے حوالے کر دی جاتی ہیں۔ یہاں تک کہ جس شخص کو اس سال حج نصیب ہوگا وہ بھی لکھ دیا جاتا ہے۔

حکمِ خداوندی سے نظامِ کائنات کو چلانے والے وہ چار فرشتے یہ ہیں۔

حضرت اسرافیل، حضرت میکائیل، حضرت عزرائیل اور حضرت جبرائیل علیہم السلام۔ (تفسیر ابن عباس رضی اللہ عنہما)

شب قدر کی تلاش:

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْوِتْرِ مِنَ الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ

(بخاری و ترمذی و سنن ابن ماجہ)

Marfat.com

شبِ قدر رمضان المبارک کے آخری عشرے (آخری دس دن) کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔

شبِ قدر کون سی رات ہے:

اگر چہ مفسرینِ کرام اور بزرگان دین کا شبِ قدر کے تعین میں اختلاف ہے۔ تاہم اکثریت کا قول یہی ہے کہ شبِ قدر رمضان المبارک کے عشرہ اخیرہ کی ستائیسویں (۲۷) شب ہے۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
میں قسم کھا کر کہتا ہوں
شب قدر ستائیسویں شب ہے (تفسیر روح المعانی)

حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلوی فرماتے ہیں کہ لیلۃ القدر رمضان المبارک کی ستائیسویں رات ہے۔

اس کے دو سبب بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

اوّل: یہ کہ لیلۃ القدر کا لفظ نو (۹) حروف پر مشتمل ہے۔ اور یہ کلمہ سورۃ قدر میں تین مرتبہ استعمال ہوا ہے۔ (دو مرتبہ ظاہراً اور ایک مرتبہ ضمیر ''ھی'' میں)

اور تین کو نو (۹) سے ضرب دیں تو ستائیس (۲۷) آتا ہے۔ جو اس بات کی عکاسی کرتا ہے کہ شب قدر ستائیسویں رات ہی ہے۔

دوسرا سبب یہ بیان فرماتے ہیں کہ اس سورۃ مبارکہ میں تیس (۳۰) الفاظ ہیں۔ ستائیسواں (۲۷) لفظ ''ھی'' ہے جو ایک ضمیر ہے اور لیلۃ القدر کی طرف لوٹ رہی ہے۔ گویا اللہ ربُّ العزت کی طرف سے اہل ایمان کے لیے اشارہ ہے کہ شب قدر ستائیسویں (۲۷) شب ہی ہے۔ (تفسیر عزیزی)

حضرت امام رازی رحمۃ اللہ علیہ بھی تفسیر کبیر میں ایک اسی طرح کا قول نقل فرماتے ہیں کہ:

Marfat.com

لَیْلَةُ الْقَدْرِ تِسْعَةَ حُرُوْفٌ وَ هُوَ مَذْكُوْرٌ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَتَكُوْنَ السَّابِعَةَ وَالْعِشْرِيْنَ۔ (تفسیر کبیر)

لیلۃ القدر کے نو حروف ہیں، اور اس (لیلۃ القدر) کا سورۃ قدر میں تین بار ذکر آیا ہے۔ پس مجموعہ ستائیس (۲۷) ہوگا۔

یعنی نو (۹) کو تین (۳) سے ضرب دیں تو جواب ستائیں ہوگا۔

پس معلوم ہوا کہ شبِ قدر ستائیسویں (۲۷) شب ہی ہے۔

شبِ قدر کی علامات:

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی روایت کے مطابق یہ مبارک رات روشن، چمکدار اور صاف وشفاف، نہ زیادہ گرم نہ زیادہ ٹھنڈی بلکہ معتدل ہوتی ہے۔

انوار و برکات کی وجہ سے چاند کھلا ہوا ہوتا ہے آسمان کی طرف منہ اٹھانے سے دل میں سرور اور آنکھوں میں نور پیدا ہوتا ہے۔ (درمنثور)

شبِ قدر کو مخفی رکھنے کا سبب:

یہ خیال پیدا ہوسکتا ہے کہ ربّ لم یزل نے اتنی بابرکت اور باعظمت رات کو پوشیدہ کیوں رکھا؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ اس قسم کی اہم باتوں کو اللہ تعالیٰ نے پوشیدہ ہی رکھا ہے۔ مثلاً اسم اعظم، جمعہ کے دن قبولیتِ دعا کا وقت اور صلوٰۃ وسطیٰ جیسی اہم چیزوں کو جس طرح پوشیدہ رکھا گیا۔ ایسے ہی شب قدر جیسی مقدس رات کو بھی پوشیدہ رکھا گیا۔

اگر یہ سمجھ لیا جائے کہ ہمیں یہ رات معلوم ہے۔ اور یہ ستائیسویں رات ہے تو یہ حکمت ضائع ہو جاتی ہے۔ اس کو پوشیدہ رکھنے کا راز یہ ہے کہ آپ اس کی جستجو اور تلاش میں سرگرداں رہیں، محنت کریں، اپنی آتشِ شوق کو جلتا رکھیں، عشرہ اخیرہ کی ہر طاق رات میں اسے تلاش کریں۔

جو چیز اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب اور پیاری ہے وہ یہ ہے کہ بندہ اس کو

Marfat.com

خوش کرنے کے لیے اور اس کی رحمت اور انعامات کی طلب اور شوق میں ہر وقت ہمہ تن جستجو بنا رہے، مسلسل کوشش میں لگا رہے کام سے زیادہ ارادہ اور کوشش ہے جو اللہ تعالیٰ کو مطلوب و محبوب ہے۔

اگر پتہ چل جائے کہ یہ رات شب قدر ہے تو سعی و جہد کی جو کیفیت مطلوب ہے وہ ہاتھ نہ آئے گی۔

شب قدر کی فضیلت

ہزار مہینوں سے بہتر رات:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رمضان المبارک آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ هٰذَا الشَّهْرَ قَدْ حَضَرَ كُمْ وَ فِيْهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ

(سنن ابن ماجه)

بے شک یہ جو مہینہ تم پر آیا ہے اس میں ایک رات ایسی ہے جو (عظمت و رفعت کے اعتبار سے) ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔

جانتا ہے خدا شان اس رات کی — کیا ہمیں علم، کیا شبِ قدر ہے
گرچہ ہزار مہینے بھی ہوں اک طرف — پھر بھی ان سے سوا شبِ قدر ہے

شبِ قدر کی اہمیت:

شب قدر چونکہ رمضان المبارک کے آخری عشرے کی راتوں میں سے ایک رات ہے۔

اس لیے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم شب قدر کی اہمیت کے پیشِ نظر رمضان المبارک کے عشرہ اخیرہ میں پہلے کی نسبت اور زیادہ عبادت و ریاضت میں مصروف ہو جایا کرتے تھے۔

Marfat.com

۱۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ شَدَّ مِئزَرَهٗ وَاَحْيٰى لَيْلَهٗ وَاَيْقَظَ اَهْلَهٗ (متفق علیہ)

جب رمضان المبارک کے آخری دس دن شروع ہوتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (عبادت کے لیے) کمر بستہ، ہو جاتے، راتوں کو جاگتے اور اپنے اہل وعیال کو بھی جگاتے۔

۲۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ

كَانَ النَّبِيُّ يَجْتَهِدُ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مَالَا يَجْتَهِدُ فِيْ غَيْرِهٖ

(سنن ابن ماجہ)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک کے عشرہ اخیرہ میں باقی دنوں کی نسبت عبادت میں زیادہ کوشش فرمایا کرتے تھے۔

۳۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

فَقَدْ حُرِمَ الْخَيْرَ كُلَّهٗ وَلَا يُحْرَمُ خَيْرَهَا اِلَّا مَحْرُوْمٌ (سنن ابن ماجہ)

جو شخص اس (شبِ قدر کی سعادت حاصل کرنے) سے محروم رہا وہ ہر بھلائی سے محروم رہا۔

مزید فرمایا کہ شب قدر کی سعادت سے صرف بدنصیب ہی محروم کیا جاتا ہے۔

شب قدر میں کی جانی والی مخصوص اور مسنون دعا:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ اگر میں شب قدر پالوں تو کون سی دعا پڑھوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

شب قدر آئے تو یہ دعا کیا کرو۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ

یعنی اے اللہ تو معاف کرنے والا ہے اور معاف کرنے والے کو پسند کرتا ہے لہٰذا مجھے بھی معاف فرما۔ (ترمذی شریف)

Marfat.com

بابِ رحمت ہے کھلا آج کی رات:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ

(متفق علیہ)

جس نے لیلۃ القدر میں ایمان واحتساب کے ساتھ ثواب کی نیت سے قیام کیا اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔

اپنے اعزاز پہ نازاں ہے زمین آج کی رات:

صاحبِ روح المعانی نقل فرماتے ہیں کہ:

جب شب قدر آتی ہے تو اللہ تعالیٰ حضرت جبرئیل علیہ السلام کو زمین پر اترنے کا حکم دیتا ہے، تو جبریل امین علیہ السلام ستر ہزار فرشتوں کے ہمراہ چار سبز جھنڈے لے کر زمین پر اترتے ہیں ایک جھنڈا خانہ کعبہ پر، دوسرا گنبد خضریٰ پر، تیسرا مسجد اقصیٰ پر اور چوتھا طور سینا پر لگا دیتے ہیں۔ سوائے اس گھر کے جس میں کتا، خنزیر، شراب اور کوئی تصویر وغیرہ ہو۔ ہر گھر میں جاتے ہیں۔ (یعنی جن گھروں میں مذکورہ چیزیں ہوں ان گھروں میں نہیں جاتے)

صبح تک ذکر واذکار اور ایمان والوں کے لیے دعائے مغفرت کرتے ہیں۔

صبح صادق کے وقت جب یہ فرشتے واپس پلٹتے ہیں تو عرش الٰہی پر فرشتے ان کا استقبال کرتے ہیں اور پوچھتے ہیں کہ کہاں سے آ رہے ہو؟ تو یہ جواب دیتے ہیں کہ ہم دنیا میں تھے کیونکہ گزشتہ رات امتِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے لیلۃ القدر کی رات تھی۔

اب استقبال کرنے والے فرشتے پوچھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے امتِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی حاجتوں کے بارے میں کیا حکم فرمایا۔

حضرت جبرئیل علیہ السلام جواب دیتے ہیں کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے نیکوں کو بخش دیا۔

Marfat.com

اور گناہ گاروں کے حق میں (نیکوں کی) شفاعت کو قبول فرمالیا۔
یہ سن کر فرشتے تسبیح و تہلیل کرتے ہیں اور یہ سلسلہ ساتوں آسمانوں تک پھیل جاتا ہے۔
اب عرش الٰہی بارگاہ ربّ لم یزل میں عرض کرتا ہے کہ اے اللہ رب العزت مجھے خبر پہنچی ہے۔
کہ تو نے امّتِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نیکوں کو بخش دیا ہے۔ اور گناہ گاروں کے حق میں نیکوں کی سفارش کو قبول فرمالیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔
اے عرش تو نے سچ کہا:
وَلِاُمَّةِ مُحَمَّدٍ (صلی اللہ علیہ وسلم) عِنْدِی الْكَرَامَةُ مَالَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ۔
اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امّت کے لیے میرے پاس وہ اعزاز ہے جو نہ کسی آنکھ نے دیکھا، نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی دل پہ اس کا خیال گزرا۔ (روح المعانی)

اس میں لاتے ہیں تشریف روح الامیں
روح و تن کی جلا شبِ قدر ہے
اذنِ ربی سے تنزیل ہے قدس کی
مرضیٔ کبریا شبِ قدر ہے

شبِ قدر کے وظائف اور ان کے بیش بہا انعامات:

۱۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ جو شخص شبِ قدر میں نماز عشاء کے بعد سات مرتبہ سورۃ قدر (انا انزلنه الی اخرہ) پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کو ہر مصیبت سے نجات دے دیتے ہیں۔ اور ستر (۷۰) ہزار فرشتے اس کے لیے جنت کی دعا کرتے ہیں۔ (نزھت المجالس)
۲۔ حضرت کعب الاحبار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ شبِ قدر میں جو شخص صدق دل اور خلوص نیت سے تین مرتبہ کلمہ توحید "لا الہ الا اللہ" کا ذکر کرے۔

Marfat.com

تو پہلی مرتبہ مذکورہ ذکر کرنے سے اللہ تعالیٰ اس بندہ مومن کے گناہوں کو مٹا دیتے ہیں۔

دوسری مرتبہ ذکر کرنے سے اس کو جہنم سے آزاد کر دیتے ہیں اور تیسری مرتبہ ذکر کرنے سے اس کو جنت کا مستحق بنا دیتے ہیں۔ (نزھت المجالس)

شبِ قدر کے نوافل اور ان کے فیوض برکات:

صاحبِ روح البیان نقل فرماتے ہیں کہ جو شخص شبِ قدر میں صدقِ دل اور اخلاص نیت کے ساتھ نوافل پڑھے گا اس کے تمام گناہ معاف ہو جائیں گے۔

(تفسیر روح البیان)

نوافل کا اہتمام جس طریقے سے بھی کریں بہتر ہے۔

تاہم اگر نیچے دی ہوئی ترتیب (احادیث میں جس کا ذکر اور صدیوں سے بزرگانِ دین کا جس پر معمول رہا ہے)

کو پیش نظر رکھتے ہوئے نوافل ادا کریں تو اللہ رب العزت کے بیش بہا انعامات واحسانات کے مستحق قرار پائیں گے۔

۱۔ جو شخص دو رکعت نفل پڑھے اور ہر رکعت میں سورہ فاتحہ، کے بعد سات بار قل ھو اللہ احد یعنی سورۃ اخلاص پڑھے۔ اور سلام پھیرنے کے بعد سات مرتبہ یہ کلمات پڑھے۔

اَسْتَغْفِرُ واللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ اَذْنَبْتُہٗ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ۔ (ہر اس گناہ کی اپنے پروردگار سے بخشش مانگتا ہوں جو میں نے کیا اور اسی کی طرف متوجہ ہوتا ہوں)

فرمایا گیا کہ یہ شخص (مذکورہ کلمات پڑھنے والا) ابھی اپنی جگہ سے اٹھے گا نہیں لیکن اللہ تعالیٰ اسے اور اس کے والدین کو بخش دے گا۔ اور اللہ تعالیٰ ملائکہ کو جنت میں بھیجے گا جو اس کے لیے (سایہ دار وثمر بار) درخت لگائیں گے، نہریں جاری کریں گے اور محل بنائیں گے۔

Marfat.com

وَلَا يُخْرِجُ مِنَ الدُّنْيَا حَتّٰى يَرٰى ذَالِكَ

اور وہ شخص دنیا سے (آخرت کی طرف، اس وقت تک

نہیں جائے گا جب تک وہ ان تمام چیزوں کو دیکھ نہ لے۔ (دُرۃ الناصحین)

۲۔ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ تکاثر ایک بار اور سورۃ اخلاص گیارہ بار پڑھے تو ربّ لم یزل اس کے لیے سکراتِ موت میں آسانی پیدا کر دے گا، عذاب قبر سے محفوظ رہے گا اور اس بندۂ مومن کو نور کے چار ایسے ستون عطا فرمائے گا جس کے ہر ستون میں ایک ہزار محل ہوں گے۔ (نزھت المجالس)

۳۔ چار رکعت نفل کی ادائیگی اس طرح کریں کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورۃ قدر تین بار اور سورۃ اخلاص پچاس مرتبہ پڑھیں پھر آخر میں سجدہ میں جا کر (سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى کے بعد) ایک بار سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرْ پڑھیں تو جو بھی دعا مانگیں انشاءاللہ ضرور قبول ہوگی اور یہ عمل گناہوں کی مغفرت کا سبب بھی بنے گا۔ (فضائل الایام)

۴۔ شبِ قدر میں بیس (۲۰) رکعتیں بطور نوافل اس طریقے سے ادا کریں کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد اکیس بار سورۃ اخلاص پڑھیں تو اللہ رب العزت مذکورہ عمل کرنے والے کو گناہوں سے اس طرح پاک کر دیتا ہے۔ کہ گویا وہ ابھی ابھی پیدا ہوا ہو۔ (تذکرۃ الواعظین)

اعتکاف کا بیان

رمضان المبارک کے عشرہ اخیرہ میں کی جانے والی خصوصی عبادات میں سے ایک عبادت اعتکاف بھی ہے۔

لفظ اعتکاف عکوف سے مشتق ہے جس کے لغوی معنی ہیں۔ کسی جگہ پہ ٹھہر جانا۔

اور شرعی اصطلاح میں انسان کا دنیا کی ہر چیز اور ہر تعلق سے بے نیاز ہو کر مخصوص صفات کے ساتھ اللہ کے گھر میں گوشہ نشین ہو جانا، شرعی اعتکاف کہلاتا ہے۔ صاحب

Marfat.com

شرح مسلم فرماتے ہیں۔

اَلْاِعْتِكَافُ هُوَ فِي اللُّغَةِ الْحَبْسُ وَالْمُكْثُ وَاللُّزُوْمُ،

یعنی لغت میں اعتکاف کا معنی ہے بند ہونا، ٹھہرنا اور لازم ہونا،

وَفِي الشَّرْعِ الْمُكْثُ فِي الْمَسْجِدِ مِنْ شَخْصٍ مَّخْصُوْصٍ بِصِفَةٍ مَّخْصُوْصَةٍ۔

اور شریعت میں کسی شخص کا مسجد میں مخصوص صفات کے ساتھ ٹھہرنا شرعی اعتکاف کہلاتا ہے۔ (نووی شرح مسلم)

انسانیت کی معراج

یہ معراج انسانیت ہی ہے کہ بندہ سب سے ہٹ کر، سب سے کٹ کر اپنے مالک ومولا کے آستانے پر جھک جاتا ہے، ہر لمحہ، ہر گھڑی اسی کو یاد کرتا ہے اسی کے دھیان میں رہتا ہے، اسی کے حضور توبہ واستغفار کرتا ہے اسی کی تسبیح وتقدیس میں مصروف رہتا ہے۔

دنیا کے تمام تعلقات اور اغراض ومقاصد سے بالاتر ہو کر دل کو ربِّ لم یزل کی یاد اور زباں کو اس کے ذکر میں مشغول رکھتا ہے۔

ے نہ غرض کسی سے نہ واسطہ مجھے کام اپنے ہی کام سے
تیرے ذکر سے، تیرے فکر سے تیرے شوق سے، تیرے نام سے

سبحان اللہ یہ معراج انسانیت ہی ہے کہ بندہ مومن ماں کی ممتا، بہن بھائیوں کے پیار، عزیز واقارب کی محبت، آرام وراحت اور تمام دلچسپیاں ومشاغل چھوڑ کر، ہر طرف سے منہ موڑ کر، اپنے کریم مولیٰ سے ناطہ جوڑ کر اسی کی بارگاہِ بے کس پناہ میں سر بسجود ہو جاتا ہے۔ اور خلوت میں جلوت کے مزے لیتا ہے۔

ے دل میں ہو یاد تیری گوشہ تنہائی ہو
پھر تو خلوت میں عجب انجمن آرائی ہو

Marfat.com

بات بھی دراصل ایسے ہی ہے کہ جب دل میں جمالِ یار کا نقش ہو اور آنکھوں میں روئے حبیب کے جلوے ہوں تو کوئی چیز دل کو نہیں بھاتی۔

دو عالم سے بیگانہ کرتی ہے دل کو　　عجب چیز ہے لذت آشنائی

ہر ایک سے لاتعلقی اور بے نیازی اور ربِّ لم یزل سے وابستگی اور استواری یہی وہ چیز ہے جو رب تعالیٰ کی محبت اور قربت کا سبب بنتی ہے۔ بس یہی معراج انسانیت ہے۔

لیلۃ القدر کے حصول کا ذریعہ:

اعتکاف قلب و روح، مزاج و انداز اور فکر و عمل کو للہیت کے رنگ میں رنگنے اور ربانیت کے سانچے میں ڈھالنے کے لیے اکیسر کا حکم رکھتا ہے۔ اس طرح شب قدر کی تلاش کا کام بھی آسان ہو جاتا ہے۔

ویسے تو بندہ مومن اپنے گھر میں ماہ رمضان کے آخری عشرے کی راتوں کو جاگ کر بھی اس بابرکت رات کو پا سکتا ہے۔ لیکن اگر کوئی گھر بار چھوڑ کر، تمام مصروفیات سے منہ موڑ کر پورے دس دنوں کے لیے مسجد میں آ کر ٹھہر جائے اور پھر شب و روز یاد الٰہی میں گزارے تو لیلۃ القدر کے جمال جہاں آراء سے حسن کی خیرات کا ملنا یقینی ہو جاتا ہے۔

ہاں یاد رہے، کوئی ناسمجھ یہ نہ سمجھ بیٹھے کہ اعتکاف محض لیلۃ القدر کے دل افروز جمال ہی کے حصول کا ذریعہ ہے بلکہ یہ بندے کو اپنے خالق کی محبت میں مستغرق کر کے اس کے حسنِ مطلق کی تجلیات کا مشاہدہ بھی کرواتا ہے۔

مقصودِ اعتکاف:

اعتکاف کا مقصد ہے دل کو خداوند قدوس کی ذات کے ساتھ وابستہ کر لینا۔ ہر طرف سے منقطع ہو کر اسی کے ساتھ مجتمع ہو جانا۔ اہل و عیال اور گھر بار چھوڑ کر اسی کے گھر میں گوشہ گیر ہو جانا، ہر گھڑی اسی کی یاد میں مست رہنا سر تا بقدم خود کو ہر سنگت و

Marfat.com

رفاقت اور تعلق سے ممتاز کر کے اسی کے لیے وقف ہو جانا، اس کے غیر سے کنارہ کش ہو کر اس کی ذات میں اس قدر محو اور مگن ہو جانا کہ سوچ و فکر، قلوب و اذہان اور تصورات و تخیلات میں اسی کی یاد ہو، اسی کی محبت ہو، اسی کا خیال ہو، اسی کا حسنِ با کمال اور دل افروز جمال ہو۔

ے تصور میں تیرے ہر شے پہ یوں نظریں جماتا ہوں
کہ جس شے کو دیکھوں تیرا دیدار ہو جائے

حکمِ اعتکاف:

قرآن مجید میں اعتکاف کے بارے میں حکم خداوندی ہے۔

وَلَا تُبَاشِرُوْهُنَّ وَاَنْتُمْ عَاكِفُوْنَ فِي الْمَسٰجِدِ (الآیۃ البقرہ ۱۸۷)

اور عورتوں کو ہاتھ نہ لگاؤ جب تم مسجدوں میں اعتکاف کر رہے ہو۔

تاریخِ اسلام میں روزہ کی طرح اعتکاف بھی قدیمی عبادات میں سے ہے۔

قرآن کریم میں حضرت ابراہیم و حضرت اسمٰعیل علیہما السلام کے ساتھ اس کا ذکر کیا گیا۔

ارشاد خداوندی ہوا:

وَعَهِدْنَا اِلٰى اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ اَنْ طَهِّرَا بَيْتِىَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْعٰكِفِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ (الآیۃ البقرہ ۱۲۵)

اور ہم نے ابراہیم و اسمٰعیل علیہ السلام کو تاکید فرمائی کہ میرے گھر (یعنی بیت اللہ) کو خوب صاف ستھرا رکھنا۔

طواف کرنے والوں، اعتکاف کرنے والوں اور رکوع و سجود کرنے والوں کے لیے۔

جب سیّدنا حضرت ابراہیم و اسمٰعیل علیہما السلام خانہ کعبہ کی تعمیر کر کے فارغ ہوئے تو اللہ تعالٰی نے ارشاد فرمایا:

میرے اس گھر کو طواف و اعتکاف اور رکوع و سجود کرنے والوں کے لیے پاکیزہ

Marfat.com

اور صاف ستھرا رکھنا۔

گو معلوم ہوا کہ اس زمانہ میں بھی عبادت اعتکاف کا حکم تھا۔

اہمیتِ اعتکاف:

رمضان المبارک کی مقدس ساعتوں کے عشرہ اخیرہ میں اعتکاف کی ادائیگی سنت موکدہ ہے۔

نبی کریم ﷺ نے ہمیشہ اعتکاف کیا اور اس کی بڑی تاکید فرمائی۔

اس کی اہمیت کا اندازہ یہاں سے ہوتا ہے کہ رسول اکرم ﷺ ہر سال اعتکاف فرمایا کرتے تھے۔

جس سال آپ ﷺ ظاہری پردہ فرما کر اپنے رفیقِ اعلیٰ سے جا ملے، اس سال کسی سفر کی وجہ سے اعتکاف چھوٹ گیا، تو "فَاعْتَكَفَ عِشْرِيْنَ يَوْمًا فِي الْعَامِ"

دوسرے سال آپ ﷺ نے بیس دن کا اعتکاف فرمایا (بخاری شریف)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت فرماتی ہیں کہ

رسول اکرم ﷺ اپنی ظاہری حیات مبارکہ میں ماہ رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف فرمایا کرتے تھے۔

ثُمَّ اعْتَكَفَ اَزْوَاجُهٗ مِنْ بَعْدِهٖ

پھر آپ ﷺ کے پردہ فرما جانے کے بعد آپ کی ازواج مطہرات اعتکاف کرنے لگیں۔ (بخاری شریف)

اقسام اعتکاف:

اعتکاف کی تین قسمیں ہیں۔

(۱) اعتکافِ واجب (۲) اعتکافِ سنت مؤکدہ (۳) اعتکافِ مستحب

ا۔ واجب اعتکاف:

اعتکاف واجب وہ ہوتا ہے جو نذر و منت مان کر اپنے اوپر لازم کر لیا جائے۔ مثلاً

اگر کوئی شخص یہ کہے کہ اگر میرا فلاں کام ہو جائے تو میں اتنے دنوں کا اعتکاف کروں گا پس اگر وہ کام ہو جائے تو اتنے دنوں کا اعتکاف کرنا بندہ پر واجب ہو جاتا ہے۔ ارشاد خداوندی ہے:

وَلْيُوفُوا نُذُورَهُمْ (الآیۃ الحج ۲۹)

اور اپنی نذروں کو پورا کرو۔

یعنی جس کام کے لیے تم نے کوئی منت یا نذر مانی ہے اگر وہ پورا ہو جائے تو اپنی نذر کو پورا کرو۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے زمانہ جاہلیت میں نذر مانی تھی کہ مسجد حرام میں اعتکاف کروں گا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

فَاَوْفِ بِنَذْرِكَ

یعنی اپنی نذر کو پورا کرو۔ (مسلم ومشکوۃ شریف)

۲۔ مسنون اعتکاف:

رمضان المبارک کے آخری عشرہ کا اعتکاف سنت مؤکدہ ہے۔ جسے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر ماہ رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں کیا۔

اعتکاف مسنون کو سنت مؤکدہ علی الکفایہ بھی کہا جاتا ہے یعنی جسے اہل محلّہ میں سے کوئی ایک فرد بھی ادا کر لے تو سارے اس سے بری ہو جاتے ہیں اور اگر کوئی بھی ادا نہ کرے تو سب گناہ گار رہتے ہیں۔ اس اعتکاف کی ادائیگی کے لیے روزہ شرط ہے۔ (بہار شریعت)

نوٹ: اعتکاف مسنون کی اہمیت و فرضیت پیچھے گزر چکی، فضائل و مسائل آگے ملاحظہ فرمائیں۔

Marfat.com

۳۔ مستحب اعتکاف:

اعتکاف مستحب یہ ہے کہ اعتکاف کی نیت کر کے مسجد میں داخل ہو جائیں پھر جتنا وقت مسجد میں گزاریں گے اعتکاف مستحب کا ثواب پائیں گے۔ اس کے لیے روزہ شرط نہیں۔ (عامہ کتب)

فضائل اعتکاف:

ماہِ رمضان کی مقدس ساعتوں میں دس دنوں کے لیے بندہ مومن جو خود کو عبادتِ خداوندی کے لیے مختص کر دیتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو بیش بہا عظیم انعامات سے نوازتا ہے۔

کرم ہی کرم:

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

مسجد ہر متقی کا گھر ہے۔

وَتَكَفَّلَ اللّٰهُ لِمَنْ كَانَ الْمَسْجِدُ بَيْتَهٗ

اور جس شخص نے بھی مسجد کو اپنا ٹھکانہ بنایا۔ یعنی مسجد میں اعتکاف کیا تو اللہ ربُّ العزت اسے آرام وراحت، بخشش ورحمت، اپنی رضا وخوشنودگی، پل صراط سے باآسانی گزرنے اور جنت میں داخل کی ضمانت دیتا ہے۔ (رواہ الطبرانی)

جہنم سے نجات:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ مَّشٰى فِي حَاجَةِ اَخِيهِ وَبَلَغَ فِيهَا كَانَ خَيْرًا مِنْ اعْتِكَافِ عَشْرِ سِنِيْنَ

کہ جو شخص اپنے بھائی کی مدد کی خاطر چلے پھرے اور کوشش کرے تو یہ عمل اس کے لیے دس برس کے اعتکاف سے افضل ہے۔

وَمَنِ اعْتَكَفَ يَوْمًا ابْتِغَآءَ وَجْهِ اللّٰهِ جَعَلَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ النَّارِ ثَلَاثَ

Marfat.com

خَنَادِقَ اَبْعَدُ مِمَّا بَيْنَ الْخَافِقَيْنِ۔

اور جو کوئی شخص رضائے الٰہیہ کی خاطر ایک دن کا بھی اعتکاف کرتا ہے تو ربّ لم یزل اس شخص اور دوزخ کے درمیان تین خندقوں جتنی آڑ بنا دیتا ہے۔

جس کی مسافت زمین وآسمان کی مسافت سے بہت زیادہ ہے۔

(کشف الغمہ، الترغیب)

دو حج اور دو عمروں کا ثواب:

رحمت عالم، رسول مکرم، نبی محتشم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنِ اعْتَكَفَ عَشْرًا فِي رَمَضَانَ كَانَ حَجَّتَيْنِ وَ عُمْرَتَيْنِ (راوہ البیہقی)

یعنی جو شخص رمضان المبارک میں دس دنوں کا اعتکاف کرے گا اُسے دو حج اور دو عمرے کرنے کا ثواب ملے گا۔

گناہوں سے حفاظت:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰه عنهما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْمُعْتَكِفِ وَهُوَ يَعْتَكِفُ الذُّنُوْبَ وَيَجْرِيْ لَهٗ مِنَ الْحَسَنَاتِ كَعَامِلِ الْحَسَنَاتِ كُلِّهَا (مشکوۃ شریف و سنن ابن ماجہ)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں۔

کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا معتکف گناہوں سے محفوظ رہتا ہے اور اس کے لیے نیکیاں اتنی ہی لکھی جاتی ہیں جتنی کہ کرنے والے کے لیے۔

یعنی معتکف ہونے کے سبب وہ اعمال صالحہ جن کی ادائیگی بندہ مومن نہیں کرسکتا، اعتکاف کی برکت سے ان سب نیکیوں کا ثواب بھی معتکف کو ملتا ہے۔

مسائلِ اعتکاف

یاد رہے کہ اعتکاف سے متعلقہ مذکورہ تمام مسائل فقہ کی مشہور کتب فتاویٰ عالمگیری مترجم، درمختار مترجم اور بہار شریعت سے اخذ کیے گئے ہیں۔

Marfat.com

سوال: کیا عورت مسجد میں اعتکاف کر سکتی ہے؟ اگر کسی عورت نے مسجد میں اعتکاف کر لیا تو کیا یہ جائز ہے؟

جواب: عورت کا مسجد میں اعتکاف کرنا مکروہ ہے اگر کسی نے ایسا کر لیا تو مع الکراہت جائز ہو گا۔

سوال: اعتکاف کی نیت کیسے کریں جبکہ اعتکاف مسنون کا ارادہ ہو۔

جواب: نیت اس طرح کریں میں اللہ کی رضا کی خاطر رمضان المبارک کے آخری عشرہ کے اعتکاف مسنون کی نیت کرتا ہوں۔ اگر اعتکاف واجب ہو تو یوں کہے کہ میں نے اللہ کی رضا کی خاطر یا فلاں کام ہو جانے کی صورت میں شکرانہ کے طور پر اعتکاف کرنے کی جو منت مانی تھی اسے پورا کرنے کے لئے اعتکاف نذر کی نیت کرتا ہوں۔ اگر نفلی اعتکاف ہے تو اتنا کہہ لینا کافی ہے۔ ''نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَافِ'' میں نے سنت پر اعتکاف کی نیت کی۔

سوال: کیا بچہ اعتکاف مسنون کر سکتا ہے؟

جواب: سمجھدار بچہ اعتکاف مسنون کر سکتا ہے۔

سوال: ہیجڑا (خنثیٰ) مسجد میں اعتکاف کر سکتا ہے؟

جواب: نہیں۔

سوال: کیا مسافر اور مریض اعتکاف کر سکتے ہیں؟

جواب: مسافر اور مریض اگر روزہ رکھ کر اعتکاف مسنون کریں تو جائز ہے اور اگر بغیر روزہ کے کریں گے تو یہ نفلی اعتکاف ہو گا۔

سوال: کیا منت کے اعتکاف میں بھی روزہ شرط ہے؟

جواب: جی ہاں۔

سوال: اگر کسی نے ایک رات کے اعتکاف کی منت مانی تو کیا یہ صحیح ہے؟

جواب: صحیح ہے صرف رات کے اعتکاف کی صورت میں روزہ نہیں رکھنا ہو گا

Marfat.com

کیونکہ روزہ دن کے ساتھ مشروط ہے۔

سوال: کیا دوران اعتکاف نکاح کرسکتا ہے۔ یا طلاق دے سکتا ہے؟

جواب: نکاح کرسکتا ہے اور طلاق بھی دے سکتا ہے (مگر طلاق جیسا مکروہ کام اعتکاف میں نہ کرے تو بہتر ہے)

سوال: کیا مسجد میں دورانِ اعتکاف کسی مال کا سودا وغیرہ طے کرسکتا ہے؟

جواب: سودا طے کرسکتا ہے بشرطیکہ وہ مال مسجد میں نہ ہو۔

سوال: اعتکاف کے دوران عبادت کی نیت سے خاموش رہنا کیسا ہے؟

جواب: مکروہ تحریمی ہے۔

سوال: کیا دوران اعتکاف اخبار پڑھ سکتے ہیں؟

جواب: اخبار میں بعض اوقات دینی مسائل اور اسلامی مضامین چھپتے ہیں اس لئے ایسی چیزیں پڑھ سکتے ہیں تاہم ان ایام میں اخبار سے احتراز اولیٰ ہے۔

سوال: اگر کسی نے دس دن کے اعتکاف مسنون کی نیت کی کہ اعتکاف شروع کردیا اور پھر کسی وجہ سے درمیان میں ہی اس کا اعتکاف ٹوٹ گیا تو اب کیا کرے؟

جواب: باقی دن اپنا اعتکاف مکمل کرے اور جس دن کا اعتکاف توڑا یا کسی وجہ سے ٹوٹا تو اس دن کی ماہ رمضان کے بعد قضا کرے۔

سوال: اگر کسی خاتون نے اعتکاف شروع کیا اور دوران اعتکاف وہ ناپاک ہوگئی تو اب کیا حکم ہے؟

جواب: جتنے دن کا اعتکاف باقی تھا اتنے روز کا اعتکاف رمضان کے بعد قضا کرے اور اسے روزہ بھی رکھنا ہوگا۔

سوال: اگر کسی نے معتکف کو دوران اعتکاف مسجد سے نکال دیا تو وہ کیا کرے؟

جواب: کسی دوسری مسجد میں جا کر بقیہ دنوں کا اعتکاف مکمل کرے۔ اس کا اعتکاف فاسد نہیں ہوا۔

Marfat.com

سوال: کیا معتکف مسجد کی چھت پر جا سکتا ہے؟
جواب: اگر سیڑھیاں مسجد کے اندر سے ہوں تو جا سکتا ہے مگر بلا ضرورت مسجد کی چھت پر چڑھنا آدابِ مسجد کے منافی ہے۔
سوال: دورانِ اعتکاف کسی ڈوبے ہوئے کو بچانے یا آگ میں جلتے ہوئے یا گٹر میں گرتے ہوئے بچے کو بچانے یا ایسی ہی کسی اور صورت میں مسجد سے نکل سکتے ہیں؟
جواب: ایسی صورت میں فوراً نکلنا چاہیے مگر اعتکاف ٹوٹ جائے گا اور اس کی قضا لازم ہوگی۔
سوال: کیا اعتکاف کے لئے چادریں یا پردے وغیرہ باندھ کر بیٹھنا ضروری ہے؟ کیا ان کے بغیر کسی مسجد میں اعتکاف جائز نہیں؟
جواب: قطعاً ضروری نہیں یہ تو صرف اس لئے باندھتے ہیں کہ مکمل طور پر خلوت میسر آ سکے۔ اور پورے دھیان سے عبادت میں مصروف رہ سکے۔ ان کے بغیر کھلی مسجد بھی اعتکاف بالکل جائز ہے۔
سوال: کیا معتکف کے لئے ضروری ہے کہ وہ ہر وقت اپنے حجرے میں رہے اور صحنِ مسجد میں جا کر نہ بیٹھے یا نہ سوئے؟
جواب: ہر وقت وہیں بیٹھے رہنا ضروری نہیں جب تک طبیعت خلوت اختیار کرنے یا خلوت کرنے پر آمادہ رہے۔ بیٹھے ورنہ صحن میں بھی بیٹھ سکتے ہیں اور صحن یا کھلے ہال میں سو بھی سکتے ہیں۔
سوال: اگر معتکف بیمار ہو جائے تو کیا وہ طبیب کے پاس جا سکتا ہے؟
جواب: جا سکتا ہے مگر اعتکاف ٹوٹ جائے گا اس لئے اگر ممکن ہو تو طبیب کی خدمات اعتکاف ہی میں حاصل کی جائیں۔
سوال: کیا معتکف نماز کی امامت یا تبلیغ و تقریر کر سکتا ہے؟
جواب: جی ہاں کر سکتا ہے۔

Marfat.com

سوال: کیا معتکف قضائے حاجت غسل واجب کے لیے گھر جا سکتا ہے؟

جواب: اگر مسجد کی چار دیواری میں یا اس سے ملحق غسل خانہ یا ٹوائلٹ نہ ہو تو جا سکتا ہے مگر آنے جانے میں یہ ملحوظ رہے کہ راستہ یا گھر میں کسی سے بات چیت میں یا کسی اور کام میں مشغول نہ ہو۔

سوال: بعض حضرات کو دیکھا گیا ہے کہ وہ دورانِ اعتکاف ایک بڑی چادر میں لپٹے رہتے ہیں یا رومال وغیرہ سے چہرہ چھپاتے رہتے ہیں کیا ایسا کرنا ضروری ہے؟

جواب: عام حالات میں تو ایسا نہ کرے لیکن عذرِ شرعی یا حاجتِ طبعی کی خاطر مسجد سے نکلے اور اس خیال سے چادر یا رومال سے منہ لپیٹ لے کہ لوگ اسے راستہ میں نہ روکیں اور نہ اس سے بات کریں تو کوئی حرج نہیں۔

کتاب ھٰذا میں مذکور بعض تفاسیر و احادیث کے سلسلے میں صحاح ستہ و دیگر کتب کے علاوہ ''احکامِ رمضان، فضائل رمضان'' اور ''تحفۂ رمضان'' سے بھی استفادہ کیا گیا۔

بفضلہٖ تعالیٰ آج مورخہ تین اکتوبر ۲۰۰۴ء کو ''بہارِ رحمت'' اپنے اتمام کو پہنچی۔

Marfat.com

Marfat.com

ادیبِ شہیر

استاذ محترم مولانا بابر حسین بابر صاحب

فاضل آف بھیرہ شریف

بہارِ رحمت

فلک پہ نکلا ھلالِ رمضان لو آ رہی ہے بہارِ رحمت
خدا کے فضل و کرم کی جانب بُلا رہی ہے بہارِ رحمت

ہماری غفلت ، ہماری سستی ، ہماری اپنی برائیوں سے
اجڑ چکے تھے دلوں کے گلشن ، بسا رہی ہے بہارِ رحمت

نبی کے صدقے یہ برکتوں کا مہینہ رب نے دیا ہے ہم کو
نبی کے صدقے ہماری روزی بڑھا رہی ہے بہارِ رحمت

خدا کا احسان تلاش کرلو خدا کی رحمت سے جھولی بھر لو
کہ رحمتوں کے خزانے سب پہ لٹا رہی ہے بہارِ رحمت

یہ وہ مہینہ ہے جس میں بابرؔ خدا کی رحمت عروج پر ہے
عذاب آتش سے لاکھوں عاصی چھڑا رہی ہے بہارِ رحمت

Marfat.com

ادیبِ شہیر

استاذ محترم مولانا بابر حسین بابر صاحب

فاضل آف بھیرہ شریف

بہارِ رحمت

فلک پہ نکلا ھلالِ رمضان لو آ رہی ہے بہارِ رحمت
خدا کے فضل و کرم کی جانب بُلا رہی ہے بہارِ رحمت

ہماری غفلت ، ہماری سستی ، ہماری اپنی برائیوں سے
اجڑ چکے تھے دلوں کے گلشن ، بسا رہی ہے بہارِ رحمت

نبی کے صدقے یہ برکتوں کا مہینہ رب نے دیا ہے ہم کو
نبی کے صدقے ہماری روزی بڑھا رہی ہے بہارِ رحمت

خدا کا احسان تلاش کرلو خدا کی رحمت سے جھولی بھر لو
کہ رحمتوں کے خزانے سب پہ لٹا رہی ہے بہارِ رحمت

یہ وہ مہینہ ہے جس میں بابرؔ خدا کی رحمت عروج پر ہے
عذاب آتش سے لاکھوں عاصی چھڑا رہی ہے بہارِ رحمت

Marfat.com

ماہِ رمضان، روزہ، شبِ قدر و اعتکاف کے
فضائل و مسائل پر مشتمل ایک منفرد کتاب

بہارِ رحمت

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ
فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِلنَّاسِ
وَبَيِّنَاتٍ مِنَ الْهُدَى وَالْفُرْقَانِ

تصنیفِ لطیف:
محمد اعجاز میاں

Marfat.com